غوثِ اعظم حضور سیدنا شیخ شاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک حالات، کرامات اور مقدس واقعات کے حوالے سے امام اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ایمان افروز علمی و تحقیقی اِفادات کا خوب صورت انتخاب

التَّذکِرَۃُ الغَوثِیَّۃ مِنَ الاِفَادَاتِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

تَذکرۂ غوثُ الوریٰ

بافاداتِ امام احمد رضا





مُفتی محمّد قیصر علی رضوی مِصباحی

خطیب و امام خالد مسجد بانی دار العلوم علیٰ حضرت صدر مفتی امجدی دار الافتا، چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

ناشر

دار العلوم اعلیٰ حضرت امجدی دار الافتا، چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ



وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

غوث اعظم حضور سیدنا شیخ شاہ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک
حالات، کرامات اور مقدس واقعات کے حوالے سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ
کے ایمان افروز علمی و تحقیقی افادات کا خوب صورت انتخاب

التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ

المعروف

تذکرہ غوث الوریٰ

بافاداتِ امام احمد رضا

مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خطیب و امام خالد مسجد بانی دار العلوم اعلیٰ حضرت صدر مفتی امجدی دار الافتا، چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

ناشر

دار العلوم اعلیٰ حضرت امجدی دار الافتا، چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلات

کتاب:۔	التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ
مؤلف:۔	محمد قیصر علی رضوی مصباحی خطیب و امام مسجد خالد، بانی دارالعلوم اعلیٰ حضرت وامجدی دارالافتا، چیٹسورتھ، ڈربن، ساؤتھ افریقہ
نظر ثانی و تزئین کاری:۔	حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب قبلہ
پروف ریڈنگ:۔	حضرت علامہ مولانا فتح احمد عیش مصباحی بستوی صاحب قبلہ
ناشر:۔	دارالعلوم اعلیٰ حضرت وامجدی دارالافتا چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ
سن اشاعت:۔	۱۴۴۴ھ۔ ۲۰۲۳ء
صفحات:۔	۲۸۷

شرف انتساب

فقیر اپنی اس ادنیٰ کاوش کو

جملہ صحابہ کرام خصوصًا

حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی،

حضرت امیر معاویہ، حسنین کریمین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین،

جملہ تابعین، تبع تابعین ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصًا امام الائمہ، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

تمام اولیاے کاملین وعلماے ربانین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بالخصوص

غوث صمدانی، قطب ربانی، شہباز لا مکانی، حضور سیدنا شاہ شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

عطاے رسول، شہنشاہ ہندوستان، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری غریب نواز،

شیخ لا ثانی، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی،

مجدد اعظم، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی،

حجۃ الاسلام، صدر الافاضل، صدر الشریعہ، مفتی اعظم ہند، حافظ ملت، تاج الشریعہ، مفتی شعیب رضا، علامہ ادریس رضوی علیہم الرحمۃ والرضوان

کے نام منسوب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کے صدقے قبول فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا: محمد قیصر علی رضوی مصباحی

کلمات تشکر

باسمہٖ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے حساب شکر ہے کہ اس نے اپنے محبوبین کے صدقے مجھے "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" کے تالیف کی سعادت عطا فرمائی۔

نمونہ اسلاف، امیر الفقہا، سلطان الاساتذہ، شہزادہ حضور صدر الشریعہ، حضور محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی، حفظہ اللہ القوی۔

اور **ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، نبیرہ حضور صدر الشریعہ، استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ،**

کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی تالیف کے دوران اپنی دعاؤں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

ماہر علم و فن، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، ماہر نعیمیات، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب قبلہ کا بصمیم قلب ممنون ہوں،

جنہوں نے اس کتاب کی تالیف میں اکثر اپنے مفید مشوروں سے نوازتے ہوئے کتاب ہذا کی تزئین کاری کے دوران نظر ثانی کے فرائض کو بھی بحسن و خوبی انجام دیا۔

ادیب شہیر حضرت علامہ و مولانا فتح احمد عیش بستوی مصباحی صاحب قبلہ، اور

نازش قرطاس و قلم حضرت علامہ ڈاکٹر محمد کاشف رضا شاد مصباحی صاحب قبلہ

کا بھی شکر گزار ہوں کہ جن دونوں حضرات نے پروف ریڈنگ کے فرائض کو انجام دیتے ہوئے عمدہ تجاویز سے نوازا، ساتھ ہی،

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ،

استاذ الاساتذہ، استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی محمد داؤد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ

ماہر درسیات حضرت علامہ مفتی محمد جمال انور رضوی صاحب قبلہ

شہزادہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ابو یوسف محمد قادری صاحب قبلہ

اور پیکر علم و عمل، حضرت مولانا مفتی محمد شاہد رضا قادری صاحب قبلہ

کی ستائش اور حوصلہ بخش و دعائیہ کلمات پہ بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

مختصر یہ کہ مذکورہ بالا تمام محترم شخصیات کی تقریظات، حوصلہ بخش و دعائیہ کلمات پہ ہدیہ تشکر پیش کرتے ہوئے بصمیم قلب دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کے صدقے مجھے اور ان سب حضرات کو سلامت رکھے اور دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکسار: محمد قیصر علی رضوی مصباحی

فہرست مشمولات

دعائیہ کلمات

بحرذخار علوم وفنون عقلیہ ونقلیہ، مقدام العلماوالفقہا، شہزادہ حضور صدر الشریعہ حضور محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی دامت معالیہم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے مثال عقیدت مندوں میں تھے اور انہوں نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے حساب، بے شمار فیوض وبرکات حاصل کیے اور انہیں ان سے منصب نیابت بھی حاصل ہوا، اس لیے اعلیٰ حضرت نے اپنے فتاویٰ اور دوسرے بہت سے مقامات بلکہ اپنے حدائق بخشش میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بہت سے افادات کا ذکر کیا اور واقعات اور غوث پاک کے مراتب علیا اور ان کی شان تصرف کا جو کچھ بھی بیان فرمایا ہے ان سب کو جستہ جستہ فتاویٰ رضویہ سے اور اعلیٰ حضرت کے دوسرے رسالوں اور اقوال سے، **حضرت مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** نے ایک جگہ جمع کیا اور اس کا نام "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" نام رکھا، اس کتاب میں کچھ ایسے حالات اور افادات کا ذکر ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں ملیں گے، اس لیے لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہیے تاکہ غوث پاک کے فیوض وبرکات سے انہیں حصہ ملے۔ میں اس کتاب کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو مقبول عام فرمائے اور **حضرت مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی** کے لیے اسے توشہ آخرت بنائے اور اللہ تعالیٰ غوث پاک کی بارگاہ میں ان کو خاص مقبولیت عطا فرمائے۔

الھم رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً

وصلی اللہ تعالیٰ علی قاسم رزقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و اجمعین۔

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

تقریظ جلیل

استاذ العلما، نبیرہ صدر الشریعہ، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ

بانی جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ یوپی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب امام اہل سنت مجدد دین و ملت سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے افادات پر مشتمل ہے، جو سرکار غوثیت کے متعلق تصانیف رضا میں بکھرے ہوئے ہیں۔ رضویات میں تذکرہ غوث پاک ایک مستقل عنوان ہے، جو تصنیفات رضا میں خواہ نظم ہو یا نثر ہر جگہ جلوہ بار رہتا ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا عشق غوثیت ایک ایسی حقیقت ہے جس نے ان کی ذات کو صوفی مجدد اور عارف باللہ فقیہ بنادیا ہے، اور اسی کی برکت سے شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ حقائق و معارف کے بیان میں بھی ان کے قلم کی روانی کبھی متاثر نہیں ہوتی۔ وہ جو کچھ لکھتے جاتے ہیں سرکار غوثیت کا فیضان کرم مانتے اور اس کا برملا اظہار کرتے جاتے ہیں۔

اس مجموعے میں از اول تا آخر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ہی ذکر ہے مگر بزبان رضا ہے، جسے بڑی عقیدت کے ساتھ

محترمی حضرت مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی صاحب اطال اللہ عمرہ

نے جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقیر فیضان المصطفیٰ قادری غفرلہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۴۴

تقریظ منیر

نباض قوم وملت، ناشر و مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت، ادیب بے نظیر، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری صاحب قبلہ،

بانی امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر، اور پورٹ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ، رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ الکرام اجمعین، و من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جو مشرق و مغرب کا رب ہے جس نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا فرمایا اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمین پر انسانیت کے لیے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا۔ درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق، ہدایت کا چمکتا سورج، پرہیز گاروں کے دلوں کا نور، حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ درود و سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ آل اور آپ کے معزز صحابہ کرام پر، جو شہرِ تقویٰ کے دروازے ہیں، اور درود و سلام ہو اولیاے کاملین اور علماے دین، خاص طور پر بحرِ تقویٰ، ہمارے بادشاہ اور اولیا کے بادشاہ یعنی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر اور ان تمام لوگوں پر جو سلف صالحین کے راستے پر ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہے اس بات سے کہ مجھے ”التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ“ پڑھنے کا حسین موقع ملا جس کی تالیف:

بانی و صدر مفتی امجدی دار الافتا، ساؤتھ افریقہ، حضرت علامہ مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی قبلہ نے کی ہے۔ انہوں نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ، فضائل و مناقب، کارنامے، تعلیمات، کرامات وغیرہ کو سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف کی روشنی میں یکجا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ دوسرے الفاظ میں انہوں نے بحرِ رضوی سے خوبصورت قادری جواہرات کو نکال کر کے ایک خالص علمی پیالہ

یعنی "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" میں جمع واکٹھا کردیا ہے۔

مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی قبلہ ماضِی قریب میں رضویات کے موضوع پر قیمتی علمی جواہر پارے کو عوام وخواص کے درمیان پیش کرنے میں بے پناہ کوشش کر رہے ہیں۔اور سیدی اعلیٰ حضرت رضِی اللہ عنہ کی تصانیف سے ماخوذ یہ کام رضویات کے موضوع پر ان کی جانب سے ایک اور قیمتی اضافہ ہے۔ان کی کاوشوں اور کامیابیوں سے ظاہر ہے کہ انہیں مرشد کریم حضور سیدی تاج الشریعہ قدس سرہ کا فیضان اور حضور سیدی محدث کبیر قبلہ کی دعائیں حاصل ہیں۔

اس عظیم الشان کامیاب کوشش پر فقیر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور نظر بد سے محفوظ رکھے اور انہیں اور ہمیں مسلک اعلیٰ حضرت پر ثابت قدم رکھے۔

مرشد کریم رضِی اللہ عنہ کے الفاظ میں، سرکار غوث اعظم رضِی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اپنے لیے، **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کے لیے اور تمام اہل سنت کے لیے درج ذیل اشعار بطور استغاثہ پیش کرتا ہوں: ؎

تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر
ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد

ادفع شرار الشر یا غوثنا الابر
شر کے شرر خطیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

سگ مفتی اعظم: محمد آفتاب قاسم قادری رضوی نوری

امام مصطفٰی رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

تقریظ عظیم

ماہر علم وفن، پیکر اخلاص وعمل، مفتی اعظم اتراکھنڈ، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب قبلہ،

صدر مفتی نوری دارالافتا، مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

کتاب "تذکرہ غوث الوریٰ بافادات امام احمد رضا" عمدہ کاوش!!!

باسمہٖ تعالیٰ!

محبوب سبحانی، مقبول یزدانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی، پیرلا ثانی، سیدنا شیخ شاہ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی علیہ الرحمۃ والرضوان، کی مبارک ذات، منبع برکات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

آپ کے وصال کو لگ بھگ نوسو سال کا طویل عرصہ گزر گیا مگر آج بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ یہیں کہیں ہمارے آس پاس جلوہ فرما ہیں۔

مساجد، مدارس، خانقاہوں، جلسوں، کانفرنسوں میں جس کثرت سے آپ کا ذکر جمیل ہوتا ہے، کرامات سنائی جاتی ہیں، منقبت آمیز نغمے وترانے گنگنائے جاتے ہیں، نیازیں پیش کی جاتی ہیں، لنگر تقسیم کیے جاتے ہیں، اور آپ کی مبارک سوانح، پر مفصل ومدلل مضامین تحریر کیے جاتے ہیں، کتابیں لکھی جاتی ہیں، یہ خصوصیت اولیاے کرام علیہم الرحمۃ میں سواے آپ کے کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

یوں ہی یہ بات بھی مبالغہ سے بالکل خالی ہے کہ نوسو سال میں آپ کی ذات بابرکات پر لکھنے والوں نے خوب لکھا لیکن قصیدہ خوانی ومدح سرائی کے حوالے سے جو شہرت و مقبولیت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے حصے میں آئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو یہ تمغہ امتیاز کیوں حاصل نہ ہو جب کہ آپ پر سرکار غوث اعظم کا سایہ رحمت سائبان بن کر چھایا رہتا ہے۔ خود فرماتے ہیں ؎

رضاؔ کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

بارگاہ غوثیت میں آپ کی منقبت خوانی کیوں نہ مقبول ہو کر زبان زد عام وخاص ہوتی کہ غوث اعظم کے مدح سراؤں اور ثناخوانوں میں شامل ہونے کی شدید ترین خواہش وتمنا اور مخلصانہ تڑپ جو آپ اپنے دل میں رکھتے تھے، فرماتے ہیں ؎

فخر آقا میں رضاؔ اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثناخوانوں میں چہرا تیرا

یوں ہی جب سرکار غوث اعظم ہی کو مانگ لیا تو پھر امتیازی شان تو حاصل ہونا ہی تھی:؎

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

آمدم برسر مطلب:۔ زیر نظر کتاب **"التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ"** (تذکرہ غوث الوریٰ بافادات امام احمد رضا) سیدنا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شان بابرکات میں رقم کردہ، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی متفرق تحریروں کا مجموعہ ہے۔

امام اہل سنت کی فتاویٰ رضویہ شریف، کی تیس جلدوں اور چند دیگر تصانیف میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مختلف موضوعات پر علمی وتحقیقی بحثوں پر مشتمل مفصل ومدلل تحریریں اگر کہیں یکجا پڑھنے کو مل جائیں تو بلاشبہ باذوق قارئین کے لیے یہ بہت بڑی اور خوشی کی بات ہو گی اور وہ ان علمی وقیمتی جواہر پاروں سے بخوبی لطف اندوز ومحظوظ ہو سکیں گے۔

مؤلف کتاب: **محب گرامی وقار، حضرت مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی زید مجدہ،** نے قادریوں، رضویوں کو یہ عمدہ سوغات، اور بیش قیمتی تحفہ پیش کر کے بلاشبہ اہم خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے فتاوی رضویہ شریف، اور دیگر چند تصانیف سے اہم بحثیں جمع کر دی ہیں۔ البتہ وہ رسائل اور کتابیں جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مستقل ہیں انہیں

کتاب میں شامل نہیں کیا ہے غالباً اس لیے کہ اگر وہ سب شامل کی جاتیں تو کتاب بہت زیادہ ضخیم بلکہ کئی جلدوں پر مشتمل ہوجاتی یا اس لیے بھی کہ وہ رسائل اکثر عام اور ہر جگہ بآسانی دستیاب ہیں ۔ بر خلاف فتاوی رضویہ وغیرہ میں متفرق تحریروں کے کہ انہیں تلاش کرنا اور مطالعہ کرنا سب کے لیے مشکل امر ہے۔

محترم موصوف کی اس سے پہلے بھی چند کتابیں منظر عام پر آکر عوام وخواص سے داد و تحسین وصول کرچکی ہیں۔ نیز جلد ہی اردو اور انگلش کے علمی وتحقیقی فتاوی کا مجموعہ منصہ شہود پر جلوہ فگن ہونے کو ہے۔

مؤلف موصوف ستھری فکر رکھنے والے عالم دین، مذہب ومسلک کا درد رکھنے والے مخلص مبلغ، ماہر و قابل، زمانہ شناس مفتی، مختلف زبانوں کے عمدہ خطیب قادر الکلام شاعر اور اردو وعربی کے بہترین ادیب ہونے کے ساتھ ایک منجھے ہوئے صاحب قلم بھی ہیں، درج ذیل کتاب جس پر شاہد ہے۔

دعا ہے اللہ پاک موصوف کا اقبال بلند فرمائے، خوب ترقیاں بخشے، خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے، خاص کر زیر نظر مبارک کاوش کو مقبول خاص وعام فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

غلام غلامان غوث وخواجہ، رضا:

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ ولوالدیہ

خادم نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خان کاشی پور اتراکھنڈ

۵؍رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

حرف استناد

پیکر اخلاص واخلاق ومحبت، ادیب شہیر، حضرت علامہ فتح احمد عیش مصباحی بستوی صاحب قبلہ

بانی حافظ ملت اسلامک اسمبلی، سلور گلین، چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزرگوں کا تذکرہ روح ایمان ہے، دارین کی سعادت ہے اور رحمت وبرکت کا وسیلہ ہے۔

عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ، یہ تو عام صالحین کی بات ہے، پھر جو سید الصالحین، میر میراں، پیر پیراں، سیدنا الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی حسنی، حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرے اس کی قسمت کے کیا کہنے۔

ہمارے اکابر واسلاف نے سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا تذکرہ خوب کیا اور محبت سے کیا لیکن صحیح بات یہ کہ ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کیوں کہ ان کے عجائبات وحکایات اور استقامت وکرامات حدوشمار سے پرے ہیں، مجدد دین وملت، امام اہل سنت، آقائی وملجائی، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی بہت اچھے پیرائے میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ اپنی نثر ونظم میں عشق میں ڈوب کر کیا ہے اور ”من احب شیئا فاکثر ذکرہ“ کے تحت بار بار کیا ہے۔

الحمدللہ! ہم یہاں ”التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ“ کے حوالے سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب وفضائل کو پڑھ کر اپنی روح کو سکون بخشیں گے۔

کتاب ہذا کے مؤلف ومرتب:

فاضل جلیل، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، مفتی ڈربن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر

علی رضوی مصباحی، خطیب وامام مسجد خالد، ومفتی امجدی دارالافتاء چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ، ہیں، مفتی صاحب بڑے ذہین، ذی علم، صاحب وقار، خوددار، خوش اخلاق، پابند شریعت اور ماہر اللسان ہیں، اردو اور انگریزی میں انتہائی عمدہ تقریر و خطابت کرتے ہیں، آپ کی شاعری کو سن کر اور پڑھ کر مشام جاں معطر ہو جاتے ہیں، آپ کے فتاویٰ سے دینی رہنمائی ملتی ہے۔

مفتی صاحب تذکرہ غوثیہ افادات رضویہ کی روشنی میں فرمارہے ہیں۔ الحمد للہ میں نے پڑھا اور پروف ریڈنگ بھی کیا، ماشاءاللہ، سبحان اللہ، مفتی صاحب نے بڑی محنت کی ہے اور بہت اچھا قلم بند کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو لمبی زندگی، اچھی صحت اور بہترین مہلت عطا فرمائے، تاکہ مزید علمی و فقہی کام ہو سکے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فتح احمد عیش مصباحی بستوی

بانی حافظ ملت اسلامک اسمبلی، سلور گلین، چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

دعاے جمیل

استاذ الاساتذہ، استاذ گرامی، حضرت علامہ مفتی محمد داؤد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ
شیخ الحدیث دار العلوم رضویہ اصلاح المسلمین بھمر پورہ نیپال

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم !!!

زیر نظر کتاب "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" **عزیزم گرامی قدر علامہ مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی، خطیب و امام مسجد خالد و مفتی امجدی دار الافتاء ڈربن ساؤتھ افریقہ** کی عظیم تالیف ہے۔ علامہ مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی نوجوان علما میں ایک ممتاز عالم دین، باکمال مفتی، خوش اخلاق، پابند شریعت، عربی اور انگریزی میں مہارت تامہ رکھنے والے عمدہ خطیب اور ساتھ ہی بہترین شاعر بھی ہیں۔ آپ امامت و خطابت اور دار الافتاء کے تمام فرائض کو بحسن و خوبی انجام دیتے ہوئے ماشاء اللہ تصنیف و تالیف سے بھی اچھا شوق و ذوق رکھتے ہیں، اس سے پہلے بھی آپ کی کئی تصنیفات نظر سے گزر چکی ہیں۔

اور یہ کتاب "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" جسے آپ نے سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ و الرضوان کی تصنیف کردہ فتاویٰ رضویہ شریف اور دیگر رسائل سے اخذ کیا ہے، کتاب کی ضخامت اور اس میں جمع کیے گئے مضامین اور مضامین کی حسن ترتیب دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ میدان تصنیف و تالیف کے عظیم شہسوار ہیں اور جس قدر عقیدت و محبت، محنت و مشقت اور جانفشانی کے ساتھ آپ نے یہ کتاب تالیف فرمائی ہے یہ تو آپ ہی کا حصہ ہے۔ رب کائنات آپ کی اس عظیم کاوش کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار غوث و رضا کے صدقے شرف قبولیت عطا فرمائے، آپ کے لیے ذریعہ نجات بنائے، آپ کی عمر اور علم و عمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر۔ محمد داؤد حسین رضوی مصباحی

تقریظ پر تنویر

نازش فکر و فن، ادیب خوش سخن، خطیب شہیر، داماد حضور محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی محمد شاہد رضا قادری مصباحی صاحب قبلہ

خطیب برکاتی مسجد ممبئ سینٹرل ممبئ

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ وحدہ لا شریک لہ نے اپنی معرفت کے لیے انبیاے کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی مقدس جماعت کو خاکدان گیتی پر مبعوث فرمایا۔ جملہ انبیاورسل نے اپنے اس فریضہ منصبی کو احسن انداز میں ادا کیا اور تاریک دنیا کو نور الٰہی کے جلووں سے روشن و تابناک بنادیا، ذکر ھو سے پوری فضاے دنیا گونج اٹھی ذکر الٰہی کرنے والوں کو اتنی لذت محسوس ہوئی کہ دنیا و مافیھا سے انہوں نے اپنا رشتہ توڑ لیا اور عرش الٰہی کی قندیلوں تک جا پہونچے۔

رسول اکرم نبی محتشم پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کام کی انجام دہی کے لیے اپنی امت میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کو امیر کارواں اور سرخیل امت کا منصب جلیل عطا فرما کر پوری امت کو ان کی اتباع و اقتدا کا طوق فلاح و کامرانی اور مژدہ صراط ھدایت کا تمغہ فردوسی عطا فرمادیا۔

اس کے بعد کیا ہوا کہ ساری خوش بخت روحوں نے پہلے ہی سے اپنے آپ کو اس صف میں داخل کرلیا جس نماز عشق و محبت کے امام و مقتدا حضرات صحابہ کرام تھے۔

تاریخ اسلام ایسے نابغہ روزگار اور خوش بخت ذاکرین و شاغلین کے ذکر سے چمک رہی ہے انہی خدا رسیدہ بندوں میں ایک وہ ذات ہے کہ جس کے تذکرہ جمیل سے اپنے وجود کو ہر کوئی مشک بار نہیں بنا سکتا بلکہ خداے قدیر جس کو یہ توفیق عطا کرے وہی اس سعادت سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔

نبی مرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ چہیتا اور لاڈلا جس کی محفل میں اس کی حوصلہ افزائی کے لیے مرسلین کیا خود نبی رحمت تشریف لائیں بار گاہ نبوی میں جسے شفیع بنایا جائے رب نے جسے محو و اثبات تقدیر کا تصرف بخشا سلطان لوح و قلم کا اعزاز جسے حاصل ہوا تقسیم ولایت کا خزانہ بے بہا جس کے قدموں کو حاصل، اس کی عظمت شان کے منکر پر سلب ولایت کا تازیانہ قہر ہر دم بر سر پیکار، قرب الٰہی میں جانے اور آنے کا رازدارانہ راستہ اور دروازہ جسے حاصل، فضائل و کمالات کا ایسا جامع کہ رائٹر کے قلم یا تو ٹوٹ گئے یا روشنائی ختم ہو گئی مگر اس کی کرامات کا سیل رواں ایسا روز افزوں اس کو حاصل کہ فضائل کا عشر عشیر بھی بیاں نہ ہو سکا۔

دربار الٰہی اور در مصطفائی میں ایسی پہنچ رکھتا ہے کہ شفاعت کا وسیلہ جلیلہ اگر اس کو بنایا گیا تو اسی کے کرم پر خاتمہ بالخیر کی تمناؤں کا محل بھی تیار کیا گیا۔ سرزمین ہند میں اس کا ایک ایسا نائب اور عاشق اللہ تعالی نے پیدا فرمایا کہ اس کا پورا وجود اس مرد جلیل کے ذکر اور بیان فضائل سے ہر آن ہر لمحہ مشک بار رہا، کہیں وہ یوں عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع

جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

تو کہیں یوں عرض گزار ہے کہ ؎

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

اگر تیرا کرم شامل ہے یا غوث

کس قدر اونچا مقام حاصل ہے غوث الاغواث فرد الافراد واھب المراد غوث صمدانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کا اندازہ کون کر سکے۔ کہنے والے کہہ کہہ کے تھک گئے مگر اس کی قرب الٰہی کی منزلوں کا کوئی اندازہ نہ لگا سکا۔ یہ حقیقت ہے کہ ؎

دنگ ہے سارا جہاں دیکھ کے رتبہ تیرا

اولیا پڑھتے رہے دہر میں خطبہ تیرا

رب کے دربار میں پورا ہوا چاہا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ہرکسی نے اپنی بساط علم کے مطابق جتنا کہنا تھا کہا مگر ہرکسی کی طرف سے بطور منقبت یہی آواز ہے ؎

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

انہیں بیان فضائل کا ایک نمونہ: **''التذکرۃ الغوثیہ من الافاضات الرضویہ''** قارئین کے عقیدتوں کے چراغ میں روغن عشق کا کام کررہی ہے۔ قادری دلوں سے لے کر قادری فضاؤں تک جس کی لو اپنے نوری ضیاؤں سے پر تنویر کرتی رہے گی۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وہ تذکرے جو سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتب جلیلہ خصوصاً فتاویٰ رضویہ شریف میں مرقوم ہیں ہیں مختلف مقامات سے انہیں جمع کرکے ایک گلدستے کی صورت میں قارئین کے مشام جاں کو معطر کرنے کے لیے مطالعہ کی میز پر حاضر کیا ہے ۔**فاضل علوم دینیہ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، امجدی مفتی، حضرت علامہ مولانا مفتی قیصر علی رضوی مصباحی زید فضلہ** نے۔

آپ ڈربن کی سرزمین پر ایک عرصے سے اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں مسجد خالد کی امامت کے ساتھ تصنیف وتالیف اور فتویٰ نویسی کا شان دار شوق بھی رکھتے ہیں اور ان کے لیے نیک شگون اور نیک فال ثابت ہوئی وہ صحبت و رفاقت جو نام کے ساتھ ساتھ اہل فہم و دانش اور کام کے لوگوں کے لیے واقعتاً ایک کرن ہے آفتاب کی کہ جس پر پڑتی ہے رنگ رضا میں اسے رنگ دیتی ہے ۔

حضرت علامہ قیصر علی صاحب علم دوست بھی ہیں اور ہردم جستجوے علم میں فضل علم کے رہورو بھی اور کیوں نہ کہ انہیں اس صحبت بابرکت کے ساتھ ساتھ **خلیفہ حضور تاج الشریعہ و خلیفہ حضور محدث کبیر فکر رضا اور روش رضا کے ناشر محب گرامی مرتبت حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم صاحب زید کرمہ،** کی سرپرستی بھی حاصل ہے یہی وجہ کہ اوروں کے چوکھے رنگ تو

پھیکے پڑ گئے بدلتے حالات سے اوروں نے سمجھوتہ کر لیا مگر **علامہ قیصر علی صاحب** کو آفتاب ڈربن کی صحبت نے قیصر ڈربن بنا دیا اور رنگ رضا ایسا چڑھا دیا کہ کوئی بھی تمازت اس رنگ پر اثر انداز ہونے میں ناکام ہے۔ خدا کرے کہ اس تمازت سے ہمیشہ یہ محفوظ رہیں۔

حضرات قارئین کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے ورق پلٹیے اور نور غوثیہ اپنے آنکھوں کے ذریعے اپنے دل میں بسائیے۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو مقبول بھی فرمائے اور عقیدت غوثیت میں اس کے ذریعے مزید چار چاند لگائے۔ حضرت مؤلف کو اپنی بارگاہ صمدیت سے اجر جزیل عطا فرمائے آئندہ بھی ایسی خدمت کا انہیں موقع نصیب فرمائے۔

آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بجاہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد شاھد رضا قادری مصباحی

نزیل امجد بھائی ہاؤس جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ
خطیب برکاتی مسجد ممبئ سینٹرل ممبئ
۱۶/ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ۔ ۸/ اپریل ۲۰۲۳ء

حرف اعتماد

عالم باکمال، فاضل روشن خیال، خوش فکرو خوش خصال،
حضرت علامہ مفتی محمد جمال انور رضوی صاحب قبلہ

شیخ الحدیث ادارہ شرعیہ پٹنہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

لذت علم خداوند قدیر کی بہت بڑی نعمت ہے، جو سب کو حاصل نہیں۔ جنہیں یہ دولت حاصل ہوجائے وہ ہمیشہ مزید کے لیے کوشاں رہتے ہیں، اور کبھی سیر نہیں ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، منھومان لایشبعان، منھوم فی العلم لایشبع منہ ومنھوم فی الدنیا لایشبع منھا۔ مشکاۃ۔

(ترجمہ) دو طرح کے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے، پہلا علم کا حریص علم سے سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حریص دنیا سے آسودہ نہیں ہوتا۔ حرص دنیا تو بڑی مذموم شی ہے جس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی بنیاد میں خود غرضی اور مطلب پرستی ہوتی ہے، نتیجۃً حریص دنیا شخص کبھی کسی کے لیے مفید نہیں ہوسکتا۔ مگر اس کے برعکس شوق علم اس لیے بھی بہت بابرکت ہے کہ یہ نفع عام اور افادہ انام پر منتج ہونے کے ساتھ ساتھ قوم کی نجات وفلاح کا ضامن بھی ہوتا ہے۔ لولا العلماء لصار الناس مثل البہائم۔ (احیاء العلوم)۔

محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی صاحب

کا علمی شوق و شغف دیکھ کر بے ساختہ یہ احساس ہوتا ہے کہ موصوف گرامی لذت علم دین کی دولت سے آشنا و بہرہ ور ہیں۔ بارك الله تعالىٰ۔

موصوف بنیادی طور پر ڈربن ساؤتھ افریقہ کی ایک عالی شان مسجد کے خطیب وامام ہیں۔ عام طور پر ایسی جگہوں کی چمک دمک کے سامنے علمی ذوق رفتہ رفتہ ماند سا پڑ جاتا ہے، اور خطیبانہ گفتار، پیرانہ جبہ و دستار اور عوامی خراج عقیدت ہی کے سہارے علاقہ فتح کر لینے کا شوق غالب

ہونے لگتا ہے۔ مگر بحمدہ تعالیٰ اس سلسلے میں حضرت مفتی موصوف کا مزاج بالکل الگ ہے۔ دورہ ساؤتھ افریقہ میں فقیر آپ کی مسجد میں خطاب کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ ماشاءاللہ فقیر نے دیکھا کہ محراب مسجد سے لوگوں کی قابل رشک دینی رہنمائی کے علاوہ حضرت مفتی صاحب نے اپنی انفرادی کوشش سے ایک شان دار دار الافتاء بھی قائم فرمایا ہے جس کا پیارا نام امجدی دارالافتاء ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ دار الافتاء محض دروازے کا بورڈ نہیں بلکہ جملہ امور افتا پر مشتمل ہے۔ اور چند ہی سالوں میں لگ بھگ ہزار صفحات پر مشتمل دارالافتاء کا فتاویٰ رجسٹر بھی تیار ہے، جس میں افریقی ممالک کے علاوہ یورپ، ہندوپاک اور نیپال وغیرہ کے سوالات شامل ہیں، ان سے حضرت مفتی صاحب کی طرف لوگوں کے رجوع اور ان پر اعتماد کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مفتی صاحب موصوف اردو اور انگریزی زبان میں فتاویٰ تحریر فرماتے ہیں۔ دارالافتاء کے علاوہ حضرت مفتی صاحب نے بنام مدرسہ اعلیٰ ضرت ڈربن ہی میں ایک تعلیمی ادارہ بھی قائم فرمایا ہے جو بحمدہ تعالیٰ اپنے مقاصد پر بخوبی کام کررہا ہے۔

اس وقت موصوف گرامی کی ایک تالیف ”التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ“ فقیر کے سامنے ہے۔ جس میں موصوف نے فتاویٰ رضویہ شریف اور سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے دیگر رسائل مبارکہ سے ان اقتباسات کو جمع فرمایا ہے جو سیدنا سرکا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے بیان میں تحریر فرمائے گئے ہیں۔ کتاب پڑھ کر حضرت موصوف کے ذوق مطالعہ اور شوق افادہ کا خوب اندازہ ہوگا۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کی کاوشیں قبول فرمائے اور فیضان غوث ورضا سے ہم سب کو مستفیض مستنیر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

دعاگو: محمد جمال انور رضوی

ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار

حرف اعتبار

ادیب لبیب، فاضل نسیب، عالم شہیر، شہزادہ حضور محدث کبیر
حضرت علامہ مولانا مفتی ابو یوسف محمد قادری صاحب قبلہ

ولی عہد آستانہ امجدیہ گھوسی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

امابعد!

زیر نظر کتاب "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" جس کے مؤلف، **فاضل جلیل، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی زید مجدہ خطیب و امام مسجد خالد، بانی دارالعلوم اعلیٰ حضرت و صدر مفتی امجدی دارالافتا، ڈربن ساؤتھ افریقہ**، ہیں، جنھوں نے بہت ہی عرق ریزی سے تالیفات امام احمد رضا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ خصوصًا فتاویٰ رضویہ میں مذکور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق واقعات و اقوال کو کتابی شکل میں یکجا کیا ہے یقینًا یہ ان کا ایک اہم کارنامہ ہے اور لائق ستائش علمی خدمت ہے۔

غوث الوریٰ کا تذکرہ نائب غوث الوریٰ کی تحریر میں پڑھنا عقیدت و محبت میں مزید اضافہ کا باعث ہوگا۔ خصوصا وہ واقعہ جو اس شعر کا پس منظر ہے پڑھنے سے مقام غوث اعظم بھی عیاں ہوتا ہے اور حیات انبیاے کرام علیھم السلام کا عقیدہ بھی مضبوط ہوتا ہے

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا
تقبل الأرض عنی و ھی نائبتی
و ھذہ نوبۃ الأشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے جہاں یہ ثابت فرمایا کہ یہ شعر سرکار غوث اعظم کا ہے وہیں پر معاندین کا دندان شکن جواب بھی دیا ہے۔

یہ موضوع گوکہ بہت وسیع ہے پر اس اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ امام عشق و محبت کی بکھری ہوئی تحریرات سے کشید کرکے غوث پاک کے تذکرہ کو کتابی شکل میں جمع کیا جائے الحمدللہ! **حضرت علامہ مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی زید مجدہ** نے یہ کارنامہ انجام دے کر علمائے اہل سنت کے سروں سے ایک بوجھ اتار دیا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے اس عمل کو قبول فرمائے اس تالیف کو قبول عام وخاص کرے اور ان سے مزید مسلک اعلیٰ حضرت کا کام لے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و سلم

فقیر ابو یوسف محمد قادری

ولی عہد آستانہ امجدیہ گھوسی شریف
وارد حال ملاوی
۱۷ رمضان المبارک ۱۴۴۴ ہجری

تاثر گرامی

نازش قرطاس وقلم حضرت علامہ ڈاکٹر محمد کاشف رضا شاد مصباحی صاحب قبلہ

مدرس، دارالعلوم رضائے مصطفےٰ۔ گل برگہ، کرناٹک۔ انڈیا

سیدنا سرکار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان (۴۷۰ھ تا ۵۶۱ھ) سے امام اہلِ سنت شاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ (۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ) کا جو روحانی رشتہ ہے اور امام اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے اپنے اس روحانی رشتے کو جس کمالِ عقیدت کے ساتھ اپنے نظم و نثر میں بیان فرمایا ہے وہ فقط امامِ اہل سنت کا ہی حصہ ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ ہندوپاک میں سلسلہ قادریہ کی آفاقیت اور بانی سلسلہ کی عظمت اور مقامِ روحانیت کو اپنے نظم و نثر میں جس یقین واعتماد کے ساتھ امامِ اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے اور اس کے بیان میں حسن عقیدت اور کمالِ احترام کو جس طرح پیش نظر رکھا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ یہ باتیں صرف بیان کی حد تک محدود نہیں تھیں بلکہ سیدنا سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان سے عقیدت و محبت امام اہلِ سنت کی عملی زندگی سے بھی عیاں تھیں۔

امام اہلِ سنت نے سیدی سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان سے اپنی جس عقیدت و محبت اور روحانی رشتے کا اظہار اپنے قلم سے فرمایا ہے وہ آپ کے مجموعہ کلام اور مجموعہ فتاوی اور دیگر کتب میں بکھرے ہوئے ہیں اگر سب کو ایک کتابی شکل میں جمع کردیا جاتا تو عام قارئین کے لیے آسانی ہوسکتی ہے اور خواص بھی بآسانی استفادہ کرسکتے ہیں لیکن یہ کام وہی انجام دے سکتا تھا جس کی امام اہلِ سنت کے کلام، مجموعہ فتاوی اور دیگر کتب پر گہری نظر ہو بلکہ شعری ذوق بھی ہو فقہ وافتا پر نظر بھی ہو امام اہلِ سنت کی کتابوں کی سمجھ کی صلاحیت بھی ہو اور امامِ اہل سنت کے عقیدے و نظریے سے اتفاق کے ساتھ ان سے عقیدت بھی رکھتا ہو الحمدللہ خوشی ہے مجھے کہ یہ ایک کٹھن کام: **برادر نسبتی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی اطال اللہ حیاتہ وزادعزہ وشرفہ،**

نے بڑے احسن طریقے سے انجام دیا ہے، کہ ایک عنوان کے تحت جو بحثیں امامِ اہلِ سنت کی مختلف کتابوں کے مختلف صفحات پر بکھری ہوئیں تھیں آپ نے سب کو یکجا کر دیا ہے ان کے لیے یہ کام آسان بھی تھا اور ان کا حق بھی تھا کیوں آپ علوم عقلیہ ونقلیہ پر دسترس رکھتے ہیں، فقہ کی گتھیوں کو سلجھانے کا ہنر بھی جانتے ہیں، قادر الکلام اور خوش فکر شاعر بھی ہیں، عروض و قوافی پر دسترس بھی ہے، معانی وبیان وبدیع کی باریکیوں سے بھی واقف ہیں، مختلف زبان کے ماہر بھی ہیں ساتھ ہی ساتھ امامِ اہل سنت کی کتابوں کا گہرا مطالعہ بھی ہے اور امام اہلِ سنت سے بے پناہ عقیدت و محبت ہے اور ان کی تعلیمات اور افکار ونظریات پر مکمل یقین بھی رکھتے ہیں اور اسی کے نمائندہ وترجمان بھی ہیں۔

آپ کی اسی متنوع صلاحیت اور کچھ کرنے اور کرتے رہنے کے ذوق کے سبب یہ کتاب وجود میں آئی اور خوبصورت نام "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" انتخاب فرمایا ہے۔

راقم نے بالاستعاب مطالعہ کیا محظوظ بھی ہوا اور اپنی معلومات کو تازہ بھی کیا۔ امام اہلِ سنت علیہ الرحمۃ نے سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالے سے لکھتے ہوئے ضمنا بعض عقائد و معمولات اہلِ سنت کو جس خوبصورتی سے عقلاو نقلا بیان فرمایا ہے اسے پڑھ کر ایمان وروح کو تازگی مل جاتی ہے اور عملی دنیا کی طرف رجحان ومیلان پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض مقامات پر حاشیہ کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے کہ بات سادہ زبان میں واضح ہو جائے بعض مقامات پر تسہیل کی بھی حاجت کا احساس ہوتا ہے دراصل امامِ اہل سنت علیہ الرحمۃ نے مقامات غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کو بیان کرتے ہوئے اپنے کلام میں جس شاعرانہ تخیل اور نثر میں ترجیحات ادب کو پیش نظر رکھا ہے کہ بعض لوگ اس گفتگو کو نہ سمجھ پا کر اپنا ایک الگ قبلہ متعیّن کر لیتے اور اسی کے قائل رہنے اور اسی کے اظہار کو فرض وواجب کا درجہ دے بیٹھتے ہیں مثلا امامِ اہلِ سنت کا یہ شعر ؎

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

اس شعر کو بعض لوگ پڑھ کر سیدی سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی مطلق

افضلیت کے ثبوت کے درپے رہتے ہیں اور ادب رکھنے اور افضل ہونے کے درمیان فرق کرنے سے عاجز رہتے ہیں۔

ظاہر سی بات ہے کہ سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی افضلیت محدود زمانی ہے ہاں یہ حد آپ کے زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے اور آپ کا منصب "غوث الاغواث" بھی محدود زمانی ہے مطلقاً نہیں ہے۔ امامِ اہل سنت نے مختلف مقامات پر ان باتوں کی واضح نشاندہی فرمائی ہے کہ آپ اس منصب پر امام حسن عسکری کے بعد ظہور امام مہدی تک اس منصب پر فائز ہیں۔ اس باب میں مَیں انہیں باتوں کا قائل ہوں جسے امام اہلِ سنت نے پیش کیا ہے۔ امامِ اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے سیدنا سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے مقامات کو بیان کرتے ہوئے ترجیحات ادب کے ساتھ حزم واحتیاط کا مکمل خیال رکھا ہے لیکن بعض عقیدت مند جسے آپ غلو پسند کہ لیں یا تو وہ امامِ اہلِ سنت کی باتوں تک رسائی حاصل نہیں کرتے ہیں یا امامِ اہل سنت علیہ الرحمہ کی باتوں کی صحیح تفہیم نہیں کر پاتے ہیں جس کے سبب عقیدت کو عقیدہ بنا ڈالتے ہیں۔

اس باب میں ہمیں امامِ اہلِ سنت کی تحریروں کی صحیح تفہیم اور تشہیر کی سخت ضرورت ہے۔ خدا بھلا کرے **حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی صاحب** کا کہ سیدنا سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے متعلق امامِ اہلِ سنت علیہ الرحمہ کی تحریروں کو یکجا کر دیا ہے ممکن ہے کہ کچھ باتیں یہاں درج ہونے سے رہ گئی ہوں۔

اللہ کریم ان کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور سیدی سرکار غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اور امامِ اہلِ سنت علیہ الرحمہ کے روحانی فیوض و برکات سے مستفیض کرے۔

محمد کاشف رضا شادؔ مصباحی

ایم۔ اے، ایم۔ فل (پی۔ ایچ۔ ڈی)
مدرس: دارالعلوم رضائے مصطفےٰ۔ گل برگہ، کرناٹک۔ انڈیا
۱۴/شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

مقدمہ

مختصر حالات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام و پیدائش:

آپ کا اسم گرامی عبد القادر، کنیت ابو محمد اور بے شمار القابات میں سے محی الدین محبوب سبحانی، غوث الثقلین، غوث الاعظم ہیں۔

آپ کی ولادت ۴۷۰ھ قصبہ گیلان (جیلان) نزد بغداد میں ہوئی اور وفات ۵۶۱ھ میں ہوئی، ایک عربی شاعر نے آپ کی کل عمر شریف، سن پیدائش و وفات کو بہت ہی خوب صورت انداز میں ایک شعر میں بیان کیا ہے ؎

ان باز اللہ سلطان الرجال

جاء فی عشق توفی فی کمال

عشق ۴۷۰۔ کمال ۹۱۔

بے شک اللہ تعالیٰ کا شہباز، لوگوں کا سردار عشق میں آیا، کمال میں فوت ہوا۔ کمال کے عدد کے برابر آپ کی کل عمر ۹۱ سال ہے اور ۹۱ کو ۴۷۰ (جو کہ آپ کا سن پیدائش ہے) میں جمع کرو تو ۵۶۱ھ آپ کا سن وصال ہے۔

آپ کی ولادت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت :۔

محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، فخر موجودات، منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بمع صحابہ کرام ائمۃ الہدیٰ اور اولیاے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا:

"یا ابا صالح اعطاك اللہ ابنا و ھو ولی و محبوبی و محبوب اللہ تعالیٰ و سیکون لہ شان فی الأولیاء و الاقطاب کشانی بین الأنبیاء و الرسل "یعنی اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند

عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور اس کی اولیا اور اقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیا اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے۔

غوث اعظم درمیان اولیا چوں محمد درمیان انبیا

(سیرت غوث الثقلین صفحہ ۵۲ بحوالہ تفریح الخاطر)

ولادت کی کرامت:۔

آپ کی ولادت کی شب تمام صوبہ گیلان میں ایک بھی لڑکی پیدا نہیں ہوئی سب کے سب لڑکے ہی تولد ہوئے جن کی تعداد ایک ہزار ایک سو کے قریب تھی۔ لطف یہ کہ جتنے لڑکے اس شب میں پیدا ہوئے سب کے سب ولی کامل نکلے یہ بھی آپ کی ولادت کی برکت تھی۔“

(الحقائق فی الحدائق بحوالہ مناقب غوثیہ)

فائدہ: یہ عطیہ بتاتا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان سے ہی اولیاے کرام پر ولایت کا عطیہ ہوگا نیز اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال اتباع کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کی ولادت کے دن تمام عالم دنیا میں بچے ہی بچے پیدا ہوئے۔

نسب مبارک:۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی سید ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: ؎

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر! مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

یعنی اے ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ تو امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے ہیں، جنھوں نے اپنی جانیں دے کر اسلام زندہ رکھا تو پھر آپ کا لقب محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا) کیوں نہ ہو۔

قصیدہ غوثیہ میں خود سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

انا الجیلی محی الدین اسمی
و اعلامی علی رأس الجبالی

یعنی میں جیلانی ہوں اور میرا نام (لقب) دین کو زندہ کرنے والا ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ رافضیوں کے علاوہ تمام فرقے آپ کو نجیب الطرفین سید مانتے ہیں۔ آپ کا پورا خاندان ہی اولیاء اللہ کا تھا، والد، والدہ، نانا، پھوپھی، بھائی اور تمام صاحبزادے اولیاء اللہ اور صاحب کرامت تھے اسی لیے آپ کے خاندان کو خاندان اشراف کہتے ہیں ؎

سید و عالی نسب در اولیا است
نور چشم مصطفٰی و مرتضٰی است

اپنی ولایت کا چھوٹی عمر میں علم ہونا :۔

حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا:

متی، علمت انك ولی اللہ تعالی؟

آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

انا ابن عشر سنین فی بلدنا اخرج من دارنا و اذهب الی المکتب فاری الملائکة علیهم السلام تمشی حولی فاذا وصلت الی المکتب سمعت الملائکة یقولون افسحوا لولی اللہ حتی یجلس۔

میں دس برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لیے جایا کرتا تھا تو میں اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا۔ اور جب مدرسہ میں پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔"

(سیرت غوث الثقلین: ص ۵۷ بحوالہ بہجتہ الاسرار، قلائد الجواہر)

آپ کا علمی مقام :۔

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی، شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیٰی حلبی علیہم الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاغیاث رضِی اللہ تعالیٰ عنہ يتكلم فی ثلاثة عشر علما، تیرہ علموں میں تقریر ارشاد فرمایا کرتے تھے ؎

پیش او جملہ فصیحان عرب عجمی شدند   کہ بسے نازگی و لطف و فصاحت دارد

علامہ شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ
غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام کا علم پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو لوگوں کو پڑھاتے تھے، اور ظہر کے بعد قراءتوں کے ساتھ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔"
(سیرت غوث الثقلین صفحہ ۶۱ بحوالہ طبقات الکبریٰ)

ایک آیت کی تفسیر:۔

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریفہ میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی، تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دوسرے اس کے بعد تیسرے معنے یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے، بعد ازیں دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی، اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے، ہر معنی کے ساتھ سند بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجّب ہوئے۔"(سیرت غوث الثقلین صفحہ ۶۳ بحوالہ اخبار الاخیار)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ: علامہ حافظ ابو العباس احمد بن احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس مجلس میں شیخ جمال الدین ابن جوزی علیہ الرحمہ بھی حاضر تھے اور آپ کی پہلی گیارہ وجوہات بیان کردہ کے متعلق محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اقرار کیا کہ ان کا مجھے علم تھا لیکن بعد والی چالیس وجوہات کے متعلق آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مقام میں بھی بالادستی رکھنے کا اقرار کیا، اور آپ کے نیاز مند ہو گئے۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی کی عبقری شخصیت کے متعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ:

کان من الاعیان وفی الحدیث من الحفاظ ماعلمت ان احدا من العلماء صنف ما صنف ھذا الرجل۔

محدث ابن جوزی علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایا تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے

حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماے امت میں سے کسی کی ہوں۔" (تذکرۃ الحفاظ)

فتاویٰ مبارکہ :۔

حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سیدی عبد الوہاب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ تینتیس سال درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیے۔" (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۶۵ بحوالہ اخبار الاخیار)

علماے عراق اور گردو نواح کے علما اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس استفتے اور سوالات آتے تھے، چناں چہ ایک مرتبہ بلاد عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اسی طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی عبادت نہ کرتا ہوگا، اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی، تو ایسی صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے "علماے عراقین در جواب ایں سوال متحیر و بعجز از دریافت آں معترف گشتہ بودند"

یعنی اس سوال سے علماے عراق حیران و ششدر رہ گئے، اور اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے، اور اس مسئلہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں انہوں نے پیش کیا، تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لیے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔

فاعجب علماء العراق و کانوا قد عجزوا عن الجواب

پس اس شافی جواب سے علماے عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا، کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔" (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۶۶ بحوالہ طبقات الکبری 'و اخبار الاخیار)

امام احمد بن حنبل کا قبر سے علانیہ نکلنا اور شیخ سے ملنا اور گفتگو کرنا:۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت کبریٰ کا ایک حیرت انگیز واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

خبر دی ہم کو شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد ازہری حسینی نے کہا کہ میں نے اپنے والد اور شیخ صالح بقیۃ السلف ابو الثنا محمود جیلانی سے کہا کہ میں شیخ پیشوا ابو الحسن علی بن الہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ امام موصوف قبر سے نکلے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا۔ اور ان کو خلعت پہنایا اور فرمایا کہ اے شیخ عبدالقادر بے شک میں تمھارے علم شریعت وعلم حقیقت وعلم حال اور فعل حال میں محتاج ہوں۔"

(بہجتہ الاسرار صفحہ ۳۶۵/جسیم بکڈپو دہلی)

کرامات کی کثرت:۔

شیخ علی ہیتی کا بیان ہے میں نے اپنے زمانہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ کسی کو صاحب کرامات نہیں پایا۔ ہم لوگوں میں سے جو کوئی جس وقت چاہتا ان کی کرامت کا مشاہدہ کرلیتا۔ خرق عادات جو ظاہر ہوتی تھیں وہ کبھی خود آپ سے متعلق کبھی آپ کی بابت اور کبھی آپ کے ذریعہ ہوتی تھیں۔

جواہرات اور موتی:۔

شیخ ابو مسعود احمد بن ابی بکر حریمی اور شیخ ابو عثمان مرتضی 'کا مشترکہ بیان ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی کرامتوں کی مثال اس جواہرات کی تسبیح کی طرح ہے جس کے ہر دانہ کو ہر روز اور ہر وقت دیکھا اور شمار کیا جاتا ہے۔

شہاب الدین سہروردی:۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ عبدالقادر جیلانی طریقت کے سلطان تھے اور در حقیقت وجود جسم پر ان کو تصرف وغلبہ حاصل تھا منجانب اللہ آپ کو ہر چیز پر تصرف کرنے کا اختیار تھا اور آپ کی کرامتیں ہمیشہ ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ:۔

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامتیں مسلسل ظاہر

ہوتی رہیں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ جیسی شخصیت یا آپ کی جیسی کرامتیں دنیا کے کسی شیخ میں نہیں پائی گئیں۔ غرض کہ آپ سے ہر طرح کی کرامتیں ظاہر ہوئیں مخلوقات کے ظاہر و باطن میں آپ تصرف کرتے، انسانوں اور جنات لوگوں کے دلوں کی باتیں اور بھیدوں سے آپ واقف ہو جاتے۔

نکتہ:۔

چوں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع نائب اعظم تھے۔ اس لیے آپ کی کرامات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ سلم کے معجزات کی طرح لا تعدولا تحصی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تا قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور ہوتا رہے گا ایسے ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات کا صدور ہوتا رہے گا۔"

(الحقائق فی الحدائق المعروف شرح حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۷۶/اکبر بک سیلرز لاہور)

عبادت وریاضت:۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"أربعين سنة اصلى الصبح بوضوء العشاء"

میں چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتا رہا۔" (بہجتہ الاسرار)

مزید فرماتے ہیں: پندرہ سال تک یہ حالت رہی کہ عشاء کی نماز پڑھتا، ایک پاؤں پر کھڑا ہوجاتا اور قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا یہاں تک کہ سحری کے وقت قرآن پاک مکمل ہوجاتا۔"

(بہجتہ الاسرار)

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح ہروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے یعنی ساری رات عبادت میں گزارتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ آپ عشاء پڑھ کر خلوت میں تشریف لے جاتے اور طلوع فجر تک عبادت میں مصروف رہتے، اس دوران کوئی آپ سے ملاقات نہ کر سکتا، اس دوران بعض اوقات خلیفہ بغداد بھی ملنے آیا مگر

آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔" (بہجتہ الاسرار/زبدۃ الآثار)

غوث کا لقب منجانب اللہ:۔

غوث کا معنی لغت کے اعتبار سے فریاد رس ہے، اور یہ آپ کا لقب من جانب اللہ ہے۔ جیسا کہ تفریح الخاطر میں ہے:

کلما ذکر الغوث فالمراد بہ ھو رضی اللہ عنہ لانہ مخاطب من الحق بہ

جب بھی غوث کا لفظ بولا جائے گا آپ ہی مراد ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اسی لفظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے۔

حضور غوث الثقلین !لوگوں کے ایسے فریادرس ہیں جس کے تمام فریادرسی کرنے والے اولیاء کاملین عاشق ہیں، آپ رحم و کرم کی ایسی بارش ہیں کہ ہر فیض پہنچانے والے ابدال و اقطاب وغیرہ آپ کے کرم کے پیاسے ہیں اور آپ سے فیضیابی کے خواہاں ہیں یعنی آپ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ آپ سارے جہان کے اولیاء کرام کے مرجع اور ماویٰ ہیں ؎

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

شرعی حیثیت :۔

چوں کہ حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ دارین میں خلق خدا کے بہت سے امور میں بارگاہ حق کے وسیلہ جلیلہ ہیں۔ حاضرین وغائبین کو مشکلات کے وقت نفع رساں رہے اور اب بھی نفع رسانی فرمارہے ہیں تو مجازاً غوث کا اطلاق آپ پر ہوا اور ہوتا رہے گا اور مجازاً شرعی امور میں بکثرت چلتا ہے۔" (الحقائق فی الحدائق)

امام اہل سنت حضور اعلی' حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے در کا گدا، جس کا نام ہے احمد رضا، آپ کی بارگاہ میں ایک سفارشی لے کر حاضر ہوا ہے، اور ایسا سفارشی کہ جس کی سفارش کو آپ بھلا رد کیوں

فرمائیں گے کیوں کہ وہ سفارشی میرا آقا و فریادرس ہے اور آپ کا بڑا ہی پیارا و محبوب بیٹا ہے یعنی شہنشاہ بغداد پیر پیراں، میر میراں، دستگیر بے کساں، محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، شیر یزدانی، شہباز لامکانی، قندیل نورانی، حضرت الشیخ السید ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی والحسینی المعروف غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(مقام غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں صفحہ ۵۰)

غوث الثقلین:۔

غوث الثقلین کا معنی ہے انسانوں اور جنوں کا فریادرس اور یہ لقب آپ کا اس لیے ہے کہ آپ انسانوں کے علاوہ جنات کے بھی پیر ہیں چناں چہ ابو نظر بن عمر البغدادی علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو انہوں نے اپنے معمول کے مطابق دیر کی میں نے پوچھا تو کہا کہ ہم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوں اس وقت ہمیں آپ نہ بلایا کریں میں نے پوچھا کہ کیا تم بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو۔ جواب دیا کہ

ازدحامنا بمجلسہ اشد من ازدحام الانس و ان طوائف متا کثیرۃ اسلمت و تابت علی یدیہ،

آپ کی مجلس میں انسانوں سے زیادہ ہمارا ہجوم ہوتا ہے اور جنات کی کثیر تعداد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔" (الحقائق فی الحدائق بحوالہ قلائد الجواہر صفحہ ۳۹)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہری و باطنی اوصاف:۔

مفتی عراق محی الدین شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی توحیدی فرماتے ہیں کہ

"حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلد رونے والے، نہایت خوف والے، باہیبت، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، خوشبودار پسینہ والے، بری باتوں سے دور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے، نفس پر قابو پانے والے، انتقام نہ لینے والے، سائل کو نہ جھڑکنے والے، علم سے مہذب ہونے والے تھے، آداب شریعت آپ کے ظاہری اوصاف اور حقیقت آپ کا باطن تھا۔" (بہجۃ الاسرار)

سلسلہ قادریہ کی فضیلت :۔

شیخ ابو مسعود عبداللہ، شیخ محمد الاوالی، شیخ عمر البزازی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں:

ضمن الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لمریدیہ الی یوم القیامۃ ان لایموت احد منھم الا علی توبۃ

ہمارے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک کے اپنے مریدوں کے اس بات پر ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کیے بغیر نہیں مرے گا۔"

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹)

خود حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

لو انکشفت عورۃ لمریدی بالمغرب و انا بالمشرق لسترتھا

اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کی ستر پوشی کروں گا۔" (مرجع سابق)

شیخ المحدثین، امام المحققین والمدققین شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مشائخ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص جس نے آپ سے بیعت تو نہیں کی مگر آپ کا ارادت مند تھا اور اپنی نسبت آپ سے کرتا ہے تو کیا وہ آپ کے مریدین میں شمار ہوگا اور ان کی فضیلتوں میں شمار ہوگا کہ نہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادت مندوں کے حلقہ میں شامل ہوگیا حق تعالیٰ جل جلالہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے اگرچہ اس شخص کا یہ طریقہ مکروہ ہے ایسا شخص میرے اصحاب اور میرے مریدین میں سے ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا ہے: میرے تمام اصحاب اہل مذہب میرے طریقہ پر چلنے والوں اور میرے محبوبوں کو بہشت میں جگہ دے گا۔"

(اخبار الاخیار)

اسی لیے ہمیں امام اہل سنت حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے روزانہ سلسلہ قادریہ پڑھنے کی تلقین فرماتے ہوئے شعر ذیل کا ورد بتایا کہ ؎

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادر قدرت نما کے واسطے

برصغیر میں سلسلہ قادریہ کا فیضان :۔

حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی کے گنجینہ علم و اسرار سے فیضیاب ہونے والوں کی تعداد دنیا بھر میں ناقابل شمار ہے، صرف برصغیر ہندو پاک میں متعدّد ایسے بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے کفر و جہالت اور شرک و انحطاط میں گھری ہوئی خلق خدا کو تعلیمات قادریہ سے راہ مستقیم دکھانے کی کوشش کی اور اپنے مجاہدہ نفس سے ایک مقام اور شہرت جاوید حاصل کی۔

دیگر سلاسل پر بھی حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوب فیضان رہا، مثلاً

سلسلہ چشتیہ :۔

سیدنا غریب نواز اجمیری علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد قدس سرہ کے حکم سے حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ کئی دن ساتھ گزارنے کے بعد آپ کو کہا، ملک عراق عطا ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ سہروردی کو دے دیا ہے۔ آپ کو ملک ہند سپرد کیا جاتا ہے۔"

(تفریح الخاطر)

الحمد للہ! سیدنا غریب نواز اجمیری رضِی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ بھی حضور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ہے کہ سلسلہ چشتیہ کو ہندو بیرون ہند خوب فروغ ملا۔

سلسلہ نقشبندیہ :۔

سیدنا بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمہ پر حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالی عنہ کا فیض ہوا جو حضرت باقی باللہ کے ذریعہ ملک ہند میں سیدنا مجدد الف ثانی رضِی اللہ تعالیٰ عنہما نے خوب فیض رسانی فرمائی۔

سلسلہ سہروردیہ :۔

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اعظم حضرت سیدنا بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ سے خطہ سندھ کتنا سیراب ہوا۔

ازالہ وہم :۔

دور حاضر میں چوں کہ نفسانیت کا غلبہ ہے، روحانیت کا تقدم نہیں تو عنقا ضرور ہے، اس لیے بعض سلاسل طیبہ سے وابستگی دوسرے سلسلہ کی فوقیت ناگوار گزرتی ہے بالخصوص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی یا فیض رسانی سے صریح انکار نہیں تو اشارات و کنایات سے کام لیا جارہا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مرتبہ و کمال میں کمی تو نہ آئے گی البتہ تمہارے اس رویہ سے تمہارا اپنا بیڑہ غرق ہو گا اس لیے کہ جس سلسلہ مبارکہ سے تم یہ غلط تصور جماتے ہو وہی خود تمھاری اس غلط خیالی پر تمہارے رویے سے بیزار ہوں گے۔

کوئی یہ خیال نہ فرمائے کہ مدح حضرت غوث پاک کی موجب توہین باقی اولیا ہے معاذ اللہ استغفر اللہ۔ ہم نیاز مندان اولیاء اللہ ہیں مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بہجتہ الاسرار یا فتح المبین از سید ظہیر الدین میں ہے، وہ اردو میں بیان کردوں اور حسب "تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض "ایک کی تفضیل سے تحقیر دوسرے کی لازم نہیں آتی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ناواقف حسد یا بغض دل میں رکھے۔" (الحقائق فی الحدائق المعروف شرح حدائق بخشش)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال وارشادات :۔

مومن کی شان۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مومن کے لیے تین کام ہر حالت میں ضروری ہیں:

(ا) احکام شریعت پر عمل کرتا رہے

(۲) شریعت نے جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے ان سے بہر حال بچے

(۳) تقدیر پر راضی رہے۔ کسی حال میں بھی ان تین چیزوں سے خالی نہ رہنا مومن کے لیے نہایت ادنیٰ درجہ ہے۔ مؤمن ان باتوں کو پورا کرنا اپنے لیے لازم قرار دے، انہی کی گفتگو کرے اور اعضاو جوارح کو انہی کی تکمیل میں لگائے رکھے۔" (فتوح الغیب)

قرب خداوندی کیسے حاصل ہو ؟

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے خواب میں ایک بوڑھے آدمی نے سوال کیا کہ کس طریقے سے بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔میں نے جواب دیا کہ اس عمل کی ابتدا زہد وورع اور تقویٰ 'و پرہیز گاری ہے اور انتہا رضا و تسلیم اور توکل۔"

(فتوح الغیب)

محبت اور نفرت کی کسوٹی۔

حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اگر تم کسی آدمی کے بارے میں اپنے دل میں محبت یا نفرت کے جذبات پاؤ تو اس کے اعمال کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھو، اگر اس کا کردار و عمل کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق نہ ہو تو خدا اور رسول خدا کی موافقت پر خوش ہوتے ہوئے اس کے ساتھ بغض رکھو اور اگر اس کا عمل کتاب و سنت کے مطابق ہے اور تم اس سے بغض کے جذبات رکھتے ہو تو تم ہوائے نفس کے غلام ہو اور اپنی نفسانی خواہشات کے ایما پر اسے دشمن سمجھے بیٹھے ہو، تمھارا یہ فعل ظالمانہ ہے اور تم خدا اور رسول کے فرامین کی مخالفت اور نافرمانی کر رہے ہو، تمہارے لیے ضروری ہے کہ اپنے اس فعل سے خدا کی بارگاہ میں توبہ کر لو اور خدا سے خود اس کی، اس کے دوستوں اس سے محبت رکھنے والوں اور اس کے برگزیدہ اور صالح بندوں کی محبت کی توفیق طلب کرو اور جس شخص سے تم بغض رکھے ہوئے تھے، اس سے خدا کی طرح تم بھی محبت کرنا شروع کر دو۔

اسی طرح یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جس سے تمھارا رابطہ محبت کے جذبات کا ہے اگر اس کے اعمال خدا اور رسول کے احکام کے مطابق ہوں تو اس سے تمھارا محبت کرنا درست ہے اور اگر اس کے اعمال و افعال کتاب و سنت کے خلاف ہیں تو تم بھی اس کے دشمن ہو جاؤ تاکہ ہوائے نفس کی بنا پر محبت و نفرت کرنے والے نہ بنو، تمہیں تو اپنی خواہشات نفس کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، اللہ کریم نے فرمایا "خواہشات کی پیروی نہ کرو وہ تو خدا کے راستے سے گمراہ کر دیتی ہے۔"

(فتوح الغیب)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ مختصر مگر انتہائی جامع ارشادات:۔

☆ اے عزیزو! تم سے اکثر کہا جاتا ہے، لیکن تم نہیں سنتے۔ اگر سنتے ہو تو سمجھتے نہیں۔ اگر کچھ سمجھ لیتے ہو تو عمل نہیں کرتے اور عمل بھی کر لو تو اکثر اعمال ایسے ہوتے ہیں جن میں اخلاص کا نام تک نہیں ہوتا۔

☆ اول اپنے نفس کو نصیحت کر، اس کے بعد دوسرے کے نفس کو نصیحت کر

☆ عمل زندگی ہے اور جہالت موت

☆ دولت مندوں کے ساتھ وقار اور خودداری سے ملو اور درویشوں کے ساتھ عاجزی اور انکساری سے پیش آؤ

☆ غصہ جب اللہ واسطے ہو تو محمود ہے اور جب غیر اللہ کے لیے ہو تو مذموم

☆ جب تک نفس اصحاب کہف کے کتے کی طرح رضا کے دروازے پر نہ بیٹھ جائے اس وقت تک دل میں صفائی پیدا نہیں ہو سکتی

☆ پانچ وقت نماز کی پابندی کرو اور اپنی ہر نماز اس طرح ادا کرو کہ گویا یہ تمھاری زندگی کی آخری نماز ہے

☆ دین کی اصل عقل، عقل کی اصل علم اور علم کی اصل صبر ہے۔

☆ اپنی روزی کا بوجھ کسی پر نہ ڈالو کہ اس صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ پوری طرح نہ ادا ہو سکے گا۔

☆ ایمان اصل اور اعمال فرع ہیں، ایمان میں شرک سے اور اعمال میں مصیبت سے بچو گناہ بیماری ہے، توبہ و ندامت اس کا علاج

☆ تیرا عمل تیرے عقائد کی دلیل ہے، تیرا ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے

☆ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا، پھر دوسروں کو سکھانا ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے شیدائی تھے!!!

امام اہل سنت، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے شیدائی تھے، زندگی بھر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ و جمیلہ اور ان کے فضائل و مناقب کا بڑے ہی والہانہ انداز میں چرچا کرتے رہے، چناں چہ عشق و محبت کا ایک والہانہ انداز خود سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی سماعت فرمائیں، آپ فرماتے ہیں:

فقیر ماہ مبارک ربیع الآخر ۱۳۰۲ھ میں سراپا طہارت، حضور پر نور، صاحب فضل بلند، سلطان المشائخ محبوب الٰہی علیہ الرضوان الغیر المتناہی (ان پر رب کی بے پایاں رضا متوجہ ہو) کی زیارت کے قصد سے بریلی سے شد رحال (سفر) کر کے بارگاہ غیاث پور کی خاک بوسی کی، تین دن بعد وہاں سے واپس آکر شاہجہان آباد دہلی میں قیام کا عزم کیا۔ اس سے دو سال قبل میری داہنی آنکھ میں کثرت مطالعہ کے باعث کچھ ضعف آگیا تھا، دل نے کہا آنکھ کی شفا و صفا کی امید پر دوائے چشم کے لیے طبیبوں کے پاس رجوع کیا جاسکتا ہے۔ میں نے دل کا مشورہ قبول کیا۔ لیکن چالیس دن تک پہاڑ کھودا، سوکھی گھاس بھی ہاتھ نہ آئی (کوئی چوہیا بھی نہ ملی)

سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل راسخ کی جانب توجہ کی، از راہ محبت و شوق حضرت کی مدح میں چند اشعار لکھے۔ رات کے وقت جب سر تکیے سے لگایا، نیند آگئی، اب خواب مجھے کس دروازے سے اور کس بارگاہ میں لے گیا؟ (وہ سنیے) ایک رنگین جنت نشان مقام ہے جس کے جنوب میں مسجد ہے اور شمال میں ایک درگاہ ہے۔ بخت رسا کے ہمراہ جب وہاں پہنچا تو اس احاطے میں تین تربتیں نظر آئیں۔ قبلہ کی جانب حضرت کارساز خواجہ غریب نواز، سلطان الہند، وارث نبی، قدس سرہ العلی کا مزار با امتیاز ہے۔ اس کے پیچھے ایک ہاتھ کے فاصلے پر ایک ایسے چاند کی منزل ہے جس کی تابندگی سورج کی طرح ہے۔ جیسے آفتاب اور وقت چاشت، اور چاند جب سورج کے پیچھے آئے۔ یعنی درجات بخشنے والے صاحب برکات سیدنا شاہ برکت اللہ مارہروی روح روحہ الملک القوی کا مخزن برکات مرقدِ مبارک ہے اس کی پشت پر ایک اور قبر

ہے جسے میں نہ پہچان سکا۔ سر عقیدت کو قدم بنایا، جب پہنچنے کے قریب ہوا تو دیکھا کہ پہلے خواجہ بزرگ کا مزار پاک ہے میں پائتانے بیٹھ گیا۔ اب کیا دیکھتا ہوں کہ مرقد کا بالائی حصہ چاک ہوتا ہے اور حضرت خواجہ اس کے اوپر قبلہ رو آرام فرما ہیں، چشم مبارک کھلی ہوئی ہے۔ قوی، تناور، دراز قامت شخصیت ہے، رنگ سرخ ہے ساتھ ہی ایک دبدبہ اور شوکت ودلیری بھی عیاں ہے۔ آنکھیں کشادہ، داڑھی کے بال سیاہ و سفید، عیب سے دور، محاسن سے بھرپور ذات مبارک ہے، بے خود ہو کر دوڑا اور اپنے آپ سے بڑھ گیا۔ وہ خاک پاک جو مزار کے چاک ہونے میں برآمد ہوئی تھی، چہرے اور آنکھ پر لگائی۔ پھر کیا تھا اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنے لگا اور سورۂ کہف کی تلاوت شروع کر دی، دروازہ مسجد کے پاس چند مجاور میری تلاوت پر ترش رو ہو گئے کہ نماز کا وقت ہے اور اس شخص نے تلاوت کا باب کھول دیا، میں نے اپنے دل میں کہا: سبحان اللہ! ایک بندہ ایک خواجہ کے سامنے قرآن کی تلاوت میں مصروف ہے، ان کے دل پر کیوں گراں ہو رہا ہے۔ اس خیال کا دل میں آنا تھا کہ حضرت خواجہ قدس اللہ سرہ کے لب اقدس پر تبسم کی شیرینی نمایاں ہو جاتی ہے۔ گویا مجھے اشارہ فرما رہے ہیں کہ انھیں چھوڑو، تم پڑھو اور خبردار! اے فقیران کی بات کا کچھ خیال نہ کرنا۔ اس التفات کی حلاوت نے میرے دل سے ان ترش رویوں کے انکار کی تلخی مٹا دی۔ اب مجھے یاد نہیں کہ

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر۔ (کہف آیت نمبر ۱۰) تک پہنچا تھا۔ یا۔ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا

ترجمہ: تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا [کہف آیت نمبر ۱۶] تک، کہ میری آنکھ کھل گئی اور وہ باب بند ہو گیا۔

بحمد اللہ، ادھر یہ خواب دیکھا اور اُدھر مرض میں نمایاں تخفیف ہوئی۔ میں نے کہا یہ اُس پاک تربت کی خاک ملنے کی برکت ہے۔ اور حضرت خواجہ کی یہ بندہ نوازی حضرت محبوب الٰہی کی مدحت کی بدولت ہے۔

میرا دل جوش میں آیا اور صدا لگائی کہ اے شخص تو نے آنکھ سے دیکھ لیا اور آنکھ پر آزمالیا، تو کوئی پتھر ہی ہوگا اگر اب بھی تیرے یقین میں اضافہ نہ ہوا۔ سن ادھر آ کہ اس سے اہم مدح کی طرح ڈالیں اور کوے غوثیت کی خاک پر جان نثار کریں۔ اس کے بعد یہ قصیدہ مبارکہ جسے جان برادر حسن رضا خاں حسن۔ صِینَ عَنِ المِحَن۔ (مصیبتوں سے محفوظ رہیں) نے نام تاریخی اکسیر اعظم (۱۳۰۲ھ) سے موسوم کیا بہت کم وقت میں تیار ہو کر میرے لیے فرحت بخش ہوگیا۔ درگاہ بیکس پناہ، قادریت چاہ۔ علیہ رضوان اللہ سے حسن قبول مطلوب اور متوقع ہے۔ وَلِلْاَرْضِ مِن کاس الکرام نَصِیب (کریموں کے جام سے زمین کو بھی کچھ حصہ مل ہی جاتا ہے)۔

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم ومجیر معظم صفحہ ۱۱۰-۱۱۴)

مختصر یہ کہ امام اہل سنت، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب کو فتاوی رضویہ شریف کے متعدد مقامات پر اور دیگر مختلف کتب ورسائل مثلاً الملفوظ، حدائق بخشش، قصیدہ اکسیر اعظم فارسی شرح مجیر معظم وغیرہ میں بڑے ہی اچھوتے انداز میں بیان فرمایا ہے، جنہیں پڑھنے کے بعد طبیعت عش عش کر اٹھتی ہے اور عشق وعقیدت کی کھیتی لہلہا جاتی ہے۔ واقعی میں سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ محب غوث اعظم تھے بلکہ فنافی الغوث تھے، پوری زندگی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا چراغ عالم اسلام کے مسلمانوں کے دلوں میں جلاتے رہے، نسبت قادریت پر ناز کرتے ہوئے یہ کہتے رہے؎

تجھ سے در، در سے سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس شعر میں اعلیٰ حضرت امام المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نسبت کا سبق دیا ہے اور ولایت بالخصوص غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کا فائدہ بتایا لیکن جو اس نسبت سے بے خبر ہیں وہ بدقسمت ہیں ورنہ کسے معلوم نہیں کہ نفس کی حقیقت کتے سے بدتر ہے لیکن اگر اس کے گلے میں کسی کامل کا پٹا ڈال دیا جائے تو اس کی خباثت سے نجات مل جاتی ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے شیخ یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی ہے کہ

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا یعنی آپ کی نسبت کا پٹا یعنی شجرہ قادریہ سے نسبت کی زنجیر میرے گلے میں ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہے اور یہ پٹا اور زنجیر قائم رہا تو نفس بہک نہیں سکتا اور نہیں آخرت کا خوف و خطر ہو سکتا ہے۔"(الحقائق فی الحدائق)

اسی نسبت غلامی کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ اپنی ہر مشکل میں غوث پاک ہی کو پکارا کرتے اور ان سے مدد طلب کیا کرتے۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی حضور! ہم نے حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان سنا ہے کہ: جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے "یا زروق" کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا: مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی جب کبھی میں نے استعانت کی "یا غوث" ہی کہا۔ یک درگیر محکم گیر !ایک دروازہ پکڑیے اور مضبوطی سے پکڑیے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزید فضائل و مناقب اور کرامات کو پڑھنے کے لیے کتاب ہذا کا مطالعہ فرمائیں۔

الحمد للہ! فقیر نے فتاویٰ رضویہ شریف اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیگر مختلف رسائل میں مختلف مقامات پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات با برکات کے متعلق جو فضائل و مناقب، ارشادات و کرامات اور کچھ دیگر متفرق مسائل مذکور ہیں، ان کو یکجا کر کے "التذکرۃ الغوثیۃ من الافادات الرضویۃ" کے نام سے منظر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کے صدقے فقیر کی اس چھوٹی سی کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

طالب دعا: محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خطیب و امام مسجد خالد، خادم امجدی دار الافتاء چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

منقبت در شان غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

ہر وقت اس پہ چشم عنایت ہے غوث کی
موجود جس کے دل میں محبت ہے غوث کی

ان کا ہی ذکر ان کی ہی باتیں ہیں بزم میں
آنکھوں میں نور دل میں عقیدت ہے غوث کی

رازی ہو نجم پاک شہاب و رفاعی ہوں
ہر ایک پر عطا و لطافت ہے غوث کی

مقبولیت ہے آپ کی جن و بشر میں خوب
مہر اور ماہ پر بھی حکومت ہے غوث کی

لاحول پڑھ کے پل میں بھگا یا خبیث کو
فضل خدا سے ایسی جسارت ہے غوث کی

آئے تھے چوری کرنے مگر بن گئے ولی
مشہور یہ جہاں میں کرامت ہے غوث کی

جود و سخا میں آپ بہت لاجواب ہیں
شاہ و گدا سبھی پہ سخاوت ہے غوث کی

دنیا کے رنج و غم سے ملی ہے ہمیں نجات
اللہ کے کرم سے حمایت ہے غوث کی

سب بانٹتے ہیں ان کے خزانے سے دولتیں
ہیں اولیا وزیر ولایت ہے غوث کی

ہے منکشف حضور پہ حالت غلام کی
احمد رضا کے فیض سے نصرت ہے غوث کی

قیصرؔ کے سر پہ آج جو عزت کا تاج ہے
احباب کہہ رہے ہیں عنایت ہے غوث کی

منقبت در شان امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ

ہر اک سنی کے لب پر ہے ترانہ اعلیٰ حضرت کا
بڑا ذیشان ہے علمی گھرانہ اعلیٰ حضرت کا

فقاہت میں بڑا ہی امتیازی ان کا رتبہ ہے
فتاویٰ رضویہ ہے اک خزانہ اعلیٰ حضرت کا

کوئی باطل نہ بچ پایا رضا کے تیز خنجر سے
رہا مضبوط اور پختہ نشانہ اعلیٰ حضرت کا

وہی دل مرکز انوار ذات کبریائی ہے
رہے موجود جس دل میں عقیدہ اعلیٰ حضرت کا

مقدر پر میں نازاں ہوں بہت مسرور رہتا ہوں
خدا کا شکر دل اپنا ہے شیدا اعلیٰ حضرت کا

کوئی ناپے گا کیا اس کی بلندی اس زمانے میں
ستاروں سے بھی اونچا ہے ستارا اعلیٰ حضرت کا

خزانے علم و عرفاں کے جہاں میں عام کر ڈالے
ہے ممنون کرم ہر ایک خطہ اعلیٰ حضرت کا

بریلی جو بھی جاتا ہے مرادیں اپنی پاتا ہے
رواں ہے فیض کا ہر وقت دریا اعلیٰ حضرت کا

طفیل مفتی اعظم سعادت ایسی حاصل ہے
کہ قیصرؔ ہر جگہ پڑھتا ہے خطبہ اعلیٰ حضرت کا

از قلم:۔
محمد قیصر علی رضوی مصباحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی شکرہ اکسیر اعظم، و ذکرہ مجیر معظم، و الصلاۃ و السلام علی عبد القادر المقتدر، غوث الاوائل و الاواخر، ھذا النبی المبعوث برحمتہ و آلہ و صحبہ و عرفاء امتہ، لا سیما علی من ھو فی الاولیاء کجدہ الکریم فی الانبیاء۔ علیہ و علیھم التحیۃ و الثناء او کابی بکر الصدیق فی الصحابۃ، او علی المرتضی فی ذوی القرابۃ۔ امطر علیھم الرضوان سحابہ، السیاف القتال، سلاب الاحوال، ماطر العطایا، ساتر الخطایا، وارث جدہ، فی مجدہ و جدہ، امام الائمۃ، مالک الازمۃ، کاشف الغمۃ، نافع الامۃ، المتصرف فی الاکوان المشرف علی الاکنان، حامی المریدین فی الدنیا والدین واھب الایادی، حتی للاعادی، المعطی المانع، المؤتی النازع، مناح النعم، مناع النقم، کنز الفقراء، حرز الضعفاء، راد القضا، باذن من قضی، کریم الطرفین، عظیم الشرفین، مجمع الطریقین، مرجع الفریقین، حامی السنۃ، ماحی الفتنۃ، عین الانسان، انسان الاعیان، الطالب المطلوب، المحب المحبوب، ذی العز و الکرامۃ و السودد و الزعامۃ، و السبق و الامامۃ، و السیر و الاقامۃ، فی فناء الفناء، و بقاء البقاء، و حضرۃ الانس، و حظیرۃ القدس، مُحَیّا السلام، مُحی الاسلام، ملاذنا، و معاذنا، و غوثنا، و غیثنا، و ملجانا و مأوینا، و سیدنا و مولینا، الفرد الصمدانی، القطب الربانی، ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ۔ و جعل حرزنا فی الدارین رضاہ، و علینا معھم، و بھم و لھم، یا ارحم الراحمین، آمین آمین۔

ترجمہ: ساری حمد اللہ کے لیے جس کا شکر اکسیر اعظم اور جس کا ذکر مجیر معظم ہے۔ اور درود و سلام ہو ان پر جو قدرت و اقتدار والے رب کے بندے اور اولین و آخرین کے فریاد رس ہیں یعنی یہ نبی اکرم جو رب کی رحمت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کی آل، اصحاب اور عارفین امت پر خصوصا ان پر جو اولیا میں اسی طرح ممتاز ہیں جیسے ان کے جد کریم انبیا میں۔ علیہ و علیھم التحیۃ و الثناء۔ یا جیسے ابو بکر صدیق صحابہ میں، یا علی مرتضیٰ اہل قرابت میں ممتاز ہیں۔ ان پر رضا و خوشنودی کا ابر باراں فگن ہو۔ بڑے شمشیر زن، بہت قتل کرنے والے، حال سلب کرنے والے، عطائیں برسانے والے، خطائیں چھپانے والے، مجد و بزرگی میں اپنے جد اکرم

کے وارث، اماموں کے امام، لگاموں کے مالک، مشکل کشا، نافع امت، کائنات میں تصرف کرنے والے، چھپی چیزوں پر نظر رکھنے والے، دین و دنیا میں مریدوں کی حمایت فرمانے والے، دشمنوں تک کو اپنے احسانات سے نوازنے والے، عطا و منع والے، دینے اور چھیننے والے، بڑی کثرت سے نعمتیں دینے والے اور تکلیفیں روکنے والے، محتاجوں کا خزانہ، کمزوروں کی جاے پناہ، صاحب قضا کے اذن سے قضا کو رد کرنے والے، ماں باپ دونوں جانب سے شریف و کریم، دونوں شرف میں عظیم، شریعت و طریقت دونوں کا سنگم، اہل شریعت و طریقت دونوں فریقوں کا مرجع، سنت کی حمایت فرمانے والے، فتنے مٹانے والے، انسانوں میں سر بر آوردہ، سر بر آوردہ حضرات کی آنکھوں کی پتلی، ایسے طالب جو مطلوب ہیں، ایسے محب جو محبوب ہیں، عزت، کرامت، سیادت، قیادت، سبقت اور امامت والے، فنا کے صحن، بقا کی زمین، انس کی بارگاہ اور قدس کی درگاہ میں سیر و اقامت والے، سلامتی کے رخ تاباں، اسلام کو زندگی دینے والے، ہمارے ملاذ، معاذ، غوث، غیث، ملجا، ماویٰ اور آقا و مولا، فرد صمدانی، قطب ربانی، ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی، اللہ ان سے راضی ہو اور انہیں ہم سے راضی رکھے اور ان کی رضا کو دارین میں ہماری مضبوط پناہ گاہ بنائے۔ اور درود و سلام ہو ہم پر ان حضرات کے ساتھ، ان کے وسیلے سے اور ان کے سبب، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! قبول فرما، قبول فرما۔"

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اکابر اولیا کی نسبت ظاہر یہی ہے کہ سونے سے ان کا وضو نہیں جاتا ہے اور دل ان کا کبھی نہیں سوتا ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ انبیاے کرام و رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا سونا ناقض وضو نہیں ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے، تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ سرکار اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وارثت کے طور پر ان کی امت کے اکابر میں سے کسی کو یہ وصف ملا ہو؟ اس تعلق سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تفصیلی گفتگو پیش ہے، ملاحظہ فرمائیں:

وھل یجوز ان یکون ذلك لاحد من اکابر الامۃ و راثۃ منه صلی اللہ علیه وسلم قال المولیٰ ملك العلماء بحر العلوم عبد العلی محمد رحمه اللہ تعالیٰ فی الارکان الاربعۃ ان قال احد ان کان فی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من بلغ رتبۃ لا یغفل فی نومه بقلبه انما تغفل عیناہ بیمن اتباعه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کالشیخ الامام محی الدین

عبد القادر الجیلانی قدس سرّہ وغیرہ ممن وصل الی ھذہ الرتبۃ وان لم یصل مرتبتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یکن قولہ بعیدا عن الصواب فافھم۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ سرکار اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وارثت کے طور پر ان کی امت کے اکابر میں سے کسی کو یہ وصف مل جائے؟

ملک العلما بحر العلوم مولانا عبد العلی محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارکان اربعہ میں لکھتے ہیں:

اگر کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین میں سے کوئی اس رتبہ کو پہنچ گیا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی برکت سے نیند میں اس کا دل غافل نہ ہوتا صرف اس کی آنکھیں غافل ہوتیں، جیسے امام محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ اور ان کے علاوہ وہ اکابر جن کا یہ وصف رہا ہو اگر چہ غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مرتبے تک ان کی رسائی نہ ہو، تو یہ قول حق سے بعید نہ ہوگا، فافہم اھ۔

(رسائل الارکان، الرسالۃ الاولی فی الصلوۃ، فصل فی الوضو، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ، ص۱۸)

فائدہ: ملک العلماء بحر العلوم مولانا عبد العلی نے فرمایا کہ اگر کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یہ مرتبہ تھا کہ حضور کا وضو سونے سے نہ جاتا، آنکھیں سوتیں دل بیدار رہتا، اور اکابر اولیا جو اس مرتبہ تک پہنچے ہوں اگر چہ حضور غوث اعظم کے مراتب تک نہیں پہنچ سکتے تو یہ کہنا حق سے بعید نہ ہوگا، اور مصنف کا حدیث سے اس کی تائید کرنا۔

اقول لیس من الشرع حجر فی ذلک انہ لایجوز الا لنبی والامر فیہ وجدانی یعلمہ من یرزقہ فلاوجہ للانکار وقد اخرج الترمذی وقال حسن عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال وامہ ثلثین عاما لایولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور اضر شیٔ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولاینام قلبہ الحدیث۔

اقول: شریعت سے اس بارے میں کوئی روک نہیں کہ یہ نبی کے سوا اور کے لیے نہیں ہوسکتا۔ یہ معاملہ وجدان کا ہے جسے یہ نصیب ہو وہی اس سے آشنا ہوگا تو انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ ترمذی نے حسن بتاتے ہوئے۔ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں

نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

دجال کا باپ اور اس کی ماں تیس سال تک اس حال میں رہیں گے کہ ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا پھر ان کے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ایک آنکھ کا ہوگا ہر چیز سے زیادہ ضرر والا اور سب سے کم نفع والا، اس کی آنکھیں سوئیں گی اور اس کا دل نہ سوئے گا۔ الحدیث۔

(رسائل الارکان الرسالۃ الاولی فی الصلوۃ فصل فی الوضو مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص ۱۸)

وفیہ ولادۃ ابن صیاد و قول والدیہ الیہودیین ولدلنا غلام اعوراضر شئ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولاینام قلبہ وفیہ قولہ عن نفسہ نعم تنام عینای ولاینام قلبی،

اور اس حدیث میں ابن صیاد کے پیدا ہونے اور اس کے یہودی ماں باپ کے یہ کہنے کا بھی ذکر ہے کہ ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو ایک آنکھ کا ہے ہر چیز سے زیادہ ضرر والا اور سب سے کم نفع والا، اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا- اور اس میں خود ابن صیاد کا اپنے متعلق یہ قول مذکور ہے کہ ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(سنن الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث ۲۲۵۵ دار الفکر بیروت ۱۰۹/۴)

(سنن الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث ۲۲۵۵ دار الفکر بیروت ۱۰۹/۴)

قال القاری قال القاضی رحمھما اللہ تعالیٰ ای لاتنقطع افکارہ الفاسدۃ عنہ عند النوم لکثرۃ وساوسہ وتخیلاتہ وتواتر مایلقی الشیطان الیہ کما لم یکن ینام قلب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من افکارہ الصالحۃ بسبب ماتواتر علیہ من الوحی والالہام،

مولانا علی قاری لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یعنی سونے کے وقت بھی اس کے فاسد خیالات کا سلسلہ اس سے منقطع نہ ہوگا کیوں کہ اس کے لیے وسوسوں اور خیالات کی کثرت ہوگی متواتر و مسلسل شیطان اسے یہ سب القاکرتا رہے گا جیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قلب ان کے صالح وپاکیزہ افکار سے خوابیدہ نہ ہوتا کیوں کہ مسلسل ان پر وحی والہام ہوتا رہتا ھ۔

(مرقاۃ المفاتیح کتاب الفتن باب قصہ ابن صیاد تحت الحدیث ۵۵۰۳ المکتبۃ الحبیبہ کوئٹہ ۴۳۴/۹)

اقول لقد ثقلت ھذہ الکاف علی واحسن منہ قول مرقاۃ الصعود ان ھذا کان من

المکربہ لیستیقظ القلب فی الفجور والمفسدۃ لیکون ابلغ فی عقوبتہ بخلاف استیقاظ قلب المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ فی المعارف الالٰہیۃ ومصالح لاتحصی فھو رافع لدرجاتہ ومعظم لشانہ،

اقول یہ "جیسے "مجھ پر گراں گزر رہا ہے، اس سے بہتر مرقاۃ الصعود میں امام جلال الدین سیوطی کی عبارت ہے وہ لکھتے ہیں:

"یہ اس کے ساتھ خفیہ تدبیر تھی کہ فساد وفجور میں اس کا دل بیدار رہے تاکہ اس کا عقاب بھی سخت تر ہو بخلاف قلب مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری کے کہ وہ معارف الٰہیہ اور مصالح بے حد وشمار میں ہوتی وہ ان کے درجات کی بلندی اور شان گرامی کی عظمت کا سبب تھی اھ۔ (مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد للسیوطی)

وبالجملۃ اذا جاز ھذا للدجال ولابن صیاد استدراجا لھما فلان یجوز لکبراء الامۃ بوراثۃ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولی واحری۔

الحاصل:۔ جب یہ بطور استدراج دجال اور ابن صیاد کے لیے ہو سکتا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی وراثت میں ان کی امت کے بزرگوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ہو سکتا ہے۔

ثم رأیت العارف باللہ سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس سرّہ الربانی نقل فی المبحث الثانی والعشرین من کتاب الیواقیت والجواھر عن سیدی الشیخ محمّد المغربی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان من ادعی رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما رأتہ الصّحابۃ فھو کاذب وان ادعی انہ یراہ بقلبہ حال کون القلب یقظانا فھذا لایمنع منہ وذلك لان من بالغ فی کمال الاستعداد بتنظیف القلب من الرذائل المذمومۃ حتی من خلاف الاولی صار محبوباللحق تعالیٰ واذا احب الحق تعالیٰ عبدا کان فی نومہ من کثرۃ نورانیۃ قلبہ کانہ یقظان، الخ

پھر میں نے دیکھا کہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر" کے بائیسویں مبحث میں سیدی شیخ محمد مغربی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ یہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو یہ دعوی کرے کہ اس

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے جیسے صحابہ کرام نے دیکھا تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر یہ دعویٰ کرے کہ وہ قلب کے بیدار ہونے کی حالت میں اپنے قلب سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے تو اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس لیے کہ جو شخص بری عادات یہاں تک کہ خلاف اولیٰ سے بھی دل کو صاف ستھرا کر کے کمال استعداد پیدا کرلے وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور جب حق تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو وہ اپنی نورانیت قلب کی فراوانی کی وجہ سے خواب کی حالت میں بھی گویا بیدار ہوتا ہے الخ۔ اھ۔

(الیواقیت والجواھر المبحث الثانی والعشرون داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۳۹)

ثم رأیت وللہ الحمد ماھو اصرح قال سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الباب الثامن والتسعین من الفتوحات المکیۃ من شرط الولی الکامل ان لاینام لہ قلب بحکم الارث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلك لان الکامل مطالب بحفظ ذاتہ الباطنۃ عن الغفلۃ کما یحفظ ذاتہ الظاھر۔ اھ ونقلہ المولی الشعرانی فی الکبریت الاحمر مقرا علیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر میں نے اس سے بھی زیادہ صریح دیکھا۔ وللہ الحمد۔ سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ کے باب ۹۸ میں لکھتے ہیں: ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ بحکم وراثت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کا قلب نہ سوئے اس لیے کہ کامل سے اس امر کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنی ذات باطن کو غفلت سے محفوظ رکھے جیسے اپنی ذات ظاہر کو بیداری کے ذریعہ محفوظ رکھتا ہے اھ۔ اسے امام شعرانی نے کبریت احمر میں نقل کرکے برقرار رکھا ہے۔"

واللہ تعالیٰ اعلم

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱ صفحہ ۵۷۴/۵۷۸}

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سیدی امام احمد رضا خان قدس سرہ کا

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قلبی لگاو اور وابستگی

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سیدی امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار بغداد سے جو قلبی لگاو اور وابستگی تھی وہ اپنے اور بعد کے زمانے کے عشاق غوث اعظم میں ان کو ممتاز کرتی ہے۔ زندگی بھر غلامی غوث پر فخر کرتے رہے اور ان کی غلامی کا پٹہ گلے کا ہار بنائے رکھا۔ یہ آپ کی بے مثال وبے نظیر وابستگی وشیفتگی کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی مہر پر نام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ونام علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نام غوث پاک بھی کندہ تھا۔ ؎

یا	مصطفیٰ	یا	رحمۃ	الرحمن
یا	مرتضیٰ	یا	غوثنا	الجیلانی

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۵ صفحہ ۳۹۳}

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ذکر اقدس میں صلوۃ الرغائب کا جو تذکرہ آیا ہے، اس کو امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ ماثبت بالسنۃ کی روشنی میں یوں بیان کرتے ہیں:

شیخ محقق اعلم علماء الہند محدث دہلوی قدس سرہ ماثبت بالسنۃ میں تحریر فرماتے ہیں:

وقد وقع فی کتاب بھجۃ الاسرار ذکر لیلۃ الرغائب فی ذکر سیدنا وشیخنا القطب الربانی وغوث الصمدانی الشیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ قال اجتمع المشائخ وکانت لیلۃ الرغائب الی آخر ماذکر من الحکایۃ وذکر ایضا انہ نقل عن الشیخین القدوتین الشیخ عبدالوھاب والشیخ عبدالرزاق قالا بکر الشیخ بقابن بطوسحر یوم الجمعۃ الخامس من رجب السنۃ ثلث واربعین وخمس مائۃ الی مدرسۃ والدنا الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ وقال لنا الاسألتمونی عن سبب بکوری الیوم انی رأیت البارحۃ نورا اضائت بہ الافاق وعم اقطار الوجود ورأیت

اسرار ذوی الاسرار فمنها مایتصل به ومنها ماینعه مانع من الاتصال به وما اتصل به سر الاتضاعف نوره فتطالبت ینبوع ذلك النور فاذا هوصادر عن الشیخ عبدالقادر فاردت الکشف عن حقیقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه وتقادح هذان النوران وانعکس ضیاؤهما علی مرأة حاله واتصلت اشعة المتقادحات من محط جمعه الی وصف قربه فاشرق به الکون ولم یبق ملك نزل اللیلة الااتاه وصافحه واسمه عندهم الشاهد والمشهود قالا فاتیناه رضی الله تعالی عنه وقلنا له اصلیت اللیلة صلوة الرغائب فانشد۔

اذا نظرت عینی وجوه حبائبی
فتلك صلاتی فی لیالی الرغائب
وجوه اذا ما اسفرت عن جمالها
اضاءت لها الاکوان من کل جانب
ومن لم یوف الحب مایستحقه
فذاك الذی لم یأت قط بواجب

مانقله الشیخ قدس سرہ والذی راہ العبد الضعیف غفر الله له فی البهجة الکریمة نصه هکذا ولم یبق ملك انزل اللیلة الی الارض واتاه وصافحه ۲ الخ۔

یعنی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر اقدس میں صلوۃ الرغائب کاذکر آیا ہے کہ شب رغائب میں اولیا جمع ہوئے الی آخر کلماتہ، نیز امام ابوالحسن نورالدین علی قدس سرہ، نے بسند خود حضرات عالیات سیدنا سیف الدین عبدالوہاب وسیدنا تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق ابنائے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ روز جمعہ پنجم رجب ۵۴۳ کو حضرت شیخ بقا بن بطو قدس سرہ العزیز صبح تڑکے مدرسہ انور حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر آئے اور ہم سے کہا مجھ سے پوچھتے نہیں کہ اس قدر اول وقت کیوں آیا؟

میں نے آج کی رات ایک نور دیکھا جس سے تمام آفاق روشن ہوگئے اور جمیع اقطار عالم کو عام ہوا اور میں نے اہل اسرار کے اسرار دیکھے کہ کچھ تو اس نور سے متّصل ہوئے ہیں اور کچھ کسی مانع کے سبب اتصال سے رک گئے ہیں جو اس سے اتصال پاتا ہے اس کا نور دوبالا ہوجاتا ہے تو

میں نے غور کیا کہ اس نور کا خزانہ ومنبع کیا ہے کہاں سے چمکا ہے ناگاہ کھلا کہ یہ نور حضور پر نور سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صادر ہوا ہے اب میں نے اس کی حقیقت پر اطلاع چاہی تو معلوم ہوا کہ یہ حضور کے مشاہدے کا نور ہے کہ حضور کے نور قلب سے مقابل ہو کر ایک کی جوت دوسرے پر پڑی اور دونوں کی روشنی حضور کے آئینہ حال پر منعکس ہوئی اور یہ آپس میں ایک دوسرے کی جوت بڑھانے والے نوروں کے بقعے حضور کے مقام جمع سے منزلت قرب تک متّصل ہوئے کہ سارا جہان اس سے جگمگا اٹھا اور جتنے فرشتے اس رات اترے تھے سب نے حضور کے پاس آکر حضور سے مصافحہ کیا۔ فرشتوں کے یہاں حضور کا نام پاک شاہد مشہود ہے، (شاہد کہ مشاہدہ والے ہیں اور مشہود کہ سب ملائکہ ان کے پاس آئے۔ (قال تعالیٰ ان قرآن الفجر کان مشہودا ای تشہدہ الملئکۃ)۔ (القرآن الکریم ۱۷/۷۸)

دونوں شاہزادگان دوجہاں نے فرمایا ہم یہ سن کر حضور پر نور کے پاس حاضر ہوئے اور حضور سے عرض کی کیا آج کی رات حضور نے صلوۃ الرغائب پڑھی (یعنی جس کے انوار یہ چمکے یہ شب شب رغائب ہی تھی کہ رجب کی نوچندی شب جمعہ تھی)

حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر یہ اشعار ارشاد فرمائے: جب میری آنکھ میری پیاریوں کے چہرے دیکھے تو یہ شبہائے رغائب میں میری نماز ہے، وہ چہرے کہ جب اپنے جمال کا جلوہ دکھائیں تو ہر طرف سے سارا جہان چمک اٹھے اور جس نے محبت کا حق پورا نہ کیا وہ کبھی کوئی واجب نہ لایا (پیاریاں عالم قدس کی تجلیاں ہیں) (اور بہجۃ الاسرار شریف میں فقیر نے یوں دیکھا کہ کوئی فرشتہ باقی نہ رہا جو اس رات زمین پر نہ اترا اور حضور کے پاس آکر حضور سے مصافحہ نہ کیا ہو یعنی تمام ملائکۃ اللہ زمین پر آئے اور محبوب خدا سے مصافحے کیے)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

ماثبت من السنۃ صلوۃ الرغائب مطبوعہ ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور ص ۲۴۸

بہجۃ الاسرار مصطفی البابی مصر ص ۵۸

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۴۳۵ ۔ ۴۳۷}

حضرت امام اعظم افضل ہیں یا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں بطور اعتقاد اہل سنت کے آیا امامنا الاعظم والا فخم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں، حضرت سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یا عکس اس کا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ امام عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعہ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ:

''الامام ابوحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الاسود والعطا وعلقمة ایھم افضل فقال واللہ مانحن باھل ان نذکرھم فکیف نفاضل بینھم اھ۔

یعنی ایک روز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا امام علقمہ و امام اسود شاگردان حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم میں کون افضل تھا؟ فرمایا "ہم ان کے ذکر کرنے کے قابل نہیں نہ کہ ان میں ایک کو دوسرے سے افضل بتائیں۔ حضرت امام رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد تواضعاً تھا اور یہاں قطعاً حقیقت امر ہے، حاشا للہ! ہمارے منہ اس قابل نہیں کہ حضور سیدنا امام اعظم یا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما کا نام پاک اپنی زبان سے لیں، یہ بھی رحمت الٰہیہ ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوبوں کے ذکر کی اجازت دی ہے، ہم کس منہ سے ان میں تفاضل بیان کریں وہ ہماری شریعت کے امام اور یہ ہماری طریقت کے امام مفرد ؎

عہد ما با لب شیریں دہناں بست خداے
ماہمہ بندہ و ایں قوم خداوند اند

اور یہاں اسی میزان میں انہیں امام شعرانی کا یہ قول

''اعتقادنا ان أکابر الصحابة والتابعین والائمة المجتھدین کان مقامھم اکبر من مقام باقی الأولیاء بیقین''

وارد ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بلاشبہ واصلان عین الشریعۃ الکبری کے سرداروں میں سے ہیں اور اس کے واصلوں کو یہی امام شعرانی اسی میزان میں فرماتے ہیں کہ

''من أشرف علی عین الشریعة الاولی یشارك المجتھدین فی الاغتراف من عین الشریعة فانہ ماثم احد حق لہ قدم الولایة المحمدیة الا و یصیر یاخذ احکام شرعہ صلی اللہ

علیہ وسلم من حیث اخذھا المجتھدون وینفك عنه التقلید لجمیع العلماء الا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان نفذ عن احد من الاولیاء انه کان شافعیا او حنفیا مثلاً فذلك قبل ان یصل مقام الکمال اھ۔

یعنی جو عین شریعت کے چشمہ صافی پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اس نہر حقیقت سے چلو لینے میں مجتہدین کا شریک وسہیم ہوتا ہے اور جو شخص ولایت محمدیہ کے درجہ عظمیٰ پر فائز ہو جاتا ہے وہ وہیں سے احکام حاصل کرتا ہے جہاں سے ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام علماے امت کی تقلید سے آزادی ہے اور بعض اولیا کے بارے میں جو یہ آیا ہے کہ حنفی یا شافعی تھے وغیرہ تو یہ ان حضرات کے مقام کمال تک پہنچنے سے پہلے کی بات ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محی الدین ہیں احیاے دین کے لیے قائم کیے گئے اور مذہب حنبلی اسلام کا ربع ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "جعلتك ربع الاسلام" "ہم نے تمہیں اسلام کا چہارم کیا۔ یہ مذہب قریب اندراس تھا لہذا اس کے احیا کے لیے اس پر افتا فرماتے۔ ہاں حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حضرات عالیہ امام مالک اور امام شافعی وامام احمد من بعدھم من الائمہ الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضل تابعیت ہے تابعیت، امام تابعی ہیں" رای انس رضی اللہ تعالی عنه" اور باقی حضرات میں کوئی تابعی نہیں۔ وما وقع من علی القاری فی المرقاہ من تابعه الامام مالك رضی اللہ تعالی عنه فسهو ظاهر لا یلتفت الیه۔

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرقات میں جو یہ سہو واقع ہوا کہ حضرت امام مالک تابعی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل التفات نہیں گداے قادری عرض کرتا ہے۔

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
پھر آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

{فتاوی رضویہ شریف قدیم جلد ۱۱ صفحہ ۳۲}

خلاصہ:۔ مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے افضلیت کے معاملے میں توقف اختیار کیا جائے، امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے اس قول کی بنیاد پر جس کو امام عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب میزان الشریعہ الکبریٰ میں نقل کیا ہے کہ

"الامام ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الاسود والعطا وعلقمۃ ایھم افضل فقال وللہ مانحن باھل ان نذکرھم فکیف نفاضل بینھم اھ۔

یعنی ایک روز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا امام علقمہ و امام اسود شاگردان حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم میں کون افضل تھا؟ فرمایا "ہم ان کے ذکر کرنے کے قابل نہیں نہ کہ ان میں ایک کو دوسرے سے افضل بتائیں۔

نماز غوثیہ کے ثبوت، ترکیب و فضیلت میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:۔

نماز غوثیہ کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

فان اصلھا ماثور بطرق عدیدۃ، عن الحضرۃ المجیدۃ، کماذکرہ العلماء منھم الامام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر اللخمی الصوفی الشطنوفی فی بھجۃ الاسرار، والامام الاجل عبداللہ بن الاسعد الیافعی الشافعی، والفاضل علی بن سلطان محمد القاری الھروی المکی، والشیخ المحقق شیخ شیوخ علماء ھند عبدالحق بن سیف الدین المحدث الدھلوی وغیرھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین انہ قال سیدنا ومولٰنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ من توسل بی فی شدۃ فرجت عنہ ومن استغاث بی فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی بعد المغرب رکعتین ثم یصلی ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یخطوا الیٰ جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ یذکر فیھا اسمی قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ۔

صلاۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ کا ثبوت متعدّد طرق سے منقول ہے برگزیدہ دربار سے جیسا کہ اس کو بہت سے علما نے ذکر فرمایا ہے جن میں امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر لخمی صوفی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار میں، اور امام اجل عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی و فاضل علی بن سلطان محمد القاری الہروی المکی اور شیخ محقق علماے ہند کے شیوخ کے شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے منقول کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے

کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس کی مصیبت ختم ہوگی، اور جس نے اپنی حاجت کے لیے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری ہوگی، اور جس نے نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صلاۃ وسلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔

قلت : وفرجت وقضیت تحتملان صیغة المجهول لواحدة غائبة، وصیغة المعلوم للواحد المتکلم وعلی هذه ترجمة الشاہ ابی المعالی رحمه اللہ تعالیٰ فی التحفة القادریة، وایاما کان فالحاصل واحد، اولٰهما تحتمل الحقیقة الباطنة الذاتیة والظاهرة المستفادة، والاخری تتعین للاخیر والمرجع ماذکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه اٰخر بقوله قضی اللہ تعالیٰ حاجته ان الٰی ربك المنتهٰی،

قلت: "فرجت" اور "قضیت"

دونوں صیغے، واحد غائب مؤنث مجہول اور واحد متکلّم معلوم بن سکتے ہیں، اور شاہ ابوالمعالی نے "تحفہ قادریہ" میں واحد متکلّم معلوم کا ترجمہ فرمایا ہے۔ (یعنی میں اس کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کروں گا) بہر حال جو بھی صیغہ ہو ماحصل ایک ہے کیوں کہ پہلا صیغہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذاتی باطنی حقیقت کا احتمال ہے جب کہ دوسرا صیغہ، ظاہری حاصل کردہ حقیقت کا معین احتمال ہے لیکن وہ ہے جس کو خود حضور غوث اعظم نے بعد میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا کیوں کہ تیرے رب کی طرف ہر چیز کی انتہا ہے"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۳}

نماز غوثیہ کی مداومت:۔

امام یافعی بل اللہ تربتہ (اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے۔) تصریح فرماتے ہیں کہ حضور پر نور غوث اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الاکرم وعلیہ وسلم کے اصحاب کرام عطر اللہ ضرا ئحھم القادستہ (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو معطر فرمائے۔) اس نماز کو عمل میں لاتے اور زبدۃ الآثار میں اولیاے طریقہ علیہ عالیہ روحت ارواحھم (ان کی روحیں معطر ہوں۔) کے آداب میں فرمایا:

وملازمته صلاۃ الاسرار التی بعدها التخطی احدی عشرۃ خطوۃ۔

یعنی اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلاۃ الاسرار کی مداومت کرنی جس کے بعد گیارہ رہ قدم چلنا ہے۔

باانیہمہ اس کا اعمال مشائخ کرام سے ہونا نہ ماننا آفتاب روشن کا انکار کرنا ہے۔

(بحوالہ زبدۃ الاسرار خاتمۃ الکتاب مطبوعہ مطبع بکسلنگ کمپنی دہلی ص ۱۲۶)

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلدے صفحہ ۵۷۳}

نماز غوثیہ کو قرآن و حدیث کے خلاف بتانا محض بہتان وافترا:۔

اور اس نماز یعنی نماز غوثیہ کو قرآن و حدیث کے خلاف بتانا محض بہتان وافترا، ہرگز ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ مخالف کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کرسکا، ہر جگہ صرف زبانی ادّعا سے کام لیا مگر یہ وہی جہالتِ قبیحہ وسفاہت فضیحہ ہے جس میں فرقہ جدیدہ وطائفہ حادثہ قدیم سے مبتلا یعنی قرآن و حدیث میں جس امر کا ذکر نہیں وہ ممنوع ہے اگرچہ اس کی ممانعت بھی قرآن و حدیث میں نہ ہو، ان ذی ہوشوں کے نزدیک امرونہی میں کوئی واسطہ ہی نہیں اور عدم ذکر ذکرِ عدم ہے پھر خدا جانے سکوت کس شے کا نام ہے!

فائدہ: یہاں سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک فائدہ نفیسہ کا بیان شروع کررہے ہیں جو چند احادیث اور قرآنی آیات پر مشتمل ہے جس سے بہت سی فروعات مثل عید میلادالنبی، گیارہویں شریف، تیجا، دسواں، چہلم اور صلوٰۃ الاسرار وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔

ترمذی وابن ماجہ وحاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ماحرّم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ۔

حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں،

(جامع الترمذی ابواب اللباس، باب ماجاء فی لبس الفراء مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۲۰۶ سنن ابن ماجہ باب اکل الجبن والسمن مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۴۹)

اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے جل ذکرہ:

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَسأَلُوا عَنْ أَشْیَاءَ إِن تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَإِن تَسأَلُوا عَنْھَا حِینَ یُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُورٌ حَلِیمٌ۔

اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں برا لگے اور اگر قرآن اُترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گے اللہ نے اُن سے معافی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(القرآن ۵/۱۰۱)

بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہو جاتیں اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہو جاتیں پھر جو انہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا، اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں اُن کا ذکر نہ فرمایا یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لیے کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں تو مسلمانوں کو فرماتا ہے تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھو گے حکم مناسب دیا جائے گا اور تمہیں کو دقّت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن باتوں کا ذکر قرآن و حدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں بلکہ اللہ کی معافی میں ہیں، دارقطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوھا، وحرم حرمات فلا تعتدوھا، وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ سے نہ جانے دو اور کچھ حرام فرمائیں اُن کی حرمت نہ توڑو اور کچھ حدیں باندھیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا اُن میں کاوش نہ کرو۔

(سنن الدارقطنی باب الرضاع مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۴/۱۸۴)

احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذرونی ما ترکتکم فانما ھلك من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیائھم فاذا نھیتکم عن شیئ فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فأتوا منہ ما استطعتم۔

یعنی جس بات میں میں نے تم پر تضییق نہ کی اُس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی اُمتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

(صحیح مسلم باب فرض الحج فی العمر، حدیث ۴۱۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۴۳۲۔

سنن ابن ماجہ باب اتباع سنت رسول اللہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۲

مسند احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲/۲۴۷)

احمد، بخاری، مسلم سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألتہ۔

بے شک مسلمانوں کے بارے میں اُن کا بڑا گناہ گار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اُس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

(صحیح بخاری باب مایکرہ من کثرۃ السوال مطبوعہ اصح المطابع کراچی ۲/۱۰۸۲)

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں نہ ان کی اجازت ثابت نہ ممانعت وارد، اصل جواز پر ہیں ورنہ اگر جس چیز کا کتاب وسنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنے والے کی کیا خطا، اس کے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی۔

بالجملہ یہ قاعدہ نفیسہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے اور جس کی نسبت کچھ ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا اور اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت مطہرہ پر افترا۔

قال ربنا تبارک وتعالیٰ:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ۔

ہمارے رب تعالیٰ نے فرمایا:

اپنی زبانوں کا من گھڑت جھوٹ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا کرتے ہو، بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افترا کریں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

(القرآن ۱۶/۱۱۶)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۵۸۳}

نماز غوثیہ، اکابرین کا معمول اور قضاے حاجات کے لیے بہت ہی مجرب ہے!!!

نماز غوثیہ کی حقیقت اور اس کی ادائیگی کے طریقہ کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارہم العزیزہ کی معمولی اور قضاے حاجات و حصول مرادات کے لیے عمدہ طریق مرضی و مقبول اور حضور پر نور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ سے مروی و منقول، اجلہ علما و اکابر کملا اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم معتبر رکھتے آئے، امام اجل ہمام ابجل سیدی ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس اللہ سرہ العزیز بسند خود بہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ زبدۃ الآثار میں اور دیگر علماے کرام وکملاے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے اپنے اسفار منیف میں اس جناب ملائک رکاب، علیہ رضوان العزیز الوہاب، سے راوی و ناقل کہ ارشاد فرمایا:

من صلی رکعتین (زید فی روایۃ) بعد المغرب (وزادا) یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ للامام ابی الحسن قال ثم یصلی علیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطوا الیٰ جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی (زاد الشیخ) بفضل اللہ وکرمہ (وقال اٰخر) قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ۔

جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص یازدہ بار پھر بعد سلام، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ

قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مراد پوری ہو، اس عبارت میں ”مغرب کے بعد“ ایک روایت میں زائد ہے اور صاحب بہجۃ الاسرار اور صاحب زبدۃ الآثار نے ”ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ“ زائد ذکر کیا، پھر شیخ عبدالحق نے، بفضل اللہ وکرمہ، کو بھی اور دوسرے نے صرف ”قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ“ ذکر کیا۔

(بہجۃ الاسرار فضل اصحابہ وبشراہم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۱۰۲)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۵۷۱}

نماز غوثیہ سے قبل تازہ وضو کرنا بہتر ہے:۔

جس طرح ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا افضل و بہتر ہے، اسی طرح نماز غوثیہ سے قبل بھی تازہ وضو کرنا بہتر ہے، چناں چہ امام اہل سنت سیدی حضور اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نماز غوثیہ کا مختصر و بہتر طریقہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”ثم ان لمشایخنا قدست اسرارھم و رحمنا اللہ تعالیٰ بھم فی ھذا الصلوۃ طریقتین، صغرٰی، و کبرٰی، والمعمول عندنا الاسھل الاشمل من حیث السوغ لکل احد من دون الاختصاص بالقائمین فی مجالی الشھود الھائمین فی فیافی الوجود ھی الطریقۃ الانیقۃ الصغرٰی، صفتھا بحیث یکون کالشرح للفظ الکریم ویتضمن مختارات ھذا العبد الاثیم، ان من عرضت لہ حاجۃ دینیۃ او دنیویۃ صلی بعد صلوۃ المغرب بسنتھا رکعتین من غیر فریضۃ ناویا صلوۃ الاسرار تقربا الی اللہ تعالیٰ و ھدیۃ لروح سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وان جددلھما الوضوٴ فھو اضوٴ، وقد عھدنا ذلك من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ الحاجۃ، والا فھو بسبیل من الرخصۃ فان توضأ فلیحسن وضوءہ ھکذا امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلك المکفوف بصرہ۔

پھر ہمارے مشائخ (رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے سبب ہم پر رحم فرمائے) نے اس نماز کے بارے میں دو طریقے بتائے ہیں، ایک مختصر اور دوسرا طویل ہے، اور ہمارے ہاں جو مروّج ہے وہ آسان اور جامع اور ہر ایک کے مناسب ہے یہ مرتبہ شہود پر فائز لوگوں یا مرتبہ وجود میں طالبین کے لیے مخصوص نہیں، یہ بہترین طریقہ اختصار والا ہے، اس کا طریقہ ایسا ہے جو خود لفظ (صلاۃ الاسرار) کی شرح جیسا ہے اور اس عاجز بندے کا پسندیدہ ہے کہ جس شخص کو کوئی حاجت

در پیش ہو خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی، تو وہ مغرب کی نماز کے بعد سنتوں کے ساتھ دو رکعت "صلاۃ الاسرار" کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی قربت اور حضور غوث اعظم کی روح کو ہدیہ کے لیے پڑھے، اور اگر اس کے لیے نیا وضو کرے تو یہ نور ہوگا کیوں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک نابینا کو یہ فرمایا تھا، ورنہ نیا وضو ضروری نہیں۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۳۸}

نماز غوثیہ سے قبل صدقہ کرنا مستحسن، اور نماز غوثیہ کے بعد مخصوص تحمیدی کلمات :۔

امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ صلاۃ الاسرار پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیوں کہ یہ عمل کامیابی جلدی لاتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں کو خوب بند کرتا ہے، نیز اس نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بجالائے، چناں چہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

واحب الی ان یقدم صدقة فانها اسرع فی الانجاح واسد لابواب البلاء وقد امر اللہ تعالیٰ من یناجی رسوله ان یقدموا بین یدی نجوٰهم صدقة، فنجوی اللہ احق مع ان هٰذه الصلوٰة تشتمل علی نجوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ایضاً، والوجوب وان نسخ رحمة من اللہ تعالیٰ فلا مریة فی الاستحباب هذا یقرأ الاخلاص احدی عشرة مرة فهو احسن حتی اذا سلم حمد اللہ تعالیٰ واثنی علیه بما هو اهله، والافضل الصیغ الواردة عن النبی صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فانه لایقدر احد ان یحمد الاحد کحمد احمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ومن احسنها اللهم ربنا لك الحمد حمد اکثیرا طیبا مبارکا فیه کما تحب ربنا وترضی ملأ السمٰوٰت وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد، ومنها اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمد الا منتهی له دون مشیتك ولك الحمد حمداً دائماً لایرید قائله الارضاك ولك الحمد حمداً عند کل طرفة عین وتنفس کل نفس، ومنها اللهم لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك وعظیم سلطٰنك ومنها اللهم لك الحمد شکراً ولك المن فضلا، ومنها اللهم لك الحمد کما تقول وخیرا مما نقول الی غیر ذلك مما وردت به الاحادیث فلیجمعها اولیکتف ببعضها، ویعجبنی ان یختمها بقوله اللهم لااحصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك فانه من اجمع حمد واوسع ثناء علیه سبحنه وتعالیٰ ومن لم یحسن من ذلك شیأ فلیقل الحمد للہ ثلثا اولیقرء الفاتحة او اٰیة الکرسی بنیة الثناء فلایجدن ثناء افضل منها،

مجھے تو یہ پسند ہے کہ صلاۃ الاسرار پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیوں کہ یہ عمل کامیابی جلدی لاتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں کو خوب بند کرتا ہے، جب کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے مناجات کے لیے پہلے صدقہ دینے کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، تو اللہ تعالیٰ سے مناجات میں اور زیادہ بہتر ہے باوجودیکہ اس نماز میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے بھی مناجات موجود ہے، اگرچہ اس صدقہ کا وجوب منسوخ ہو چکا ہے جس میں اُمت کی آسانی ہے مگر استحباب کے طور پر جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس نماز میں فاتحہ کے بعد کوئی آسان سورت پڑھے بہتر ہے کہ سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو بہت اچھا ہے، نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بجالائے اور اس میں بہتر وہ الفاظ ہیں جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بطور حمد و ثنا پڑھے ہیں کیوں کہ حضور علیہ السلام سے بڑھ کر بہتر حمد اور اچھی ثنا کوئی نہیں کر سکتا، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بیان کردہ بہترین محامد میں ایک یہ ہے:

اے اللہ! ہمارے رب! تیرے لیے کثیر، طیب، مبارک حمد جیسے تجھے پسند ہے اور تو راضی ہے، زمینیں اور آسمان اور ہر وہ چیز بھر کر جس کو تو چاہے اور ان میں سے ایک اور یہ ہے:

اے اللہ! تیرے لیے دائمی حمد جیسا کہ تیرا دوام ہے اور تیری حمد جو باقی رہنے والی ہو تیری بقا کے ساتھ، تیری ایسی حمد جو تیری مشیت کے بغیر ختم نہ ہو اور ایسی دائمی حمد جس کو بیان کرنے والا صرف رضا کا طالب ہو، اور تیرے لیے ایسی حمد جو آنکھ کی ہر پلک اور ہر سانس کے وقت ہو، اور ایک اور یہ ہے: اے اللہ! تیرے لیے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم سلطنت کے شایان شایان حمد ہو، اور ایک یہ ہے: اے اللہ! شکر بجالانے کے لیے تیری حمد اور تیرا احسان وفضل ہے اور ایک یہ ہے اے اللہ تیرے لیے وہ حمد جو تو نے فرمائی اور وہ بہتر جو ہم کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر جو احادیث میں مروی ہیں سب کو یا بعض کو پڑھے۔ اور مجھے تو پسند ہے کہ آخر میں یہ حمد پڑھے: اے اللہ! میں تیری ثنا کو بجا نہیں لا سکتا جس طرح تو نے خود اپنی ثنائی فرمائی ہے کیوں کہ یہ حمد بہت جامع اور وسیع ہے۔ اور اگر کسی مذکورہ محامد میں سے کوئی حمد یاد نہ ہو تو تین بار الحمد للہ پڑھ لے یا سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی حمد و ثنا کی نیت سے پڑھے، ان سے بہتر ثنا نہ پاؤ گے۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۳۹}

نماز غوثیہ کے بعد درود وسلام کن الفاظ کے ساتھ پڑھا جائے:۔

امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ

نماز غوثیہ سے سلام پھیرنے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اس کی شان کے مطابق بجالانے کے بعد پھر آخر میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام گیارہ مرتبہ پڑھے کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی حکم ہے تاکہ دونوں کی فضیلت ہو جائے، چناں چہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

ثم یصلی ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احدی عشرۃ مرۃ اذلایستجاب دعاء الابالصلوٰۃ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامر بالسلام احرازاللفضلین واحترازا عن الخلاف فان من العلماء من کرہ الافراد ثم العبد یختار ھھنا الصلوٰۃ الغوثیۃ المرویۃ عن سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وھی اللھم صل علی (سیدنا ومولنا) محمد معدن الجود والکرم واٰلہ وسلم والعبد یقولھا ھکذا اللھم صل علی سیدنا ومولنا محمد معدن الجود والکرم واٰلہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریمۃ یااکرم الاکرمین وبارك وسلم ثم لیتوجہ بقلبہ الی المدینۃ الطیبۃ ولیقل احدی عشرۃ مرۃ یارسول اللہ یانبی اللہ اغثنی وامُددُنی فی قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات،

اور پھر آخر میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام گیارہ مرتبہ پڑھے کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی حکم ہے تاکہ دونوں کی فضیلت ہوجائے۔ اور بعض علمانے دونوں میں سے ایک پر اکتفا مکروہ قرار دیا ہے اس لیے دونوں کو ملاکر پڑھنے سے اس خلاف سے بچے گا۔ پھر مجھ بندہ کو یہاں درود غوثیہ جو آپ سے مروی ہے پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے:

اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جودوکرم کی کان پر رحمت نازل فرما اور آپ کی آل پر، اور سلامتی نازل فرما۔ جس کو یہ بندہ یوں پڑھتا ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جودوکرم کی کان پر اور آپ کی برگزیدہ آل اور کریم بیٹے اور برگزیدہ امت پر صلاۃ وسلام فرما، اے برگزیدوں کے برگزیدہ، اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف دلی توجہ کرکے گیارہ مرتبہ یوں پڑھے: یارسول اللہ یانبی اللہ! میری مدد کرو، اور اے حاجات پوری کرنے والے! میری حاجت کے پورا ہونے میں مدد فرماؤ۔

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۴۱}

حمد باری تعالیٰ اور درود و سلام کے بعد بغداد کی طرف گیارہ قدم چلے :۔

حمد باری تعالیٰ اور درود و سلام کے بعد بغداد کی طرف گیارہ قدم چلنے کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے، امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

ثم یخطوالیٰ جہت العراق احدی عشرۃ خطوۃ معتدلۃ معتادۃ فانہ المتبادر من الکلام لامایفعلہ بعض العوام من انھم لایرفعون قدما ولایخطون خطوۃ وانما یتقدمون کل مرۃ نحو ثلاث اصابع او اربع فلیس ھذا من الخطوۃ فی شیٔ وانما امرنا بالخطا فالعدول عنھا بدون ضرورۃ عین الخطانعم ان کان فی مضیق لایجد مساغا للخطوات المعھودۃ ولاالخروج الی مندوحۃ فلیأت بما استطاع

پھر عراق کی طرف قدم بڑھائے۔بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم عادت کے مطابق درمیانی قدم چلے کیوں کہ کلام سے یہی سمجھا جارہا ہے اور بعض عوام کی طرح نہ کرے کہ وہ قدم چلنے کی بجائے ہر مرتبہ صرف تین یا چار انگشت آگے بڑھتے ہیں حالاں کہ یہ قدم کا فاصلہ نہیں کہلاتا، جب کہ ہمیں گیارہ قدم کے بارے میں حکم ہے اس لیے بغیر ضرورت اور بلا عذر اس حکم سے عدول نہیں کرنا چاہیے اور یہ عدول غلط ہے۔ہاں اگر عذر ہو مثلاً جگہ تنگ ہو اور پورا قدم چلنے کی گنجائش نہ ہو اور کھلی جگہ نہ ملے تو پھر حسب گنجائش قدم کا فاصلہ بنائے۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۴۲}

دعا کرنے کے آداب، دعا ایک پرندہ ہے اور درود شریف اس کے پر:۔

عراق کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے یا چلتے ہوئے ہر قدم پر وجدانی کیفیت میں یا غوث الثقلین، یاکریم الطرفین، اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضِی الحاجات، پکارے (کریم الطرفین اس لیے کہ آپ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہیں) اور کہے میری حاجت براری میں میری مدد کروا ے حاجات کو پورا کرنے والے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ السلام اور ان کے صاحب زادے (غوث اعظم) کے وسیلے سے دعا کرنے اور آداب دعا بجالانے کی تلقین کرتے ہوئے امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں:

ویذکر فیھا اسمی ولایخشی المعاصی عندی فانی انا ضمینه وکفیل مھماته فی الدنیا والاُخرۃ، فینشط العبد ویتقدم علی اقدام الوجد قائلا علی کل خطوۃ یاغوث الثقلین ویاکریم الطرفین فانه رضی اللہ تعالیٰ عنه حسنی الاب حسینی الام اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات ثم لیدع اللہ سبحٰنه وتعالیٰ متوسلا الیه بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم بجاہ ابنه ھذا السید الکریم غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه، ولیراع اٰداب الدعاء المذکورۃ فی کلمات العلماء کالحصن الحصین وغیرہ ومن احسن من فضلھا وجمع شتاتھا مقدام المحققین امام المدققین العالم الربانی سیدی ووالدی قدس سرہ الزکی فی کتابه الشریف، احسن الوعالاٰداب الدعاء، وقد لخصھا تلخیصا حسنا فی باب الحج من کتابه، المستطاب جواھر البیان فی اسرار الارکان، ولیبدأ بیاارحم الراحمین ثلثا فان من قاله ناداہ ملك موکل به ان ارحم الراحمین قد اقبل علیك وبیابدیع السمٰوٰت والارض یاذالجلال والاکرام فانه اسم اللہ الاعظم علیٰ قول،

یہ چلتے ہوئے میرانام (غوث اعظم کا نام) ذکر کرے اور میرے پاس آکر اپنے گناہوں کی فکر نہ کرے کیوں کہ میں دنیاوآخرت میں اس کی مشکلات کا کفیل اور ضامن ہوں، تو بندہ یہ سن کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور ہر قدم پر وجدانی کیفیت میں یاغوث الثقلین، یاکریم الطرفین، پکارتا ہے (کریم الطرفین اس لیے کہ آپ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہیں) اور کہتا ہے میری حاجت براری میں میری مدد کروائے حاجات کو پورا کرنے والے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ السلام اور ان کے صاحب زادے (غوث اعظم) کے وسیلے سے دعا کرے۔

مذکورہ دعا میں ان آداب کا خیال رکھے جو علمائے کرام نے ذکر نے ذکر فرمائے جیسا کہ "حصن حصین" وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ مختلف دعاؤں کو جمع کرنے اور فضیلت بیان کرنے والوں میں میرے والد گرامی نے اپنی کتاب "احسن الوعاءلآداب الدعا" میں بہترین دعاؤں کو ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر ان کا خلاصہ محققین کے امام مدققین کے پیشوا، عالم ربانی، میرے آقا والد گرامی قدر قدس سرہ نے اپنی بہترین کتاب "جواہر البیان فی اسرار الارکان" کے باب الحج میں بیان فرمایا اور دعا کی ابتدا میں "یاارحم الراحمین" تین مرتبہ کہے، کیوں کہ جو شخص یہ کہتا ہے تو اس کو فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ بے شک ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے اور "یابدیع السمٰوٰت والارض یاذالجلال والاکرام" بھی ابتدا میں پڑھے کیوں کہ ایک قول کے مطابق یہ "اسم

اعظم“ ہے۔

وکذا تسبیح سیدنا ذی النون علی نبینا الکریم وعلیه الصلٰوۃ والتسلیم ولیختمه بآمین ثلثا فانه خاتم الدعاء ومباخص الله تعالیٰ به هذه الامة المرحومة وبالصلٰوۃ والسلام علیٰ خاتم النبیّین والحمدلله رب العٰلمین لیکون البدء وختم کلامها بالصلٰوۃ علی واهب الصلٰوۃ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فان الدعاء طائر والصلٰوۃ جناحه فبذلك یتم الجناحان ولان الصلٰوۃ علیه علیه الصلٰوۃ والسلام مقبولة لاشك فاذا استجیب الطرفان فالله تعالیٰ اکرم من ان یدع ماببینهما ولیکن الدعاء وترا فان الله وتر یحب الوتر ولیصل بعد کل مرة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانه لم یرشئ اجلب للاستجابة من الصلٰوۃ والسلام علی هذا النبی الکریم علیه وعلی اٰله افضل الصلٰوۃ والتسلیم ولیجتهد ان تخرج دمعة فانها علم الاجابة فان لم یبك فلیتباك فمن تشبّه بقوم فهو منهم ثم المختار عندی ان یبقی حین الدعاء ایضا کما هو مستقبل الجهة العراقیة فانها کما اسمعناك جهة الشفعاء الکرام ولا علیه ان لاینحرف الی القبلة۔

ایسے ہی حضرت سیدنا ذی النون علیہ السلام کی تسبیحات باری تعالیٰ کو ابتدا میں پڑھے اور دعا کے آخر میں تین مرتبہ آمین کہے کیوں کہ یہ دعا کی مہر ہے اور یہ خاص اس امت مرحومہ کو عطیہ ہے۔ اور دعا کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود و سلام اور ”الحمد للہ رب العٰلمین“ پڑھے تاکہ دعا کی ابتدا اور اس کا خاتمہ، نمازیں عطا کرنے والے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود شریف پر ہو جائے، یہ اس لیے کہ دعا ایک پرندہ ہے اور درود شریف اس کے پر ہیں، اور اس لیے بھی کہ درود شریف مقبول ہے، تو جب دعا کے ابتدا و انتہا میں درود ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ وہ درمیان میں دعا کو قبول نہ فرمائے، اور دعا میں وتر کا لحاظ ہونا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

اور ہر بار درود شریف پڑھے کیوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی چیز مقبولیت کو حاصل کرنے والی نہیں ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وآلہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

اور کوشش کرے کہ دعا میں آنسو نکلیں کیوں کہ یہ بھی قبولیت کی علامت ہے، اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت بنائے کیوں کہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ بھی انہی میں

شمار ہوتا ہے پھر مجھے یہ پسند ہے کہ دعاء کے وقت بھی عراق کی طرف متوجہ رہے کیوں کہ یہ جہت شفاعت والوں کی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، لہٰذا اس دعا میں قبلہ کی طرف متوجہ نہ رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۴۸۔۶۴۹}

دعا سے متعلق ابو جعفر منصور کا حضرت امام مالک سے سوال:۔

قد سأل ابوجعفر المنصور ثانی الخلفاء العباسية عالم المدينة مالك بن انس رضی الله تعالیٰ عنه یا ابا عبدالله استقبل القبلة و ادعوام استقبل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ولم تصرف وجهك عنه وهو وسیلتك ووسيلة ابيك آدم عليه السلام الی الله عزوجل یوم القیمة بل استقبله واستشفع به فیشفعك الله تعالیٰ اھ۔ فمن فعل ذلك موقنا بقبله غیر مستعجل من ربه یقول دعوت فلم یجب لی قضی الله تعالیٰ حاجته مالم یدع باثم او قطیعة رحم۔

ابو جعفر منصور خلیفہ ثانی خاندانِ عباسیہ نے ایک دفعہ حضرت امام مالک عالم مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ میں قبلہ رو ہو کر دعا کروں یا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف متوجہ رہوں، تو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنا چہرہ نہ پھیر، کیوں کہ وہ تیرا اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں وسیلہ ہیں بلکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر ان کو شفیع بنا اللہ تیرے لیے ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، جو شخص دلی یقین سے یہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا، بشرطیکہ عجلت سے کام لیتے ہوئے مایوسی کا اظہار نہ کرے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ یہ دعا قبول ہوگی جب کہ اس میں گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ ہو۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۳۹}

اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا:۔

مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں لکھتے ہیں:

یکے از مشائخ گوید کہ من و شیخ علی ہیتی در مدرسہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودیم کہ

یکے از اکابر بغداد پیش آمد و گفت یاسیدی قال جدک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من دعی فلیجب وھاانا ادعوک الی منزلی گفت اگر مرا اذن کنند بیایم زمانے سرور پیش انداخت پس گفت مے آیم وبراستر سوار شد شیخ علی ہیتی رکاب راست وی گرفت و من رکاب چپ تا بسرائے آں شخص رسیدیم ہمہ مشائخ بغداد و علماو اعیان آنجا بودند سماطے بر کشیدند بروی انواع نعمتہا و سلّہ بزرگ سرپوشیدہ دوکس برداشتہ پیش آوردند ودرآخر سماط نہادند بعدازاں آں شخص کہ صاحب دعوت بود گفت الصّلاو شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر در پیش افگندہ بود ہیچ نخورد واذن نیز ندادد ہیچکس ہم نخور واھل المجلس کانّ علی روٴسھم الطیر ھیبتہ۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں اور شیخ علی ہیتی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسے میں تھے کہ اتنے میں بغداد کے ایک بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے عرض کی اے آقا (غوث اعظم) آپ کے جدّامجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعوت دے اس کی دعوت قبول کی جائے، لو میں آپ کو اپنے گھر کے لیے دعوت دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا، یہ فرما کر آپ نے کچھ دیر سر مبارک کو جھکایا پھر فرمایا میں آرہا ہوں آپ گھوڑے پر سوار ہوئے شیخ علی ہیتی نے دایاں رکاب اور میں نے بایاں رکاب پکڑا، حتیٰ کہ ہم سب اس شیخ کے گھر پہنچے تو وہاں پر بغداد کے مشائخ اور علما اور خاص لوگ موجود تھے دسترخوان بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کی نعمتیں موجود تھیں اور ایک بھاری بوجھل تابوت کو دس آدمی اٹھائے ہوئے لائے جو اُوپر سے ڈھانپا ہوا تھا وہ دسترخوان کے قریب ایک طرف رکھ دیا گیا، اس کے بعد صاحب خانہ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا تو حضرت غوث اعظم نے سر مبارک جھکایا نہ خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی ہمیں کھانے کی اجازت دی، اور کسی نے بھی نہ کھایا جب کہ تمام اہل مجلس ایسے خاموش سر جھکائے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

(نفحات الانس حالات شیخ ابو عمرو صریفینی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ انتشارات کتاب فروشی ایران ص ۵۲۰)

یعنی اہل مجلس کہ تمام اولیا و علما و عمائد بغداد تھے ہیبت سرکار قادریت کے سبب ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں، مقصود اسی قدر تھا مگر ایسی جاں فزا بات کا ناتمام رہا دل کو نہیں بھاتا لہٰذا تفریح قلوب سنت و غیظ صدور بدعت کے لیے تتمہ روایت نقل کروں، فرماتے ہیں:

شیخ رضی اللہ تعالیٰ بمن وشیخ علی ہیتی اشارتی کرد کہ آں سلّہ راپیش آرید برخاستیم وآں راپیش برداشتیم وبس گراں بوددرپیش شیخ نہادیم فرمود تاسرآنرا بکشادیم دیدیم کہ فرزند آں شخصے بودنابینائے مادرزاد برجائے ماندہ ومجذوم ومفلوج گشتہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وی راگفت قم باذن اللہ معافی، آں کودک برخاست دواں وبیناوبران ہیچ آفتے نے فریاد از حاضراں برخاست شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درانبوہ مردم بیروں آمد وہیچ نخورد پیش شیخ ابوسعید قیلوی رفتم وآں قصہ باوے بگفتم گفت شیخ عبدالقادر یبرئ الاکمہ والابرص ویحیی الموتی باذن اللہ عزوجل ست انتہی۔

حضرت نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ فرمایا کہ اس تابوت کو میرے سامنے لاؤ، وہ بھاری تابوت ہم نے اٹھاکر آپ کے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا اس پر سے کپڑا ہٹاؤ، جب ہم نے دیکھا وہ اس شخص کا لڑکا تھا جو مادر زاد نابینا اور مفلوج تھا تو حضرت نے اس لڑکے کو حکماً فرمایا قم باذن اللہ معافی (اللہ کے حکم سے کھڑے ہوجاؤ عافیت والے ہوکر) وہ لڑکا فوراً تندرست حالت میں کھڑا ہوگیا جیساکہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ اس کے بعد حضرت حاضرین میں سے اُٹھ کر پوری جماعت کے ساتھ باہر تشریف لے گئے اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد میں شیخ ابوسعید قیلوی کے پاس گیا اور ان کو میں نے یہ تمام قصہ سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ اللہ کے اذن سے کرتے ہیں ؎

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آں کنی
مردہ را جانے دہی و درد را درماں کنی

اے قدرت والے تجھے قدرت ہے جو چاہے تو کرے، مردہ کو جان دیتا ہے اور درد کو آرام دیتا ہے

نفحات الانس حالات ابوعمروصریفینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ انتشارات کتاب فروشی ایران ص ۵۲۰)

{فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۷ صفحہ ۵۹۹۔۵۹۷}

فقیرمی گویم ماناکہ آں جاچیزے نخوردن بہر توفیر ثواب ایں کار عجاب بود، چناں کہ در حدیث آمدہ کہ ہرکہ مریضے راعیادت کندونزد او چیزے خورد ہمون چیزاجروجزاے عیادتش باشد۔

الدیلمی عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عاد احدکم مریضا فلا یأکل عندہ شیئا فانہ حظہ من عیادتہ۔

ونیز ایں فعل سیدما ہدایت می کند کہ اجابت دعوت کہ امر آں وارد ست بمعنی حضور ست، نہ بمعنی اکل، یعنی رفتن ضرور اگر عذرے نباشد۔ و ناخوردن مباح اگر دل نخراشد۔ و بھذا صح الحدیث کما، عند مسلم و صرح الفقہ، کما فی الخلاصۃ۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۸۶/۸۷)

ترجمہ: فقیر کہتا ہے: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کچھ تناول نہ فرمانا اس لیے تھا کہ اس حیرت انگیز کام کا پورا ثواب محفوظ رہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ

"جو کسی بیمار کی عیادت کرے اور وہاں کچھ کھائے تو یہی چیز اس کی عیادت کا اجر و صلہ ہوگی"

دیلمی کی روایت حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں، سرکار فرماتے ہیں:

"اذا عاد احدکم مریضا فلا یأکل عندہ شیئا فانہ حظہ من عیادتہ"

تم میں سے کوئی شخص جب کسی بیمار کی عیادت کرے تو اس کے یہاں کچھ نہ کھائے کہ یہ کھانا اس کی عیادت کا بدلہ اور حصہ ہو جائے گا۔

سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مذکورہ عمل سے ہمیں یہ ہدایت بھی ملتی ہے کہ اجابت دعوت جس کے متعلق امر وارد ہے وہ بمعنی حاضری ہے بمعنی خوردن نہیں۔ یعنی جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی عذر نہ ہو۔ اور نہ کھانا مباح ہے اگر دل شکنی نہ ہو۔ اس بارے میں حدیث صحیح وارد ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور فقہ کی بھی صراحت ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۶۴)

تمام مریدین پر میرا ہاتھ ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان سایہ فگن ہے:۔

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالیشان جسے امام شنطوفی نے بہجۃ الاسرار میں شیخ امام ابوالحسن علی قرشی سے تخریج فرمائی ہے:

اخرج الامام الشنطوفی روح اللہ تعالیٰ روحہ فی بھجۃ الاسرار عن الشیخ القدوۃ ابی الحسن علی القرشی قال قال سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعطیت سجّلا مد البصر فیہ اسماء اصحابی و مریدی الی یوم القیٰمۃ وقیل لی قد وھبوا لک وسألت مالکا

خازن النار هل عندك من اصحابي احدا فقال لا وعزة ربي وجلاله ان يدي على مريدي كالسماء على الارض ان لم يكن مريدي جيدا فانا جيد وعزة ربي وجلاله لا برحت قدماي من بين يدي ربي حتى ينطلق بي وبكم الى الجنة اھ۔ والحمد للّٰه رب العٰلمين الكريم عميم والرجاء عظيم۔

امام شنطوفی نے بہجۃ الاسرار میں شیخ امام ابوالحسن علی قرشی سے تخریج فرمائی ہے کہ میرے آقا حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدِّبصر تک دراز ایک دفتر مجھے عطا کیا گیا جس میں میرے ساتھیوں اور مریدین کے نام ہیں جو قیامت تک میرے سلسلے میں داخل ہوں گے مجھے کہا گیا یہ آپ کی ملکیت ہے، اور میں نے جہنم کے خازن فرشتے سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو اس نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم کہ تمام مریدین پر میرا ہاتھ ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان سایہ فگن ہے۔ اور فرمایا:

اگر میرا مرید خوب نہیں تو میں خوب تر ہوں، اور رب ذوالجلال کی عزت کی قسم میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے دربار سے حرکت نہ کروں گا جب تک مجھے اور تم سب کو جنت کا پیغام نہ مل جائے گا، الحمد للّٰه رب العٰلمین الکریم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۰)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۴۵۔۶۴۶}

القابات غوث اعظم رضی اللہ عنہ:۔

حضور پرنور محی الملۃ، مقیم السنۃ، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وارث الانبیاء، ولی اللہ، منبع الارشاد، مرجع الافراد، امام الائمہ، مالک الازمہ، کاشف الغمہ، ملجا الامہ، قطب الاعلم، غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل حرزنا فی الدارین رضاہ،

(اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو دونوں جہان میں ہماری جان کا موتی بنائے۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۱۹}

الفرد الفرید، الغوث المجید، الغیث المجید، واھب النعم، سالب النقم، کاسب العدم، صاحب القدم جود الجود وکرم الکرم، ملاذ العرب ومعاذ العجم، مناح العطایا، مناع الرزایا، القطب الربانی، الغوث الصمدانی، سیدنا ومولٰنا ابی محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ،

وجعل حرزنا فی الدارین، آمین آمین، یاارحم الراحمین،

ایسی یکتا، منفرد، غوث بزرگی والے، برکت دینے والی بارش، انعامات دینے والے، محروموں کو بنانے والے، تسلط والے، سخیوں کے سخی، کریموں کے کریم، عرب وعجم کی جائے پناہ، عطیات دینے اور مصیبتوں کو دفع کرنے والے، قطب ربانی، خدائی مدد، ہمارے آقا و مولی ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی پر رضی اللہ عنہم اور جس کو وہ راضی کرے، اور اس کو دونوں جہانوں میں ہمارے لیے محفوظ خزانہ بنائے۔ آمین آمین، یاارحم الراحمین،

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۶۳۴}

سید الاولیاء وامام الاصفیا وقطب الاقطاب وتاج الاوتاد ومرجع الابدال ومفزع الافراد اور باعتراف اکابر علما امام شریعت وسردار امت ومحی دین وملت ونظام طریقت وبحر حقیقت وعین ہدایت ودریاے کرامت، سید الاسیاد واہب المراد سیدنا ومولنا وملاذنا وماوٰنا وغوثنا وغیثنا حضرت قطب عالم وغوث اعظم سید ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الاکرام وعلیٰ آلہ وعلیہ وبارک وسلم،

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۱}

کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم وشریف ومشہور ہے:۔

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں:

یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم وشریف ومشہور ہے اور اس کے مصنف علماے قراءت سے عالم معروف ومشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور ومسطور، پھر ذہبی وابن الجزری کے وہ اقوال نقل فرمائے اور رسالہ مذکورہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اسی نماز مبارک کے بارے میں مرقوم:

اقوی دلائل واوضح مسائل درین باب کتاب عزیز بہجۃ الاسرار معدن الانوار کہ معتبر ومقرر ومشہور ومذکور ست ومصنف ایں کتاب از مشاہیر مشائخ وعلماست میانِ وے وحضرت شیخ یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوواسطہ است ومقدم است برامام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلہ شریفہ ومحبان جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ملتقطا)

اس باب میں اقویٰ دلیل ”بہجۃ الاسرار“ معدن الانوار ہے جو کہ معتبر اور مشہور ہے، اس کتاب کے مصنف اور حضرت شیخ یعنی غوث اعظم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں اور یہ امام یافعی سے مقدم ہیں کہ جب کہ امام یافعی خود سلسلہ قادریہ سے متعلق ہیں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت رکھتے ہیں،

(رسالہ متعلق بصلاۃ الاسرار لعبد الحق المحدث الدہلوی)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۷ صفحہ ۵۷۵}

جنازہ کے ساتھ ذکر بالجہر میں حرج نہیں:۔

سوال:۔ جنازہ کے ہمراہ بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا وظیفہ غوثیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھتے چلنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جنازہ کے ساتھ ذکر بالجہر میں حرج نہیں۔ کما حققہ السید عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی فی الحدیقۃ الندیۃ

جیسا کہ سید عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۹ صفحہ ۱۵۸}

ایصال ثواب کن الفاظ کے ساتھ ہو؟

سوال:۔ زید کو گیارہویں شریف کس طریقے سے کرنی چاہیے؟ آیا اس کو دل میں یہ نیت یا خیال کرنا چاہیے یا سمجھنا چاہیے کہ یہ کھانا اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہوں، اور جو کچھ ثواب ملے وہ ثواب گیارہویں والے میاں صاحب کو پہنچے، یا اس خیال اور نیت سے کرے کہ یہ کھانا میں گیارہویں شریف والے میاں صاحب کو کرتا ہوں وہ مجھ سے خوش اور راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے یا مجھ کو اس کا بدلہ دیں گے، اس طریقہ سے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب:۔ یہ دو طریقے نہیں بلکہ ایک ہی طریقہ ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ہونے کے یہ معنی نہیں کہ خود یہ کھانا حضور کے واسطے ہے، بلکہ قطعاً ثواب ہی مراد

اور ان کی رضا جوئی اور ان سے حسن جزا اور نیک دعا کی طلب، ان میں سے کوئی بات شرعا ممنوع نہیں۔

{ فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۹ صفحہ ۶۰۱}

نذر و نیاز غوث اعظم کی عظمت واہمیت :۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سوال کے جواب میں طعام فاتحہ کے قسموں کو بیان کرتے ہوئے، جواب کے اخیر میں نذر و نیاز غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت واہمیت کو اپنے مخصوص انداز میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

طعام تین قسم ہے: ایک وہ کہ عوام ایام موت میں بطور دعوت کرتے ہیں، یہ ناجائز و ممنوع ہے۔ لان الدعوۃ انما شرعت فی السرور لافی الشرور کمافی فتح القدیر وغیرہ من کتب الصدور۔ اس لیے کہ دعوت شریعت نے خوشی میں رکھی ہے، غمی میں نہیں، جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ کتب اکابر میں ہے۔ اغنیا کو اس کا کھانا، جائز نہیں۔

دوسرے وہ طعام کہ اپنے اموات کو ایصال ثواب کے لیے بہ نیت تصدق کیا جاتا ہے، فقرا اس کے لیے احق ہیں، اغنیا کو نہ چاہیے۔

تیسرے وہ طعام کہ نذور ارواح طیبہ حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا کیا جاتا ہے اور فقرا و اغنیا سب کو بطور تبرک دیا جاتا ہے، یہ سب کو بلا تکلف روا ہے اور وہ ضرور باعث برکت ہے، برکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے، اس میں برکت آجاتی ہے، مسلمان اس کھانے کی تعظیم کرتے ہیں اور وہ اس میں مصیب ہیں، ائمہ دین نے بسند صحیح روایت فرمایا کہ ایک مجلس سماع صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نذر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بدرہ زر رکھا ہوا تھا، حالت وجد میں ایک صاحب کا پاؤں اس سے لگ گیا، فوراً رب العزت جل وعلا نے ان کا حال ولایت سلب فرمالیا، نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۹، ص ۶۱۴}

گیارہویں شریف کے منکر وہابی یا رافضی ہیں ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے:۔

سوال:۔ کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص گیارہویں شریف کو منع کرے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟اور گیارہویں شریف کا کرنا سنت ہے یا مستحب ؟ اگر سنت ہے تو زائد ہے یا مؤکد؟اور سنت سے کون سی سنت مراد ہوگا؟آیا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا سنتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین؟ اور جیسے گیارہویں شریف کو ہم لوگ گیارہ تاریخ میں ضروری سمجھتے ہیں، یہ سمجھنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اگر گیارہ تاریخ کے بجائے بارہ یا تیرہ کو کرے تو ہوگی یا نہیں ؟اور ایسے ہی تیجے کو یا چہلم کو ایک دن یا دو دن آگے پیچھے کریں تو کرسکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر نہیں تو جیسے ہم لوگ کرتے ہیں کہ تیسری کو تیجا اور گیارہ تاریخ کو گیارہویں اور چہلم کو چہلم کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟ اور بتاسے اور ریوڑی وغیرہ سامنے لانے کی ضرورت ہے یا نہیں ؟اور بجز لانے کے نیاز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟اور چند سورہ جو مروجہ ہیں ان کے علاوہ اور کوئی سورہ شریف پڑھ کر فاتحہ ونیاز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

بیّنوا بالدلیل توجروا عند الجلیل باجر جزیل۔

الجواب:۔ یہاں گیارہویں شریف کو منع کرنے والے نہیں مگر وہابی یا رافضی، اور دونوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ گیارہویں شریف اپنے مرتبہ فردیت میں مستحب ہے، اور مرتبہ اطلاق میں کہ ایصال ثواب سنت ہے، اور سنت سے مراد سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور یہ سنت قولیہ مستحبہ ہے۔ یہ ''ہم لوگ'' کہنا اپنی تہ میں وہابیت کا فریب رکھتا ہے، سنیوں میں کوئی اسے خاص گیارہویں تاریخ ہونا شرعاً واجب نہیں جانتا، اور جو جانے محض غلطی پر ہے۔ ایصال ثواب ہر دن ممکن ہے اور کسی خصوصیت کے سبب ایک تاریخ کا التزام جب کہ ایسے شرعاً واجب نہ جانے مضائقہ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر پیر کو نفلی روزہ رکھتے کیا اتوار یا منگل کو رکھتے تو نہ ہوتا، یا اس سے یہ سمجھا گیا کہ معاذ اللہ حضور نے پیر کا روزہ واجب سمجھا؟ یہی حال تیجے اور چہلم کا ہے۔ روٹی کھاتے وقت روٹی کو سامنے لانے کی ضرورت نہیں، پیٹھ کے پیچھے بھی

رکھ کر کھا سکتے ہیں اور سر پر رکھ کر بھی توڑ سکتے ہیں مگر وہابیہ بھی التزاماً سامنے ہی رکھ کر کھاتے ہیں کیا شرعاً فرض واجب ہے؟ وہابیہ کے نزدیک جو واجب نہ ہو اس کے التزام سے شیطان کا حصہ آجاتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ وہابیہ شیطان کا حصہ کھاتے ہیں، ایصال ثواب میں کوئی سورہ شرعاً معیّن نہیں، اور بلا اعتقاد وجوب معین کرنے میں حرج نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۹ صفحہ ۲۰۵}

یا شیخ عبد القادر کہنا ناجائز نہیں:۔

اس تعلق سے سیدی جمال مکی قدس سرہ کے فتاوی میں ہے:

سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبد القادر مثلاً ھل ھو جائز شرعاً ام لا فاجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء ونداؤھم والتوسل بھم امر مشروع ومرغوب لاینکرہ الا مکابر او معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام، و سئل شیخ الاسلام الشھاب الرملی الانصاری الشافعی عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلاں ونحو ذلک من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین فاجاب بما نصہ الاستغاثہ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء الصالحین جائزۃ بعد موتھم۔ الخ اھ ملخصا

مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو سختیوں کے وقت کہتا ہے یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں اولیا سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امر مشروع و شئ مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم دشمن انصاف، اور بے شک وہ برکت اولیاے کرام سے محروم ہے۔ شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری شافعی سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت مثلاً یا شیخ فلاں کہہ کر پکارتے ہیں اور انبیا و اولیا سے فریاد کرتے ہیں اس کا شرع میں کیا حکم ہے؟ امام ممدوح نے فتویٰ دیا کہ انبیا و مرسلین و اولیا، علما صالحین سے ان کے وصال شریف کے بعد بھی استعانت و استمداد جائز ہے۔ (فتاوی جمال بن عمر مکی)

علامہ خیر الدین رملی حنفی استاذ صاحب در مختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فتاویٰ خیریہ میں فرماتے

ہیں:

قولهم یا شیخ عبد القادر نداء فما الموجب لحرمته۔ اھ ملخصا۔

لوگوں کا کہنا یا شیخ عبد القادر یہ ایک نداء ہے پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔

(فتاویٰ خیریہ کتاب الکراھیۃ والاستحسان دار المعرفۃ بیروت ۲/۱۸۲)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۹ صفحہ ۱۹۷}

سب اولیا کو مناصب حضور غوث اعظم عطا فرماتے ہیں:۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اپنی کتاب سیف المسلول میں تحریر فرماتے ہیں:

فیوض وبرکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الٰہی براولیاء اللہ نازل می شود اول بریک شخص نازل می شود وازاں شخص قسمت شدہ بہریک ازاولیاے عصر موافق مرتبہ وبحسب استعداد می رسد، وبہ ہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط اوفیضی نمی رسد وکسے از مردانِ خدا بے وسیلہ اور درجہ ولایت نمی یابد اقطاب جزئی و اوتاد وابدال و نجباء ونقباء وجمیع اقسام ازاولیائے خدا بوے محتاج می باشند صاحب ایں منصب عالی راامام و قطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند وایں منصب عالی از وقت ظہور آدم علیہ السلام بروحِ پاک علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مقرر بود۔

کارخانہ ولایت کے فیوض وبرکات جو خدا کی بارگاہ سے اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہیں پہلے ایک شخص پر اترتے ہیں اور اس شخص سے تقسیم ہوکر اولیائے وقت میں سے ہر ایک کو اس کے مرتبہ واستعداد کے مطابق پہنچتے ہیں اور کسی ولی کو بھی اس کی وساطت کے بغیر کوئی فیض نہیں پہنچتا۔ اور اہل اللہ میں سے کوئی بھی اس کے وسیلہ کے بغیر درجہ ولایت نہیں پاتا۔ جزئی اقطاب اوتاد، ابدال، نجبا، نقبا اور تمام اقسام کے اولیاء اللہ اس کے محتاج ہوتے ہیں، اس منصب بلند والے کو امام اور قطب الارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ منصب عالی ظہور آدم علیہ السلام کے زمانے سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی روح پاک کے لیے مقرر تھا۔

(سیف المسلول مترجم اردو خاتمہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷ تا ۵۲۹)

پھر ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بترتیب اس منصب عظیم کا عطا ہونا لکھ کر کہتے ہیں:

بعد وفات عسکری رضی اللہ عنہ تاوقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین

عبد القادر الجیلی ایں منصب بروح حسن عسکری رضی اللہ عنہ متعلق بود۔

حضرت عسکری کی وفات کے بعد سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی کے زمانہ ظہور تک یہ منصب حضرت حسن عسکری کی روح سے متعلق رہے گا۔"

(سیف المسلول مترجم اردو خاتمہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷ تا ۵۲۹)

پھر کہا:

چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد ایں منصب مبارک بوے متعلق شد و تا ظہور محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد۔

جب حضرت غوث الثقلین پیدا ہوئے یہ منصب مبارک ان سے متعلق ہوا اور امام محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا۔"

(سیف المسلول مترجم اردو خاتمہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷ تا ۵۲۹)

پھر کہا:

چوں امام محمد مہدی ظاہر شود ایں منصب عالی تا انقراض زمان بوے مفوض باشد۔ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے یہ منصب بلند اختتام زمانہ تک ان کے سپرد رہے گا۔"

(سیف المسلول مترجم اردو خاتمہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷ تا ۵۲۹)

اخیر میں کہا :

استنباط ایں مدعا از کتاب اللہ و از حدیث می توانیم کرد۔ اھ ملخصا۔

ہم اس مدعا کا استنباط کتاب اللہ اور حدیث پاک سے کر سکتے ہیں اھ ملخصًا۔"

(سیف المسلول مترجم اردو خاتمہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷ تا ۵۲۹)

اصل ان سب اقوال ثلاثہ کی جناب شیخ مجدد الف ثانی سے ہے، جیسا کہ جلد سوم مکتوب نمبر ۱۲۳ صفحہ ۱۲۳ میں مفصلاً مذکور، ان کے کلام میں اس قدر امر اور زائد ہے کہ:

بعد از ایشاں (یعنی حضرت مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ) بہر یکے از ائمہ اثنا عشر علے الترتیب والتفصیل قرار گرفت ودر اعصار ایں بزرگواران و ہمچنیں بعد از ارتحال ایشاں ہر کس را فیض وہدایت می رسد بتوسط ایں بزرگوار ان بودہ ملاذ ملجاے ہمہ ایشاں بودہ اند تا آں کہ نوبت

بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ۔ الخ اھ ملخصًا

حضرت مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے لیے ترتیب وتفصیل کے ساتھ قرار پذیر ہوا۔ ان بزگوں کے زمانے میں اسی طرح ان کی رحلت کے بعد جسے بھی فیض وہدایت پہنچتی انہی بزرگوں کے توسط سے تھی اور سب کا ملجا یہی حضرات تھے یہاں تک کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ، تک نوبت پہنچی الخ۔"

(سیف المسلول مترجم اردو فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۶۹)

اور انھوں نے جلد ثانی میں خود اپنے لیے بھی اس منصب کا حصول مانا اور اس اعتراض سے کہ پھر اس دورے میں منصب مذکور کا حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختصاص کب رہا۔ جلد ثالث میں یوں جواب دیا کہ:

مجدد الف ثانی دریں مقام نائب مناب حضرت شیخ است وبنیابت حضرت شیخ ایں معاملہ باومربوط است چنانکہ گفتہ اند نور القمر مستفاد من نور الشمس فلا محذور۔

مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کا قائم مقام ہے اور حضرت شیخ کی نیابت سے یہ معاملہ اس سے وابستہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے۔ ماہتاب کا نور آفتاب کے نور سے مستفاد ہے۔ تو کوئی اعتراض نہ رہا۔"

(مکتوبات امام ربانی مکتوب ووصد وبست وسوم مطبع نولکشور لکھنؤ ۳/۴۸۔۳۴۷)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن ف جلد ۹ صفحہ ۸۱۱۔۸۱۲}

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار اقدس سے مثل احیا تصرف فرماتے ہیں:۔

مذکورہ عنوان سے متعلق شاہ ولی اللہ ہمعات میں لکھتے ہیں:

در اولیاے امت واصحاب طریق اقوی کسیکہ بعدہ تمام راہِ جذب باکد وجوہ باصل ایں نسبت میل کردہ ودر آں جا بوجہ اتم قدم زدہ است حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی اند ولھذا گفتہ اند کہ ایشاں در قبور خود مثل احیا تصرف مے کنند۔

اولیاے امت واصحاب طریقت میں سب سے زیادہ قوی شخصیت۔ جس کے بعد تمام راہ عشق مؤکد ترین طور پر اسی نسبت کی اصل کی طرف مائل اور کامل ترین طور پر اسی مقام پر قائم

ہو چکی ہے، حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہیں، اسی لیے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ اپنی قبروں میں رہ کر زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں۔

(ہمعات ہمعہ ۱۱ اکادیمی شاہ ولی اللہ حیدر آباد ص ۶۱)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۹ صفحہ ۸۰۶}

کوئی نفل قبول نہیں، جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے:۔

حضور پُر نور سیّدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملّۃ والدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں:

"اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں:

"ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچّہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہو گیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچّہ والی۔ یعنی جب پُورے دنوں پر اگر اسقاط ہو تو محنت تو پُوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی، اب نہ حمل نہ بچّہ، نہ اُمید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچّہ والی کو ہوتی۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہُوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واهین۔
یعنی فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہو گا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔"

(فتوح الغیب مع شرح عبد الحق الدہلوی المقالۃ الثامنۃ والاربعون منشی نولکشور لکھنؤ ص ۲۷۳)

یُوں ہی شیخِ محقق مولانا عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہ، نے اس کی شرح میں فرمایا کہ

ترک آنچہ لازم وضروری ست واہتمام بآنچہ نہ ضروری است از فائدہ عقل وخرد دوراست چہ دفع ضرر اہم ست برعاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دریں صورت منتفی است۔

لازم اور ضروری چیز کا ترک اور جو ضروری نہیں اس کا اہتمام عقل و خرد میں فائدہ سے دُور ہے کیوں کہ عاقل کے ہاں حصولِ نفع سے دفعِ ضرر اہم ہے بلکہ اس صورت میں نفع منتفی ہے۔

(فتوح الغیب مع شرح عبدالحق الدہلوی المقالۃ الثامنۃ والاربعون منشی نولکشور لکھنؤ ص ۲۷۳)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۹}

فتاوی رضویہ شریف میں مذکورہ بالا عنوان سے متعلق دوسری جگہ یوں ہے۔

”حضور پرنور سیدنا غوث الثقلین پیر دستگیر محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مبارک کتاب فتوح الغیب شریف کے ترتیب عبادات کے مقالہ میں فرماتے ہیں اور ایسے جاہل پر جو سنت و نفل کی وجہ سے فرائض ترک کردیتا ہے قیامت کبریٰ برپا فرماتے ہیں:

فقیر (اللہ تعالیٰ اسے بخش دے) اس مبارک گفتگو سے کچھ حصہ مع ترجمہ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتا ہے تاکہ جاہل لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

”مومن کو چاہیے کہ وہ پہلے فرائض بجالائے“

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پہلے ان عبادات کو بجالائے، جو اللہ تعالی نے ان پر فرض وواجب کی ہیں جن کے ترک سے وہ گنہگار اور قابل گرفت بن جاتے ہیں ”جب ان فرائض سے فراغت ہوجائے تو پھر سنن میں مشغول ہو“ جب مسلمان ان فرائض سے فارغ ہوجائے تو پھر ان سنن میں مشغول ہو جو فرائض کے ہمراہ معین مؤکد ہیں جن کا ترک اساءت اور عتاب کا سبب ہے ”پھر نوافل وفضائل میں مشغول ہو“ پھر ان نفلی عبادات میں مشغول ہو جو ان فرائض وسنن سے زائد ہیں اور فضیلت رکھتے ہیں، ان کا بجالانا ثواب، لیکن ان کا ترک گناہ نہیں“ جب تک فرائض سے فراغت نہ ہو سنن میں مشغول ہونا

بیوقوفی اور رعونت ہے۔ تو جب تک فرائض مکمل نہ ہوجائیں سنتوں میں مشغول ہونا جہالت اور

بے عقلی ہے کیوں کہ ایسی چیز کا ترک کرنا جولازم وضروری تھی اور ایسی چیز کا اہتمام جو ضروری نہیں تھی عقل و خرد کے قاعدے سے دور ہے کیوں کہ عاقل کے لیے منافع کے حصول سے ضرر کا دور کرنا اہم وواجب ہوتا ہے، بلکہ حقیقتاً اس صورت میں نفع ہے ہی نہیں۔ اسی پر قیاس نوافل ادا کرنا اور فرائض ترک کردینا بھی نامقبول و باطل ہے جیسا کہ فرمایا:

”پس اگر سنن و نوافل میں فرائض سے پہلے مشغول ہوگیا" یعنی اگر فرض کی ادائیگی سے پہلے ہی سنن ونوافل میں مصروف ہوگیا تو وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ ذلت ورسوائی ہوگی۔“

علما فرماتے ہیں کہ نوافل کا بجالانا اور فرائض کو ترک کردینا ایسے ہی جیسے کوئی اپنے قرض خواہ کو ہدیہ دے دے مگر اس کا قرض ادا نہ کرے تو یہ ہدیہ ہرگز مقبول نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا کہ جس کے نزدیک نوافل فرائض کی نسبت اہم ہوں وہ دھوکا وفریب زدہ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ۲ چیزیں لوگوں کو ہلاک کردینے والی ہیں نفلی عبادات میں مشغول ہوکر فرائض کو ضائع کردینا اور قلب کی موافقت کے بغیر ظاہری اعضا کا عمل کرنا، فمثله كمثل رجل يدعوه الملك الى خدمته، پس حال وقصہ غریب آں کسے کہ ترک مے کند فرائض را باتیان سنن ونوافل ہمچو حال مردے ست کہ مے خواند اورا بادشاہ بخدمت خود، کنایت ست از اتیان فرائض کہ پروردگار تعالیٰ کہ حامل وبا دشاہ علی الاطلاق ست بداں خواندہ وامر کردہ است فلایأتی الیہ پس نمی آید آں مرد بسوئے بادشاہ ویقف بخدمۃ الامیر الذی ھو غلام الملک وخادمہ می ایستد در چاکری یکے از امرائے بادشاہ کہ غلام بادشاہ وچاکر اوست وتحت یدہ وولایتہ وزیر دست قدرت وتصرف اوست ایں مثال اتیان سنن ونوافل ست کہ بر طریقہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بندہ وامیر وزیر خاص درگاہ اوست وباستحسان واستحباب علما کہ بندگان وغلامان اویند عمل کردن ست اگرچہ ہمہ بحکم حضرت پروردگار تعالیٰ وتشریع اوست، ولیکن فرائض را بہ جہت الزام وایجاب نسبت بجناب ایزدی کنند وسنن و نوافل را کہ نہ دراں مرتبہ اند بخدمت رسول واصحاب واتباع او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین عن علی بن ابی طالب روایت ست، از امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال قال رسول اللہ گفت گفت پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مثل مصلی النوافل بدرستیکہ قصہ وحال گزارندہ نفلہا وعلیہ فریضۃ وحال آنکہ برذمہ او فرضی ست کہ نہ گزاردہ است آں را کمثل حبلی حملت ہمچو قصہ وحال زنے باردار ست کہ تمام شدہ است مدت حمل او فلمادنی نفاسھا اسقطت پس ہرگاہ

نزدیک شد وقت زائیدن وے افگند بچہ رانا تمام از شکم ووجہ تشبیہ رنج دیدن و مشقت کشیدن ست بے فائدہ زیراکہ چوں قبول نیفتاد نوافل بجہت عدم ادائے فرائض حاصل شد مرآں مصلے را رنج و مشقت بے فائدہ چنانچہ حاصل شد آں زن حاملہ راکہ مدت مدید گزشت و مشقت کشید و فائدہ کہ حصول ولدست برآں مراتب نہ گشت فلاھی ذات حمل پس آں زن نہ خداوند حمل ست باعتبار انتفاے مقصود کہ ولدست ولاھی ذات ولاد نہ خداوند ولاد ست بجہت اسقاط حمل و کذلك المصلی لا یقبل اللہ لہ نافلۃ حتی یؤدی الفریضۃ، وہمچنیں مصلی مذکور درنمی پذیرد خداے تعالیٰ مراد رانماز نفل راتاآں کہ بجاآرد فرض راپس نہ فرض باشد اوراو نہ نفل و مثال دیگر مصلی نفل رابے ادائے فرائض مثل تاجراست کہ سود می خواہد بے سرمایہ چناں چہ می فرمایند ومثل المصلی کمثل التاجر وحال مصلی مذکور حال سوداگرست کہ لایحصل لہ ربحہ حاصل نمی شود مراوراسود درسودا حتی یاخذ اراس مالہ تاآنکہ بگیرد سرمایہ خود راکذلک المصلی بالنوافل لایقبل لہ نافلۃ حتی یؤدی الفریضۃ ہمچنیں حال مشغول شوندہ بہ نوافل پذیرفتہ نمی شود مراو رانفل کہ بمنزلہ سود اوست تاآنکہ اداکند فرض راکہ بمشابہ سرمایہ است اھ، مع اختصار فی کلمات الشرح۔

"اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت میں بلائے"

یعنی اس شخص کا حال جو فرائض ترک کرکے سنن ونوافل بجالائے اس کا حال اس شخص کی طرح ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت میں طلب کرے، اس سے مراد وہ فرائض ہیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جو علی الاطلاق حاکم و بادشاہ ہے اور وہ اس اعلیٰ طریقے پر بلاتا ہے "پس وہ اس کی طرف نہیں آتا" یعنی وہ آدمی بادشاہ کی طرف نہیں آتا "اور وہ بادشاہ کے ایسے امیر کے پاس کھڑا رہے جیسے اس کا غلام اور خادم ہو) یعنی وہ ایسے چاکر کے پاس کھڑا رہتا ہے جو بادشاہ کا غلام ہے "اور اس کے قبضہ وولایت میں ہے" وہ اس کے تصرف اور قدرت کے تحت ہے، یہ ان سنن و نوافل کی مثال ہے جو رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم (جو بارگاہ خداوندی میں امیر اور خصوصی وزیر ہیں) کے طریقہ پر یا علما کے استحباب پر (جو اللہ تعالیٰ کے غلام اور بندے ہیں) کے طریقہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اگرچہ تمام پروردگار کے حکم سے ہی ہے لیکن فرائض کی نسبت الزام وایجاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے اور وہ سنن ونوافل جن کا درجہ یہ نہیں ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب و اتباع کی طرف کردی جاتی

ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نوافل ادا کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو نوافل ادا کرتا ہے حالاں کہ اس پر فرائض ہیں" حالاں کہ اس کے ذمہ ایسے فرائض ہیں جنہیں اس نے ادا نہیں کیا "اس حاملہ خاتون کی طرح ہے "جس کی مدت حمل مکمل ہوگئی "جب ولادت کا وقت آیا تو اس نے بچے کو گرادیا) یعنی ناتمام بچے کو اس نے جننے کے وقت گرادیا۔ وجہ تشبیہ بے فائدہ تکلیف و مشقت اٹھانا ہے کیوں کہ جب وہ نوافل عدم ادائیگی فرائض مقبول ہی نہیں تو وہ نمازی بے فائدہ مشقت اٹھا رہا ہے جیسے کہ حاملہ خاتون نے کتنی طویل مدت تکلیف اٹھائی مگر اس پر فائدہ بصورت اولاد مرتب نہ ہوا "پس اب یہ حاملہ نہیں ہے "کیوں کہ مقصود فوت ہوگیا "نہ ہی یہ صاحب اولاد ہے "کیوں کہ حمل ساقط ہوگیا"

اسی طرح وہ نمازی جب تک فرائض ادا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نوافل قبول نہیں فرمائے گا "تو جب تک نمازی فرائض بجا نہیں لاتا نہ اس کے نوافل ہوں گے نہ فرائض۔ بے ادا فرائض کے نوافل ادا کرنے والے نمازی کی دوسری مثال یوں ہے جیسے کوئی تاجر بغیر سرمایہ کے نفع حاصل کرنا چاہے، لہذا فرمایا "نمازی کی مثال تاجر کی طرح ہے "یعنی مذکور مصلی کا حال سوداگر کی طرح ہے "اسے تجارت میں نفع حاصل نہیں ہوتا "یعنی اسے سوداگری میں اس وقت تک نفع نہیں ہوسکتا "یہاں تک کہ وہ اپنا سرمایہ حاصل کرے "جب تک وہ سرمایہ نہیں لگائے گا اسے نفع کیسے ہوگا "اسی طرح معاملہ ہے نوافل ادا کرنے والے نمازی کا، اس کے نفل ادائیگی فرائض کے بغیر مقبول نہیں ہوسکتے "کیوں کہ نفل بمنزلہ نفع کے اور فرض بمنزلہ سرمایہ کے ہیں اھ کلمات شرح میں کچھ اختصار کیا گیا ہے۔

(فتوح الغیب مع شرح فارسی مقالہ ۴۸ منشی نولکشور لکھنؤ ص ۲۷۳ تا ۲۷۵)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۷۔۳۴۰}

گیارہویں کے روپیے جنگی فنڈ میں دینے کی ایک صورت:۔

سوال:۔ مخزن علوم حقانی وربانی ادام اللہ فیوضہم، تسلیم بعد تعظیم میری اہلیہ عرصہ سے ہر سال حضرت غوث الاعظم کی گیارھویں میں سوا من بریانی پکواکر نیاز دلاتی ہے اور مساکین کو تقسیم کی جاتی ہے کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ رقم امسال شہداو یتامیٰ عساکر عثمانیہ کی امداد کے لیے بھیجی جائے اور گیارہویں شریف معمولاً قدرے شیرینی یا طعام پر دلادی جائے؟

زیادہ نیاز۔

الجواب:۔ اگر دونوں باتیں نہ ہوں تو یہی بہتر ہے کہ قدرے نیاز دے کر وہ تمام قیمت امداد مجاہدین میں بھیج دی جائے اور اس کا ثواب بھی نذر روح اقدس حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شری رضا فاؤنڈیشن ف جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷}

صحیح النسب سادات اور علماے ربانین کی توہین کا حکم!!!

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس شخص کے حق میں جس نے سید صحیح النسب بالخصوص اور تمام سادات گیلانیہ اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علی العموم سوا چار پیروں کے بر سر بازار علی رؤس الاشہاد یہودی، نصرانی خنزیر، کتاوغیرہ وغیرہ بری گالیاں کہے ہوں اور اوصاف ذمیمہ مذکورہ ان حضرات کے حق میں اعتقاداً استعمال کئے ہوں اور کرتا رہے ازروئے شرع اس شخص اور اس کے مددگاروں کا خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ وغیرہ کیا حکم ہے؟

بینوا بحوالۃ الکتاب توجروا یوم الحساب، اس سوال کا جواب مجھے کسی کتاب میں نہ ملا اس وجہ سے حضور کو تکلیف دیتا ہوں۔

الجواب:۔ ایسے شخص کو ازسر نو تجدید اسلام چاہیے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام پھر نکاح کرے کہ علماے کرام نے ایسے شخص پر حکم کفر فرمایا ہے،

مجمع الانہر میں ہے:

والاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدا

بہ الاستخفاف کفر۔

سادات اور علما کی بے عزتی کرنا کفر ہے، جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۵)

رہے اس کے معاونین خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ اگر خود ان کلمات ملعونہ میں اس کے معاون ہیں یا ان کو جائز رکھتے ہیں یا ہلکا جانتے ہیں تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے جو اس کا ہے، اور اگر ایسا نہیں جب بھی ایسے شخص کے ساتھ میل جول کے سبب عاصی و مخالف حکم شرع ہیں۔

قال اللہ عزوجل:

وَاِمَّا یُنسِیَنَّكَ الشَّیْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (لقرآن الکریم ۶/۶۸)

قال اللہ عزوجل:

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

(القرآن الکریم ۱۱/۱۱۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱}

غوث اعظم کے گستاخ رافضی ہیں یا وہابی، ان کے ساتھ میل جول جائز نہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو حضرت غوث پاک کی توہین اور ان کے خاندان کی بے عزتی روبرو اہل اسلام علانیہ کرتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے آیا ایسا شخص مومن ہے یا دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ ایسے شخص سے سلام یا کلام کرنا مسلمانوں کو چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔)

الجواب:۔ حضور سیدنا غوث الاعظم قطب اکرم، جگرپارہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین فی نفسہ زہر قاتل و موجب بربادی دین و دنیا، بہجہ مقدسہ میں ہے:

تکذیبکم لی سم قاتل لادیانکم و سبب لذھاب دنیاکم و اخراکم۔

تم لوگوں کا مجھے جھٹلانا زہر قاتل اور تمہاری دنیا اور آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ ا لخ مصطفی البابی مصر ص ۲۴)

اور یہاں نظر بواقع اس طرح توہین علانیہ کا مرتکب و مصر نہ ہوگا مگر کٹر رافضی بغیض یا پکا وہابی خبیث، اور یہ دونوں قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کما ھو مفصل فی حسام الحرمین و فتاوی الحرمین و ردالرفضۃ۔ (جیسا کہ مسائل مذکورہ کی پوری تفصیل حسام الحرمین، فتاویٰ حرمین اور ردالرفضہ میں ہے) مسلمانوں کو ان سے میل جول رکھنا، سلام کرنا، پاس بیٹھنا، پاس بٹھانا سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: وَاِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلادے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو (ورنہ ان جیسے ہی ہوجاؤ گے)۔ (القرآن الکریم ۶/۶۸)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فایاکم و ایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

(لوگو!) تم ان سے دور بھاگو، اور انھیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں کسی فتنے میں نہ ڈال دیں۔"

(صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۷}

کرامات اولیا کا منکر گمراہ ہے اور غوث پاک کی گستاخی رافضی تبرائی کرتے ہیں:۔

سوال:۔ بکر جناب کنز الفقرا تاج الاولیاء سیدنا عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پر طعن و تکذیب کرامات اولیا کرتا ہے و نیز دیگر اشخاص بھی بمقابلہ بکر کے حضرت کی شان میں طعن کرتے ہیں اور بکر خاموش رہتا ہے شرعًا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ کرامات اولیاء کا انکار گمراہی ہے:

قال اللہ تعالیٰ: كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(القرآن الکریم ۳/۳۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے، کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

وقال اللہ تعالیٰ: قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

(القرآن الکریم ۲۷/۴۰)

اور حضور ولی الاولیاء، غوث الاقطاب، ملاذ الابدال والافراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم کی شان اقدس میں زبان درازی نہ کرے گا مگر رافضی تبرائی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔

(القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲}

کرامات غوث اعظم کا منکر وہابی ہی ہو سکتا ہے:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو خود کو عالم ظاہر کرتا ہے اپنے وعظ میں بیان کرتا ہے کہ زین المجالس جس میں کرامات قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ مرقوم ہیں سراسر غلط اور اس کا مؤلف مردود ہے، کتاب مذکور کا پڑھنا سننا حرام ہے۔ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال مثل قدمی ھذہ الخ وغیرہ کے غلط ہیں، یارسول اللہ اور یا غوث کہنا حرام ہے، قصائد خوانی میلاد شریف ناجائز ہے، اولیاء اللہ وغیرہم پر فاتحہ خوانی مثل گیارھویں شریف وغیرہ کے ناجائز ہے، ان اقوال کی تائید وتصدیق قرآن شریف کی قسم سے کرتا ہے، بس اس صورت میں شخص مذکور کس فرقہ کا آدمی ہے اس کا عقیدہ مطابق اہل سنت وجماعت ہے یا نہیں؟

اگر نہیں تو ہم سنیوں کو اس کی مجلس وعظ میں شریک ہونا کیسا اور اس کے اقوال پر یقین لاکر جو منکر کرامات اولیا ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ایسے اقوال کا قائل نہیں ہوتا مگر وہابی، مسلمانوں کو اس کے وعظ میں جانا جائز نہیں، صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

ان سے بچو اور انھیں دور رکھو، وہ تمھیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

(صحیح مسلم النہی عن الروایۃ والضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰)

کرامات اولیا کا منکر گمراہ ہے، اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا حق ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۳}

غوث پاک کی نیاز اور تعظیم آثار متبرکہ کی توہین وہابیت ہے:۔

استفتا:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک مدراسی پرچہ نویس فاتحہ دلانے والوں پر شرانگیزی کرتا ہے جس کے خیالات یہ ہیں: "فاتحہ بدعت اور زیارت تربتہائے مطہرہ قبر پرستیاں اور اس کی تحریر سے حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فاتحہ دلانے والوں اور متبرک طعام کھانے والوں کو نام کی پوجا قبر کی پرستش کرنے والوں، خلافت کا خون پینے والے اور حضرت غوث الاعظم کی پاک ہڈیوں کو چبانے والے سنایا جارہا ہے، ۱۱ ربیع الآخر کے اخبار میں لکھا ہے:

"آج اس کے مریدوں اور متعقدوں کو یہ حال ہے کہ نام کی پوجا اور قبر کی پرستش کررہے ہیں مگر خلافت کا خون پی رہے ہیں، حضرت غوث اعظم کی پاک ہڈیوں کو چبارہے ہیں، الخ" ۲ ربیع الاول کے پرچہ میں لکھا کہ: ان بدمعاشوں کو اس پر رونا نہیں آتا کہ حضرت شاہ بغداد کی روح کو کافروں نے ذلیل کیا ہے" اور ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کے پرچے میں لکھا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

"جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے کہ اجل کا فرشتہ بندر بن کر شاہ یونان کو کاٹا۔" ۱۵ ماہ محرم ۱۳۳۷ھ کے پرچے میں لکھا ہے: "اذان میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سن کر انگوٹھے چوم لینا یا موئے مبارک کی زیارت کرلینا یا آثار خانہ کے روبرو سے گزرتے ہوئے گردن جھکا دینا یا جمعہ یا جمعرات کو فاتحہ کرلینا یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں۔

"ایسے شخص کے لیے شرع شریف میں کیا حکم کرتی ہے، ایسے شخص کو مولانا، فخر قوم، فخر مسلمانان، لیڈر قوم کا لقب دینا دائرہ اسلام میں کوئی خدمت عطا کرنا اس کی تائید واعانت کرنا اس سے راہ ورسم رکھنا اس کا وعظ کرانا اس کا اخبار خریدنا کیا حکم رکھتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ فاتحہ کو بدعت کہنا، زیارات مزارات طاہرہ کو قبر پرستی بنانا، نیاز حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام کی پوجا کہنا، تعظیم آثار شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا، یہ سب شعار وہابیت ہیں اور وہابیہ گمراہ بددین بلکہ

کفار و مرتدین ہیں، کما حققناہ فی غیر ما کتاب (جیسا کہ ہماری متعدّد کتب میں اس کی تفصیل ہے۔)

روح اقدس حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت وہ ناپاک کلمہ تذلیل لکھنا کذب وقبیح و توہین صریحہ ہے ان کے غلامان غلام کی روح کو تمام جہاں کے کفار و مشرکین ووہابیہ و مرتدین مل کر ذلیل نہیں کرسکتے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں

(القرآن الکریم ۸/۶۳)

حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت بندر کاٹنے کا لفظ ملک مقرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ک توہین ہے کفر مبین ہے، ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کافر و موجب غضب رب ہے۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیدنا فانه ان یکن سید کم فقد اسخطتم ربکم۔

منافق کو "اے ہمارے سردار" نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب کا غضب اپنے سر لیا۔

(مسند امام احمد بن حنبل حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۴۶-۴۷ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب لا یقول المملوک آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۲۴)

فتاوی ظہریہ و اشباہ والنظائر و در مختار وغیرہا میں ہے:

تبجیل الکافر کفر،

کافر کی توقیر کفر ہے۔"

(الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۸۸ در مختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۵۱)

انہیں میں ہے:

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر،

گر مجوسی کو "اے استاد" توقیراً کہا تو کفر ہے۔"

(الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۲۸۸/۱ در مختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲۵۱/۲)

اس کا وعظ کرانا حرام ہے،

تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے :

لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا۔

کیوں کہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالاں کہ مسلمانوں پر شرعاً اس کی توہین لازم ہے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق باب الامامۃ المطبعۃ الکبری الامیریہ بولاق مصر ۱۳۴/۱)

اسلام کی کوئی خدمت اسے سپرد کرنا جس میں وہ مسلمانوں کا رازدار یا بعض مسلمانوں کا سردار بنے سخت حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِکُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! غیر کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔

(القرآن الکریم ۱۱۸/۳)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ایک کافر کو اپنا محرر بنانا چاہا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمان بھیجا:

لا اکرمہم اذا اہانہم اللہ و لا اعزہم اذا اذلہم اللہ ولا ادینہم اذا ابعدہم اللہ وفی اخریٰ لیس لنا ان ناتمنہم وقد خونہم اللہ ولا ان نرفعہم وقد وضعہم اللہ۔

میں کافر کو گرامی نہ کروں گا جب کہ انہیں اللہ نے خوار کیا، نہ انہیں عزت دوں گا جب کہ انہیں اللہ نے ذلیل کیا، نہ ان کو قرب دوں گا جب کہ انہیں اللہ نے دور کیا، دوسری روایت میں ہے ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خائن بتاتا ہے یا ہم انہیں رفعت دیں حالاں کہ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے انہیں پستی دی۔

(لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیۃ ۵۱/۵ مصطفی البابی مصر ۶۲/۲)

(لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیۃ ۵۱/۵ مصطفی البابی مصر ۶۲/۲)

در مختار میں ہے :

یمنع من استکتاب و مباشرۃ یکون بہا معظما عند المسلمین۔

اسے کتابت اور ایسے کام سے روک دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے ہاں معظم ٹھہرے۔

(در مختار باب فصل فی الجزیۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۲)

اس کی تائید و اعانت حرام ہے،

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گناہ اور حد سے بڑھنے پر مدد نہ دو۔

(القرآن الکریم ۵/۲)

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خلع من عنقۃ ربقۃ الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بے شک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔

(المعجم الکبیر حدیث ۶۱۹ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱/۲۲۷ شعب الایمان حدیث ۷۶۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/۱۲۲۔ کنز العمال حدیث ۱۹۵۵۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/۸۵)

(الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۷۰۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۵۴۷)

اس سے راہ و رسم، میل جول رکھنا حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ لیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ

میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم باب نہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰)

اس کا اخبار بطور پسند خریدنا ہرگز جائز نہیں جب کہ وہ ایسی ناپاک و مخالف دین باتوں پر مشتمل ہوتا ہے

قال اللہ تعالیٰ: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کچھ لوگ لغو باتیں خریدتے ہیں کہ ان کے سبب براہ جہالت خدا کی راہ سے بہکادیں اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ہے ذلت دینے والا عذاب۔"

(القرآن الکریم ۳۱/۶)

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۹}

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالی شان کو یوں نقل فرماتے ہیں:

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل و نائب جلیل حضور پر نور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علی قدم نبی وانا علیٰ قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ، الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی، رواہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاھرۃ ۶۷۱ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ، قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد ۶۲۴ سنۃ اربع و

عشرین وستمائۃ قال سمعت الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی الکرسی بمدرستہ (فذکرہ)۔

ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، توکہا ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری جو قاھرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبداللہ سہروردی نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفی البابی، الحلبی، مصر ص ۲۲)

(بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفی البابی، الحلبی، مصر ص ۲۲)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۱۵ صفحہ ۶۷۸}

غوث اعظم کے لیے علیہ السلام نہیں بلکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہیے:۔

سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سائل نے وکالت کے مال میں وکیل کے تصرفات سے متعلق ایک سوال کیا اور اس سوال میں سائل نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے "علیہ السلام" کا استعمال کیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اخیر میں احتیاط فی الدین کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہوئے تنبیہا فرمایا:

"علیہ السلام" لفظ بالاستقلال حضرات انبیاے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے خاص ہے ان کے غیر کے لیے استقلالاً جائز نہیں۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہیے۔

مزید وضاحت کے لیے مکمل سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں:

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے بتقریب نیاز جناب پیران پیر غوث الاعظم دستگیر علیہ السلام عمرو سے دیگ کرایہ پر لی۔ وہ دیگ اسی شب کو زید کے مکان سے چوری

ہوگئی، اب عمرو اس کی قیمت مانگتا ہے، بموجب حکم شرع شریف زید کو اس کی قیمت واجب الادا ہے یا نہیں؟ زید نے چوری جانے کے دیگ کی اطلاع سرکار میں کردی اور اس کی تحقیقات بھی ہوئی لیکن ابھی تک دیگ نہیں ملی، فقط۔

الجواب:۔ اگر زید نے دیگ حفاظت کے مکان میں رکھی ہے جہاں وہ اپنے برتن وغیرہ رکھتا ہے تو اس پر الزام نہیں اور اس سے تاوان لینا جرم ہے۔ ہاں اگر بے خیالی بے پروائی کی ہو غیر محفوظ مکان میں رکھی باہر چھوڑی ہو، تو اس صورت میں زید کو ضرور اس کی قیمت دینی آئے گی، اور ''علیہ السلام'' لفظ بالاستقلال حضرات انبیاے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے خاص ہے ان کے غیر کے لیے استقلالاً جائز نہیں۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ کہنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۹}

غوث اعظم قدس سرہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہنا گمراہی ہے:۔

مجلس میلاد مبارک اور گیارہویں شریف میں دو حیثیتیں ہیں، بحیثیت اول یہ جزء ایمان نہیں جب کہ بحیثیت ثانی داخل ایمان ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں:

زید کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمہ صحابہ سے افضل ہیں اور ایصال نفع ونقصان کے مالک ہیں چناں چہ مجھ کو ان کی گیارھویں کرنے سے ترقی ہوئی، گیارھویں اور مولود میرا ایمان ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی علیہ الرحمہ صحابہ کرام سے افضل نہیں اور نہ مالک نفع وضرر ہیں۔ البتہ ان کی مقدس روح کو فاتحہ شرینی وغیرہ کا ثواب پہنچانا موجب خیر وبرکت ہے۔ گیارھویں اور مولود اقدس مروجہ داخل ایمان نہیں کیوں کہ میں نے یہ دونوں اٰمنت باللہ کے معنی میں سے نہیں سنے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ذکر ولادت جناب رسالت مآب علیہ افضل التحیات کا مشروع طور پر کرنا ایمان کے لوازمات سے ہے اور باعث فلاح دارین ہے۔ کس کا قول درست ہے؟ بینوا توجروا۔ (بیان کرو تاکہ اجر وثواب پاؤ۔)

الجواب:۔ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہنا گمراہی ہے اور بعطائے الٰہی مالک نفع وضرر کہنے میں حرج نہیں، مسلمان جب ایسا لفظ کہتا ہے اس کی مراد یہی ہوتی ہے نہ یہ کہ معاذاللہ بذات خود بے عطائے الٰہی مالک نفع وضرر جانے کہ یہ کفر خالص ہے اور کوئی مسلمان اس قصد سے نہیں کہتا۔ مجلس میلاد مبارک ویازد ہم شریف میں دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت خصوصی فعل اس طور پر تو فرائض حتی کہ نماز وروزہ بھی داخل ایمان وجزء ایمان نہیں، آمنت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا۔) میں ان کا بھی ذکر صریح نہیں، دوسری حیثیت مقصد ومنشا یعنی محبت وتعظیم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت وتعظیم اہل بیت وصحابہ واولیاوعلمارضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس میں داخل ہے یہ ضرور رکن ایمان ہے:

قال اللہ تعالیٰ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ۔

اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ارشاد فرمایا ان کی (یعنی حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی) تعظیم وتوقیر کرو۔

(القرآن الکریم ۹/۴۸)

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایؤمن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں اس وقت تک کوئی ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں (یعنی وہ سب سے زیادہ مجھے محبوب رکھے)۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۷)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد۲۱ صفحہ ۱۵۰}

فرمان غوث پاک "کہنے سے کام نہیں چلتا کرنے کی ضرورت ہے":۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

الطیور تصیح ولاتفعل، والبازی یفعل ولایصیح۔

چڑیاں چیں چیں کرتی ہیں اور کچھ کرتی نہیں، اور باز کرتا ہے چیں چیں نہیں کرتا ہے۔"

{فتاوی رضویہ شریف جلد۱۵ صفحہ ۱۱۵}

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول زریں پہ پوری زندگی عمل پیرا رہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور استمداد:۔

امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ "برکات الامداد لاھل الاستمداد" میں محبوبان خدا سے استمداد و استعانت کے جواز پر قرآن و سنت اور اقوال ائمہ و فقہا و اولیا سے دلائل پیش کرتے ہوئے اور مخالفین و منکرین کو اپنے مخصوص علمی انداز میں للکارتے ہوئے، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت وعظمت کو یوں بیان کرتے ہیں:

"اللہ اکبر، ان منکران بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماو عرفا کو کلمات حضرات اولیاے کرام سے انہیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے۔ یوں نہ مانیے تو آزمالیجیے اور ان ہزار در ہزار ارشادات بے شمار سے امتحانا صرف ایک کلام پاک فرزند دلبند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کریں جو بتصریح اعاظم اولیا سید الاولیا و امام الاصفیا وقطب الاقطاب و تاج الاوتاد و مرجع الابدال و مفزع الافراد اور باعتراف اکابر علما امام شریعت وسردار امت ومحی دین وملت ونظام طریقت وبحر حقیقت وعین ہدایت ودریاے کرامت ہے۔

وہ کون، ہاں وہ سید الاسیاد واہب المراد سیدنا و مولانا و ملاذنا و ماوٰنا و غوثنا و غیثنا حضرت قطب عالم و غوث اعظم سید ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الاکرام وعلی آلہ وعلیہ وبارک وسلم، اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہوا بلکہ اکابر واجلہ ائمہ کرام وعلماے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سید القرآء ثقہ ثبت، حجت فقیہ محدث راویۃ الحضرۃ والعلیۃ القادریۃ سیدنا امام ابوالحسن نور الدین علی بن الجریر لخمی شطنوفی پھر امام کرام شیخ الفقہا فرد الوفا

عالم ربانی لواے حکمت یمانی سیدنا امام عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقیہ اکمل محدث اجمل شیخ الحرم المحترم مولانا علی قادری حنفی ہروی مکی وبقیۃ السلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی وبرکات معالی ومولانا محمد ابوالمعالی سلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم کبراے ملت وعظماے امت قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم وافاض علینا من برکاتہم وانوارہم نے اپنی تصانیف جلیلہ جمیلہ ومستندہ ومثل بہجۃ الاسرار شریف وخلاصۃ المفاخر ونزہۃ الخاطر الفاتر وتحفۃ قادریہ واخبار الاخیار وزبدۃ الآثار وغیرہ میں ذکر وروایت فرمایا کہ حضور پرنور جگرپارہ شافع یوم النشور صلی االلہ تعالیٰ علیہ فعلیہ وبارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

من استغاث فی کربۃ کشف عنہ و من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرا فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویذکرنی ثم یخطو الی جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانھا تقضی باذن اللہ تعالیٰ۔

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو، اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲)

امام اہل سنّت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالیٰ عنك وعن کل من کان لك ومنك فالحمد للہ الذی جعل وارث ابیك المرسل رحمۃ ومولی النعمۃ وصلی اللہ تعالیٰ علی

اییك وعلیك وعلی کل من انتمی الیك و بارك وسلم وشرف وکرم آمین آمین یاارحم الراحمین والحمدللہ رب العالمین۔

یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا مولیٰ! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کے متوسلین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو، تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے آپ کے باپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وارث، رحمت اور آقائے نعمت بنایا، اللہ تعالیٰ آپ کے باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے منسوب سب پر رحمتیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے، آمین یاارحم الراحمین۔ والحمدللہ رب العالمین۔

حضرت ابوالمعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفتُ فرّجت قضیت بصیغہ متکلّم معلوم ہیں، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

عمر بزاز قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہر کہ در کربتے بمن استغاثہ کند کشفت عنہ دور گردانم آن کربت راازو، وہر کہ در شدتے بنام من ندا کند فرجت عنہ خلاص بخشم اورا ازاں شدت وہر کہ در حاجتے توسل بمن کند در حضرت جل وعلا قضیت لہ حاجت اورابر آرم۔

عمر بزاز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا، اس سے اس کی تکلیف دور کروں گا اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دور کردوں گا اور خلاصی دلاؤں گا، اور جو اپنی حاجت میں مجھ سے توسل کرے گا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی حاجت پوری کروں گا۔

(تحفہ قادریہ باب دہم فی التوسل الیہ الخ قلمی ص ۷٦)

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں :

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فصَحَّ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنْہُ۔

بے شک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا، اللہ تعالیٰ کی رضا شیخ پر ہو۔

(نزہۃ الخاطر والفاتر)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۱ ۔ ۳۲۳}

"بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا" سے متعلق استفسار کا تحقیقی جواب:۔

سوال:۔ یہ مصرع حضرت غوث اعظم قدس سرہ، کی تعریف میں ؏

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

صحیح حدیث شریف سے ثابت ہے کہ دل خداوند کریم کے قبضہ قدرت میں ہیں، اور وہی ذات مقلب القلوب ہے، چوں کہ اس ہیچمداں سراپا عصیان کو ملازمان جناب والا سے خاص عقیدت وارادت ہے۔ لہذا امیدوار ہے کہ یہ تحریر محض الدین النصح (دین نصیحت ہے۔) پر محمول فرمائی جائے، بخدا فدوی نے کسی اور غرض سے نہیں لکھا۔

عریضہ ادب سید محمد آصف عفی عنہ

مخلوق کے دلوں پر قبضہ وتصرف ثابت کرنے کے لیے امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز جواب ملاحظہ فرمائیں:

الجواب:۔ الحق اللہ عزوجل ہی مقلب القلوب ہے سب کے دلوں، نہ صرف دل بلکہ عالم کے ذرے ذرے پر حقیقی قبضہ اسی کا ہے۔ مگر نہ اس کی قدرت نہ محدود نہ اس کی عطا کا باب وسیع مسدود۔ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" (القرآن الکریم ۲/۲۰)

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔

اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔" (القرآن الکریم ۱۷/۲۰)

وہ علی الاطلاق فرماتا ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے قبضہ و قابو دیتا ہے۔" (القرآن الکریم ۵۹/۶)

اس کا اطلاق اجسام وابصار واسماع وقلوب سب کو شامل ہے وہ اپنے محبوبوں کو جس کے چاہے دست وپا پر قدرت دے چاہے چشم وگوش پر، چاہے دل وہوش پر، اس کی قدرت میں کمی نہ عطا میں تنگی، کیا ملائکہ دلوں میں القائے خیر نہیں کرتے، نیک ارادے نہیں ڈالتے، برے خطروں سے نہیں پھیرتے؟ ضرور سب کچھ باذن اللہ کرتے ہیں پھر دلوں میں تصرف کے اور کیا معنی۔

قال اللہ تعالیٰ:

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا۔

جب وحی فرماتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تو تم دل قائم رکھو مسلمانوں کے۔" (القرآن الکریم ۸/۱۲)

سیرت ابن اسحاق و سیرت ابن ہشام میں ہے بنی قریضہ کو جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ میں اپنے کچھ اصحاب پر گزرے، ان سے دریافت فرمایا: تم نے ادھر جاتے ہوئے کوئی شخص دیکھا؟ عرض کی: دحیہ بن خلیفہ کو نقرہ خنگ پر سوار جاتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا:

ذاك جبريل بعث الى بنی قريضة يزلزل بهم حصونهم ويقذف الرعب فی قلوبهم۔

وہ جبریل تھا کہ بنی قریظہ کی طرف بھیجا گیا کہ ان کے قلعوں میں زلزلے اور ان کے دلوں میں رعب ڈالے۔"

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام مع الروض الانف غزوہ بنی قریظہ مکتبہ فاروقیہ ملتان ۲/۱۹۵)

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

اذا جلس القاضی مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه ويوفقانه ويرشدانه مالم يجر فاذا جار عرجا وتركاه۔

جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے تو دو فرشتے اترتے ہیں کہ اس کی رائے کو درستی دیتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے نیک راستہ سمجھاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور آسمان پر اڑ گئے۔

(السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی باب من ابتلی بشیٔ الخ دار صادر بیروت ۱۰/۸۸)

دیلمی مسند الفردوس میں صدیق اکبر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، دونوں سے روای کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لولم ابعث فيكم لبعث عمر ايد الله عمر بملكين يوفقانه ويسددانه فاذا اخطا صرفاه حتى يكون صوابا۔

اگر میں تم میں ظہور نہ فرماتا تو بے شک عمر نبی کیا جاتا۔ اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر بات میں اسے راہ پر رکھتے، اگر عمر کی رائے لغزش کرنے کو ہوتی ہے وہ پھیر دیتے ہیں یہاں تک کہ عمر سے حق ہی صادر ہوتا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۱۲۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۷۴)

ملائکہ کی شان تو بلند ہے۔ شیاطین کو قلوب عوام میں تصرف دیا ہے جس سے فقط اپنے چنے ہوئے بندوں کو مستثنٰی کیا ہے کہ

إِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ۔

میرے خاص بندوں پر تیرا قابو نہیں۔" (القرآن الکریم ۱۷/۶۵)

قال اللہ تعالیٰ:

یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

شیطان جن اور لوگ، لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔"

(القرآن الکریم ۱۱۴/۵و۶)

وقال اللہ تعالیٰ: شَیَاطِینَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ یُوحِی بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا

شیطان آدمی اور جن ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں بناوٹ کی بات دھوکے کی۔"

(القرآن الکریم ۶/۱۱۲)

بخاری، مسلم، ابوداؤد مثل امام احمد، حضرت انس بن مالک اور مثل ابن ماجہ حضرت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم۔

بے شک شیطان انسان (آدمی) کی رگ رگ میں خون کی طرح ساری و جاری ہے۔

(صحیح البخاری باب الاعتکاف ۱/۲۷۲ کتاب بدء الخلق ۱/۴۶۴ کتاب الاحکام ۲/۱۰۶۳ قدیمی کتب خانہ کراچی)

(سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ الخ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۳۵)

صحیحین وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب اذان ہوتی ہے شیطان گوز زناں بھاگ جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے، جب اذان ہوچکتی ہے پھر آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہوچکتی ہے پھر آتا ہے۔

حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکرہ، حتی یظل الرجل مایدری کم صلی۔

یہاں تک کہ آدمی اور اس کے دل کے اندر حائل ہوکر خطرے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ یہ بات یاد کر وہ بات یاد کر ان باتوں کے لیے جو آدمی کے خیال میں بھی نہ تھیں، یہاں تک کہ انسان کو یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ کتنی پڑھی۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل التاذین قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۵/۱)

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل الاذان وھرب الشیطن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۶۸/۱)

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب السہو فی الصلاۃ والسجود قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۱۱/۱)

(مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۳۱۳/۲، ۵۲۲، ۴۶۰)

امام ابوبکر ابی الدنیا کتاب مکائد الشیطان، اور امام اجل ترمذی نوادر الاصول میں بسند حسن، اور ابویعلی مسند، اور ابن شاہین کتاب الترغیب، اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن اٰدم فان ذکر اللہ خنس وان نسی التقم قلبہ فذٰلک الوسواس الخناس۔

بے شک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے شیطان دبک جاتا ہے اور جب آدمی (ذکر سے) غفلت کرتا ہے (بھول جاتا ہے) تو شیطان اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے تو یہ ہے (شیطان خناس) وسوسہ ڈالنے والا دبک جانے والا۔

(شعب الایمان حدیث ۵۴۰ دار المکتب العلمیہ بیروت ۴۰۳/۱)

(نوادر الاصول الاصل التاسع والخمسون والمائتان الخ دار صادر بیروت ص ۳۵۴)

لمہ شیطان ولمہ ملکی دونوں مشہور اور حدیثوں میں مذکور ہیں پھر اولیاے کرام کو قلوب میں تصرف کی قدرت عطا ہونی کیا محل انکار ہے۔ حضرت علامہ سلجماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب ابریز میں اپنے شیخ حضرت سیدی عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عوام جو اپنے حاجات میں اولیاے کرام مثل حضور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالی عنہ سے استعانت کرتے ہیں نہ کہ اللہ عزوجل سے، حضرات اولیا نے ان کو قصداً ادھر لگا لیا ہے کہ دعا میں مراد ملنی نہ ملنی دونوں پہلو ہیں، عوام (مراد) نہ ملنے کی حکمتوں پر مطلع نہیں کیے جاتے، تو اگر بالکلیہ خالص اللہ عزوجل ہی سے مانگتے پھر مراد ملتی نہ دیکھتے تو احتمال تھا کہ خدا کے وجود ہی سے منکر ہو جاتے، اس لیے اولیا نے ان کے دلوں کو اپنی طرف پھیر لیا کہ اب اگر (مراد) نہ ملنے پر بے اعتقادی کا وسوسہ آیا بھی تو اس ولی کی نسبت آئے گا جس سے مدد چاہی تھی، اس میں ایمان تو سلامت رہے گا۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۱ صفحہ۳۷۹۔۳۸۳}

لوگوں کے دلوں پر حضور غوث اعظم کا تصرف:۔

امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت رضِی اللہ تعالی عنہ مستند کتب مثلاً بہجتہ الاسرار اور نزہتہ الخاطر سے سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلوں پر تصرف کے واقعات کو مضبوط سندوں کے ساتھ اپنے منفرد، ممتاز انداز میں نقل فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سرکار غوث اعظم نے حضرت ابوصالح کے دل کو ایک نگاہ میں تمام خطرات سے پاک فرمادیا۔

حدیث اول:۔

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کتاب مستطاب "نزہۃ الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر" رضِی اللہ تعالیٰ عنہ، میں فرماتے ہیں:

روی الشیخ الجلیل ابوصالح المغربی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال قال لی سیدی الشیخ ابو مدین قدس سرہ، یا ابا صالح سافر الی بغداد وأت الشیخ محی الدین عبد القادر لیعلمك

الفقر، فسافرت الی بغداد فلما رأیته رأیت رجلا ما رأیت اکثر هیبة منه (فساق الحدیث الی اٰخرہ الی ان قال) قلت یا سیدی ارید ان تمدنی منك بهذا الوصف فنظر نظرۃ فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات کما یتفرق الظلام بهجوم النهار وانا الآن انفق من تلك النظرۃ۔

یعنی شیخ جلیل ابو صالح مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابو شعیب مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابو صالح! سفر کرکے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر کے حضور حاضر ہو کہ وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا جب حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس ہیبت و جلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور نے مجھ کو ایک سو بیس دن یعنی تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اے ابو صالح! ادھر کو دیکھو تجھ کو کیا نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ کعبہ معظمہ، پھر مغرب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے پیر ابو مدین۔ فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے پیر کے پاس؟ اپنے پیر کے پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟ میں نے عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا: یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابو صالح! اگر تو فقر چاہتا ہے تو ہرگز بے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین السر کے ساتھ دل سے ہر خطرہ مٹا دے لوح دل بالکل پاک و صاف کرلے، میں نے عرض کی: اے میرے آقا! میں چاہتا ہوں کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ کو عطا فرمائیں، یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام کششیں میرے دل سے ایسی کافور ہوگئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری، اور میں آج تک حضور کی اسی ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

(نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة عبدالقادر)

دیکھیے خاطر پر اس سے بڑھ کر اور کیا قبضہ ہوگا کہ ایک نگاہ میں دل کو تمام خطرات سے پاک فرما دیا اور نہ فقط اسی وقت بلکہ ہمیشہ کے لیے۔"

(فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۴)

حدیث دوم:۔

اور سنیے، اسی حدیث جلیل میں ہے کہ حضرت صالح یہ روایت فرما چکے تو حضرت سید عمر بزار قدس سرہ، نے فرمایا:

وانا ایضا کنت جالسا بین یدیه فی خلوته فضرب بیده فی صدری فاشرق فی قبله نور علی قدر دائرة الشمس ووجدت الحق من وقتی وانا الی الاٰن فی زیادة من ذٰلك النور۔

یعنی یوں ہی میں بھی ایک روز حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے خلوت میں حاضر تھا حضور نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر مارا، فورا ایک نور قرص آفتاب کے برابر میرے دل میں چمک اٹھا، اور اس وقت سے میں نے حق کو پایا، اور آج تک وہ نور ترقی کر رہا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ الخ۔ مصطفی البابی مصر ص ۵۳)

حدیث سوم:۔

اور سنیے، امام ممدوح اسی بہجۃ الاسرار شریف میں بایں سند راوی:

حدثنا الشیخ ابوالفتوح محمد ابن الشیخ ابی المحاسن یوسف بن اسمٰعیل التیمی البکری البغدادی قال اخبرنا الشیخ الشریف ابوجعفر محمد بن ابی القاسم العلوی قال اخبرنا الشیخ العارف ابوالخیر بشر بن محفوظ ببغداد بمنزله الحدیث۔

یعنی ہم سے شیخ ابو الفتوح محمد صدیق بغدادی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو سید ابو جعفر محمد علوی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ عارف باللہ ابو الخیر بشر بن محفوظ بغدادی نے اپنے دولت خانے پر بیان فرمایا کہ ایک روز میں اور بارہ صاحب اور جن کے نام حدیث میں مفصل مذکور ہیں، خدمت اقدس حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر تھے کہ حضور نے فرمایا:

لیطلب کل منکم حاجة اعطیها له،

تم میں سے ہر ایک ایک ایک مراد مانگے کہ ہم عطا فرمائیں (اس پر دس صاحبوں نے دینی حاجتیں متعلق علم و معرفت اور تین شخصوں نے دنیوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں جو بتفصیل مذکور ہیں)

حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔

ہم ان اہل دین اور اہل دنیا سب کی مدد کرتے ہیں تیرے رب کی عطا سے، اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔ خدا کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی معرفت مل جائے کہ واردات قلبی میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ نہیں (اوروں کو ان کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں) :

واما انا فان الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضع یدہ علی صدری وانا جالس بین یدیہ فی مجلسہ ذٰلک فوجدت فی الوقت العاجل نورا فی صدری وانا الی الاٰن افرق بہ بین موارد الحق والباطل وامیزبہ بین احوال الھدٰی والضلال وکنت قبل ذٰلک شدید القلق لالتباسھا علق۔

اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں حضور کے سامنے حاضر تھا، حضور نے اسی مجلس میں اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا کہ فوراً ایک نور میرے سینے میں چمکا کہ آج تک میں اسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارد حق ہے اور یہ باطل، یہ حال ہدایت ہے اور یہ گمراہی اور اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق رہا کرتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فضول من کلامہ مرصعا بشیئ الخ۔ مصطفی البابی مصر ص ۳۰ و ۳۱)

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔

حدیث چہارم:۔

اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل میں اس سند عالی سے راوی کہ:

اخبرنا ابو محمد الحسن ابن ابی عمران القرشی وابو محمد سالم بن علیا الدمیاطی قال اخبرنا الشیخ العالم الربانی شہاب الدین عمر السہروردی الحدیث۔

یعنی ہمیں ابو محمد قرشی و ابو محمد دمیاطی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہمیں شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ نے خبر دی کہ مجھے علم کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں از بر حفظ کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا

میرے عم مکرم پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبد القاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہِ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے، راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے باحتیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت پاؤ۔

جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علم کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا، حضور نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔

فامریدہ علی صدری فواللہ مانزعھا و انا احفظ من تلك الکتب لفظۃ وانسانی اللہ جمیع مسائلھا ولکن وفر اللہ فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل فقمت من بین یدیہ و انا انطق بالحکمۃ وقال لی یاعمر انت اٰخر المشھورین بالعراق، قال وکان الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان الطریق والمتصرف فی الوجود علی التحقیق۔

حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اور ان کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلادیے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھر دیا، تو میں حضور کے پاس سے علم الٰہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہوگے یعنی تمھارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں چلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس

بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر خلق پر پھینکتے ہیں اور لوگ ٹوٹ رہے ہیں جب جواہر کمی پر آتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے سے ابل رہے ہیں، دن ختم کرکے میں خلوت سے باہر نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کروں۔ میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جو تم نے دیکھا وہ حق ہے۔ اور اس جیسے کتنے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جو تم نے دیکھے، بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دیے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ الخ۔ مصطفی البابی مصر ص ۳۲و۳۳)

اس سے بڑھ کر دلوں پر قابو اور کیا ہوگا کہ ایک ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو فرمادیں کہ نہ ان کا ایک لفظ یاد رہے اور نہ اس علم کا کوئی مسئلہ۔ اور ساتھ ہی علم لدنی سے سینہ بھر دیں۔

سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آن میں اکابر علما کو تمام عمر کا پڑھا لکھا بھلا دیا اور پھر ایک آن میں واپس عطا فرمادیا۔

حدیث پنجم:۔

اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل الفتوح میں اس سند عالی سے راوی:

حدثنا الشیخ الصالح ابوعبداللہ محمد بن کامل بن ابوالمعالی الحسینی قال سمعت الشیخ العارف ابا محمد مفرج بن بنھان بن رکاف الشیبانی۔

یعنی ہم سے شیخ صالح ابو عبداللہ محمد حسینی نے حدیث بیان کی کہ میں نے شیخ عارف ابو محمد مفرج کو فرماتے سنا کہ جب حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ ہوا فقہائے بغداد سے سو فقیہ کہ فقاہت میں سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے، اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں، ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تاکہ انہیں جواب سے بند کردیں، یہ مشورہ گانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے، حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں میں اس وقت مجلس وعظ میں حاضر تھا جب وہ فقہا آکر بیٹھ لیے حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی مگر جسے

خدا نے چاہا اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر دورہ کیا۔ جس جس کے سینے پر گزرتی ہے وہ حیرت زدہ ہوکر تڑپنے لگتا ہے۔ پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ سب چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سر ننگے ہوکر منبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور پر نور کے قدموں پر رکھے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں نے سمجھا کہ بغداد پھر ہل گیا، حضور پر نور ان فقیہوں کو ایک ایک کرکے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، یوں ہی ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرمادئے۔

جب مجلس مبارک ختم ہوئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: یہ تمہارا حال کیا ہوا تھا؟ بولے:

لما جلسنا فقدنا جمیع ما نعرفہ من العلم حتی کانہ نسخ منا فلم یمربنا قط فلما ضمنا الی صدرہٖ رجع الی کل منا ما نزع عنہ من العلم ولقد ذکرنا مسائلنا التی ھیأنا حالہ و ذکر فیھا اجوبتہ۔

جب ہم وہاں بیٹھے جتنا آتا تھا دفعۃً سب ہم سے گم ہوگیا ایسا مٹ گیا کہ کبھی ہمارے پاس ہوکر نہ گزرا تھا، جب حضور نے ہمیں اپنے سینہ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس اس کا چھینا ہوا علم پلٹ آیا، ہمیں وہ اپنے مسئلے بھی یاد نہ رہے تھے جو حضور کے لیے تیار کرکے لے گئے تھے۔ حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلائے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے اس سے یہ زیادہ قلوب پر اور کیا قبضہ درکار ہے کہ ایک آن میں اکابر علما کو تمام عمر کا پڑھا لکھا سب بھلادیں اور پھر ایک آن میں عطا فرمادیں۔

(بہجۃ الاسرار ذکر وعظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفی البابی مصر ص ۹۶)

غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تمام اولیا کے قلوب واحوال پر تصرف

حدیث ششم:۔

اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب مبارک میں اس سند جلیل سے راوی کہ:

اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی بن عبد اللہ الابہری و ابو محمد سالم الدمیاطی الصوفی قالا سمعنا الشیخ شہاب الدین السہروردی الحدیث۔

یعنی ہمیں ابوالحسن ابہری و ابو محمد اسالم الدمیاطی الصوفی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کو فرماتے سنا کہ میں ۶۰ھ میں اپنے شیخ معظم و عم مکرم سیدی نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی کے ہمراہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوا، میرے شیخ نے حضور کے ساتھ عظیم ادب برتا، اور حضور کے ساتھ ہمہ تن گوش بے زبان ہو کر بیٹھے جب ہم مدرسہ نظامیہ کو واپس آئے میں نے اس ادب کا حال پوچھا۔ فرمایا:

کیف لا اتادب مع من صرفه مالکی فی قلبی وحالی وقلوب الاولیاء واحوالهم ان شاء امسکها وان شاء ارسلها۔

میں کیوں کر ان کا ادب نہ کروں جن کو میرے مالک نے دل اور میرے حال اور تمام اولیاء کے قلوب واحوال پر تصرف بخشا ہے۔ چاہیں روک لیں چاہیں چھوڑ دیں۔

کہئے قلوب پر کیسا عظیم قبضہ ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ ابو النجیب عبدالقاہر السہروردی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۵)

لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں

حدیث ہفتم:۔

اور سنئے، اور سب سے اجل و اعلیٰ سنئے، امام ممدوح قدس سرہ، اسی کتاب عالی نصاب میں اسی سند صحیح سے روایت فرماتے ہیں کہ:

حدثنا الشیخ ابو محمد القاسم بن احمد الهاشمی الحرمی، الحنبلی قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی الخباز قال اخبرنا الشیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود البزار، الحدیث۔

یعنی شیخ ابو محمد ہاشمی ساکن حرم محترم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہیں عارف حضرت ابوالحسن علی خباز نے خبر دی کہ انھیں امام اجل عارف اکمل سیدی عمر بزار نے خبر دی کہ میں ۱۵/ جمادی الآخرہ ۵۵۶ھ روز جمعہ کو حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو جاتا تھا، راہ میں کسی شخص نے حضور کو سلام نہ کیا، میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب

ہے، ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر وہ اژدحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پاتے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا، یہ بات ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پر نور رضی اللہ تعالی عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور معالوگ تسلیم و مجرا کے لیے چاروں طرف سے دوڑ پڑے، یہاں تک کہ میرے اور حضور کے بیچ میں حائل ہو گئے، میں اس ہجوم میں حضور سے دور رہ گیا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس حالت میں تو وہی پہلا حال اچھا تھا یعنی دولت قرب تو نصیب تھی، یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی معا حضور نے میرے طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرمایا: اور ارشاد کیا: اے عمر! تم ہی نے اس کی خواہش کی تھی،

او ما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتھا عنی وان شئت اقبلت بھا الی،

یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رحمنا بہ وجعلنا لہ وبہ الیہ ولم یقطعنا بجاھہ لدیہ آمین۔

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشئ من عجائب احوالہ مصطفی البابی مصر ص ۷۶)

یہ حدیث کریم (مذکورہ بالا) بعینہٖ انہیں الفاظ سے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نزہۃ الخاطر الفاتر شریف میں ذکر کی، عارب باللہ سیدی نور الملۃ والدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں اس حدیث کو لا کر ارشاد اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ندانستی کہ دلہاے مردماں بدست من است اگر خواہم دلہاے ایشاں راز خود بگردانم واگر خواہم روے در خود کنم۔

تو نہیں جانتا کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہے اگر چاہوں تو ان لوگوں کے قلوب از خود پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔

(نفحات الانس من حضرات القدس ترجمہ شیخ ابو عمرو یفینی از انتشارات کتاب فروشی محمودی ص ۵۲۱)

یہی تو اس سگ کوے قادری غفرلہ بمولاہ نے عرض کیا تھا ؏

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

اور دو شعر بعد میں عرض کیا تھا ؎

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

اس قصیدہ مبارک کے وصل چہارم میں ان اشقیا کا رد تھا جو حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص شان کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ ان کے ناپاک کلموں سے غلامان بارگاہ کے قلب پر کیا کچھ صدمہ نہیں پہنچتا اپنے اور اپنے خواجہ تاشوں کی تسکین کو وہ مصرع تھا جس طرح دوسری جگہ عرض کیا ہے ؎

رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انہیں
آپ گستاخ رکھے حلم وش کیبائی دوست

اور یہ اس آیہ کریمہ کا اتباع ہے کہ

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔

اللہ چاہتا تو سبھی کو ہدایت پر جمع فرما دیتا تو نادان نہ بن۔

(القرآن الکریم ۶/۳۵)

حدیث مفید مسلمین و محافظ ایمان و دین

اب اس کلام کو ایک حدیث مفید مسلمین و محافظ ایمان و دین پر ختم کریں، امام ممدوح قدس سرہ، فرماتے ہیں:

حدثنا الشیخ الفقیہ ابوالحسن علی بن الشیخ ابوالعباس احمد بن المبارک البغدادی الحریمی، قال اخبرنا الفقیہ الشیخ محمد بن عبداللطیف الترمسی البغدادی الصوفی قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا تکلم بالکلام العظیم یقول عقیبہ باللہ قولوا صدقت وانما اتکلم عن یقین لاشك فیہ انما انطق فانطق واعطی فافرق واومر فافعل والعھدۃ علی من امرنی والدیۃ علی العاقلۃ تکذیبکم لی سم ساعۃ لادیانکم وسبب لاذھاب دنیاکم واخراکم اناسیاف اناقتال ویحذرکم اللہ نفسہ لو لالجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم انتم بین یدیّ کالقوا ریریری مافی بطونکم وظواھرکم لولالجام الحکم علی لسانی لنطق صاع یوسف بما فیہ

لکن العلم مستجیر بذیل العالم کیلا یبدی مکنونۃ۔

صدقت یاسیدی واللہ انت الصادق المصدوق من عنداللہ وجلی لسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیک وبارک وسلم وشرف ومجد وعظم وکرم۔

یعنی حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی عظیم بات فرماتے اس کے بعد ارشاد فرماتے تم پر اللہ عزوجل کا عہد ہے کہ کہو حضور نے سچ کہا میں اس یقین سے کلام فرماتا ہوں جس میں اصلا کوئی شک نہیں میں کہلوایا جاتا ہوں تو کہتا ہوں اور مجھے عطا کرتے ہیں تو تقسیم فرماتا ہوں اور مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کام کرتا ہوں، اور ذمہ داری اس پر ہے جس نے مجھے حکم دیا، اور خون بہا مدد گاروں پر، تمہارا میری بات کو جھٹلانا تمہارے دین کے حق میں زہر ہلاہل ہے جو اسی ساعت ہلاک کردے اور اس میں تمہاری دنیا وآخرت کی بربادی ہے۔ میں تیغ زن ہوں، میں سخت کش ہوں، اور اللہ تعالیٰ کی روک میری غضب سے ڈراتا ہے۔ اگر شریعت کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو، تم سب میرے سامنے شیشے کی طرح ہو، تمہارے فقط ظاہر ہی نہیں بلکہ جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے وہ سب ہمارے پیش نظر ہے اگر حکم الٰہی کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو یوسف کا پیمانہ خود بول اٹھتا کہ اس میں کیا ہے، مگر ہے یہ کہ علم عالم کے دامن سے لپٹا ہوا پناہ مانگ رہا ہے کہ راز کی باتیں فاش نہ فرمائیے۔ اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا۔ قسم خدا کی اللہ عزوجل کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ بڑے سچے ہیں، آپ پر بھی اللہ کی رحمت وبرکت اور سلام۔"

(بہجۃ الاسرار کلمات اخیر بہا عن نفسہ مصطفی البابی مصر ص ۲۴)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۳۔۳۹۴}

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی وضاحت:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ زید ستار بجاتا ہے، وصف اس میں یہ ہیں حافظ قرآن ہے۔ خاندان چشتیہ میں بیعت ہے۔ بے دینوں سے نفرت رکھتا ہے، خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے مکان پر سب خورد وکلاں نمازی ہیں یعنی بالغ اور نابالغ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ وصف دیا ہے اور حکم خدا اور رسول سے اس کو کسی وقت میں انکار نہیں اگرچہ اس کا ظاہر نقصان ہو، جب کوئی اس کو ستار بجانے سے منع کرتا ہے تو جواب منع کرنے والے کو یوں دیتا ہے کہ بے شک میں خطاوار خدا تعالیٰ کا بلکہ از حد گنہگار ہوں کہ فی زمانہ مسلمانوں میں کوئی خطاوار مجھ سے بڑھ کر نہ ہوگا مگر ستار میں نے خدا تعالیٰ کے ذکر یاد کرنے کے واسطے سیکھا ہے وہ یاد کرنا یہ ہے کہ اکثر جانوروں کی بولیاں اس سے سمجھ میں آتی ہیں جو شخص عاقل اور ذی فہم ہیں اس وقت خوب جان لیتے ہیں اس بات کو کہ ادنیٰ درجہ کی اشیا خدا کے ذکر میں مشغول ہوں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہوں پھر بہت سا افسوس کر کے خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کو علم معرفت کہتے ہیں۔ اور درجے چار ہیں:

شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت، علماے دین سے ہر ایک کے معنی دریافت کرلو یعنی شریعت کے معنی لغت میں کیا ہے۔ اور اصطلاح میں کیا۔ اسی طرح پر طریقت، معرفت حقیقت کے معنی بتاکر حکم فرمائیں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ سے محبت کا سلسلہ پیدا کرنا چاروں طریقوں میں منع ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً چھوڑ دوں گا، بینوا توجروا۔ (بیان فرماؤ تاکہ اجر وثواب پاؤ۔)

الجواب:۔ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی تخالف نہیں اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددین، شریعت حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے افعال، اور حقیقت حضور کے احوال، اور معرفت حضور کے علوم بے مثال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ الی مالا یزال۔ (ان پر یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، ان کی آل پر اور اصحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ

رحمت برسائے جب تک مولیٰ تعالیٰ فرمائے۔)

(فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد۲۱ صفحہ ۴۶۰)

حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک:۔

شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب کی انفاس العارفین میں ہے:

در حرمین شخصے از بزرگان خود کلاہ حضرت غوث الثقلین تبرک یافتہ بود شبے در واقعہ حضرت غوث الاعظم رادید کہ می فرمایند ایں کلاہ بہ ابوالقاسم اکبرآبادی برساں آں شخص براے امتحان یک جبہ قیمتی ہمراہ آں کلاہ کردہ گرفت کہ ایں ہردو تبرک حضرت غوث الاعظم ہستند حکم شد کہ بشمار سانم حضرت شاں بسیار خوش شد گرفتند آں شخص گفت کہ براے شکر حصول ایں تبرک اہل شہر رادعوت کنید فرمودند کہ وقت صبح بیائید مردمان بسیار بوقت صبح آمدند طعامہائے خوب خوردند وفاتحہ خواندند بعد آں پرسیدند کہ شمار مرد فقیر ہستید ایں قدر طعام از کجا آمد فرمود کہ جبہ رافروختم و تبرک رانگاہداشتم ہمہ گفتند کہ للہ الحمد کہ تبرک بمستحق رسید۔

حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک تبرکا سلسلہ وار اپنے آباواجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھااور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا۔

ایک رات حضرت غوث الاعظم کو(کشف میں) اپنے سامنے موجود پایا جوفرمارہے تھے کہ یہ کلاہ ابوالقاسم اکبرآبادی تک پہنچادو، حضرت غوث اعظم کا یہ فرمان سن کراس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازما کوئی سبب رکھتی ہے، چناں چہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جبہ بھی شامل کرلیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ کی خدمت میں جاپہنچا اوران سے کہاکہ یہ دونوں تبرک حضرت غوث اعظم کے ہیں اورانہوں نے مجھے خواب میں حکم دیاہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبرآبادی کودے دو، یہ کہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دیے، خلیفہ ابوالقاسم نے تبرکات قبول فرماکرانتہائی مسرت کااظہار کیا،اس شخص نے کہایہ تبرک ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطاہوئے ہیں لہذااس شکریے میں ایک بڑی دعوت کاانتظام کرکے روسائے شہر کومدعوکیجیے! حضرت خلیفہ نے فرمایاکل تشریف لاناہم کافی ساراطعام تیار

کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں بلا لیجیے، دوسرے روز علی الصباح وہ درویش روساے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام کہاں سے مہیا فرمایا؟ فرمایا کہ اس قیمتی جبے کو بیچ کر ضروری اشیا خریدی ہیں، یہ سن کروہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی، آپ نے فرمایا چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کرلی ہے اور جو سامان امتحان تھا ہم نے اسے بیچ کر دعوت شکرانہ کا انتظام کرڈالا، یہ سن کروہ شخص متنبہ ہوگیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ الحمدللہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔

(انفاس العارفین (مترجم اردو) قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ص ۷۷)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۹}

مریدوں سے محبت:۔

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم قطب عالم صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابائہ الکرام وعلیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان“

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۰)

اور فرماتے ہیں:

”اگر میرے مرید کا پاؤں پھسلے گا میں ہاتھ پکڑ لوں گا“

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲)

اسی لیے حضور کو پیر دستگیر (ہاتھ پکڑنے والے) کہتے ہیں ______ اور فرماتے ہیں:

”اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا پردہ کھلے میں ڈھانک دوں گا۔“

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۹۹)

اور فرماتے ہیں:

مجھے ایک دفتر دیا گیا حد نگاہ تک کہ اس میں میرے مریدوں کے نام تھے قیامت تک، اور

مجھ سے فرمایا گیا وھبتھم لك، یہ سب ہم نے تمہیں دے ڈالے۔" رواھا عنه الائمة الثقات رضی الله تعالیٰ عنھم، وعنا بھم، امین۔

اس ارشاد کو معتمد ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کیا ہے۔ آمین!

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص۱۰۰)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۶}

یک در گیر محکم گیر:۔

حضور پرنور سید الاولیاء الکرام امام العرفاء العظام حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی علی بن ہیتی قدس سرہ الملکوتی کے یہاں رونق افروز ہوئے حضرت علی بن ہیتی نے اپنے مرید خاص ولی بااختصاص سیدی ابوالحسن علی جوسقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ خدمت حضرت غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملازمت اختیار کریں، اور یہ پہلے فرما چکے تھے کہ میں حضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں سے ہوں، سیدی ابوالحسن قدس سرہ پیر سے یہ کچھ سن کر اس پر رونے لگے اور آستانہ پیر چھوڑنا کسی طرح نہ چاہا، حضرت غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں روتا دیکھ کر فرمایا:

مایحب الا الثدی الذی رضع منه۔ جس پستان سے دودھ پیا ہے اس کے غیر کو نہیں چاہتا۔ اور انہیں حکم فرمایا کہ اپنے پیر کی ملازمت میں رہیں۔

اخرج سیدی الامام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ فی کتابه بهجة الاسرار و معدن الانوار بسند صحیح عن سیدی ابی حفص عمر البزار قدس الله تعالیٰ سره۔

سیدی امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی قدس سرہ نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار میں اس کو سند صحیح کے ساتھ سیدی ابوحفص عمر البزار (پاکیزہ کرے اللہ تعالیٰ ان کے بھید چنے ہوئے کو) سے اخراج کیا ہے یعنی بیان فرمایا اور روایت کیا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر ابوالحسن علی الجوسقی مصطفی البابی مصر ص۲۰۵)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۴۷۷}

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت کا فائدہ:۔

امام یکتا سیدی ابوالحسن نورالملۃ والدین علی قدس سرہ، بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں:
حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہو گا؟ فرمایا:

من انتمی الی و تسمیٰ لی قبلہ اللہ تعالیٰ و تاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ وھو من جملۃ اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واھل مذھبی و کل محب لی الجنۃ۔
جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔
والحمد للہ رب العالمین۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۸}

فلاح انسان کے لیے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے:۔

فلاح انسان کے لیے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی، شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں اور اس کے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو، بیعت برکت یہاں بس نہیں اس راہ میں وہ شدید باریکیاں اور سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل مکمل اس راہ کے جملہ نشیب و فراز سے آگاہ و ماہر حل نہ کرے حل نہ ہوں گے نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا کہ یہ دقائق تقوے کی طرح محدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر سکے، الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق، اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں، حضور سیدنا غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان اللہ لایتجلی لعبد فی صفتین ولا فی صفۃ لعبدین الخ۔ رواہ فی البھجۃ الشریفۃ وفیہ ثنیا یطول شرحھا۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر (یہ ارشاد مبارک بہجۃ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک استثنا ہے جس کی شرح طویل ہے۔)

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشئ من عجائب احوالہ مصطفی البابی مصر ص ۸۲)

اور ہر راہ کی دشواریاں، باریکیاں، گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پر فن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھوہ میں گرائے کس گھاٹی میں ہلاک کرے، ممکن ہے کہ سلوک درکنار معاذاللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ اس کا کہنا بارہا واقع ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا اے عبدالقادر! تمھیں تمہارے علم نے بچالیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کیے ہیں، معروف و مشہور اور کتب ائمہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی و مسطور (یعنی یہ روایت لکھی ہوئی ہے)۔

اقول: حاشا یہ مرشد عام کا عجز نہیں بلکہ اس کے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے:

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ

ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

(القرآن الکریم ۶/۳۸)

مگر احکام ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علما، علما کو ائمہ، ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ

فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

(القرآن الکریم ۱۶/۴۳)

یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص باوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور (۱) کسی کو پیر نہ بنائے (۲) کسی مبتدع (۳) کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں (۴) ایسے پیر کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسے پر یہ راہ طے کرنا چاہے (۵) شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خود رائی برتتے اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا، اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہو گا جس سے تعجب نہیں کہ اسے فلاح بلکہ نفس ایمان سے دور کردے والعیاذ باللہ رب العالمین۔

اقول: بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑے گی تو اسی قدر کہ اس راہ میں بھکے گا یہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصلی فلاح نہ رہے۔ نہیں نہیں عدو لعین تو دشمن ایمان ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے۔ آدمی ایک بات سنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط جانے اور اسی اعتقاد پر جمارہے حالانکہ لیس الخبر کالمعاینۃ شنیدہ کے بود مانند دیدہ (سنی ہوئی بات دیکھنے کے مانند کب ہو سکتی ہے۔) پیر کامل کو چاہیے کہ ان شبہات کا کشف کرے۔

رسالہ مبارک امام قشیری میں ہے:

اعلم ان فی ھذہ الحالۃ قلما یخلو المرید فی اوان خلوتہ فی ابتداء ارادتہ من الوساوس فی الاعتقاد الی اٰخر ما افاد واجاد علینا بہ وعلیہ رحمۃ الملک الجواد۔

واضح ہو کہ اس حالت میں ابتداے ارادت کے زمانہ خلوت میں کم کوئی مرید ہو گا جسے عقائد میں وسوسہ نہ آتے ہوں، آخر مفید اور جید بیان تک، اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

(الرسالۃ القشیریۃ باب الوصیۃ للمریدین مصطفی البابی مصر ص ۱۸۲)

ثم اقول: غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور گرگ شیطان اسے بے راعی کی بھیڑ پاکر نوالہ کرلیتا ہے اگرچہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے جذب ربانی ہی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیر اسے مکائد نفس و شیطان سے بچاکر نکال لے جائے اس کے لیے مرشد عام مرشد خاص کا کام دے گا۔

خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے مرشد خاص ہوں گے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لیے حکم نہیں ہوتا ثم اقول بے مرشد خاص اس راہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلے مجاہدے کرے اور اس پر اصلاح فتح یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی دشواریاں پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقوے پر قائم رہے گا دو شرط سے:

ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عجب نہ دلائے اپنے آپ کو اوروں سے اچھا نہ سمجھنے لگے، ورنہ فلاح تقویٰ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگ دلی کسی عظیم امر میں نہ ڈال دے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاں تو درکنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اگر اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل و انکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنیٰ رہے گا یوں کہ جب راہ نہ کھلی تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہوا جو فلاح تقویٰ پر مقتصر رہا۔

اقول:۔ قرآن کریم کے لطائف لامتناہی ہیں اس بیان سے آیت کریمہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جان لڑاؤ اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا، یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اس کے لیے تقویٰ شرط ہے تو اولا اس کا حکم فرمایا کہا اتقوا اللہ اللہ سے ڈرو۔

(القرآن الکریم ۵/۳۵)

اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادۃ بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہٰذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا:

وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔) اس لیے کہ "الرفیق ثم الطریق" (پہلے ساتھ تلاش کرو پھر راستہ لو۔) اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ

"جاھدوا فی سبیله" اس کی راہ میں مجاہدہ کرو۔ "لعلکم تفلحون" تاکہ فلاح احسان پاؤ۔

جعلنا اللہ من المفلحین بفضل رحمته بھم انه ھوالرؤف الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وبارك علی من به الصلاح والفلاح وعلی آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین اٰمین۔

اللہ ہمیں فلاح والوں میں کرے اس کی رحمت کے فضل سے جو فلاح والوں پر کی بے شک وہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود وسلام وبرکت اتارے ان پر جن کے صدقے میں ہر صلاح وفلاح ہے اوران کے آل واصحاب اوران کے بیٹے حضور غوث اعظم اوران کے سب گروہ پر آمین۔

ثم اقول:۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس میں راہ فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اس کو اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیر افلاح نہ پائے گا اور جب فلاح نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہوا حزب الشیطان سے ہوگا کہ رب عزوجل فرماتا ہے :

أَلَآ إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔

سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے۔

(القرآن الکریم ۱۹/۵۷)

أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

سنتا ہے اللہ ہی کا گروہ فلاح والا ہے۔

(القرآن الکریم ۲۲/۵۸)

تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزرا۔ نسأل اللہ العفو والعافیة،

ہم اللہ تعالیٰ سے معافی وعافیت کا سوال کرتے ہیں۔

بالجملہ حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے:

(۱) ہر بدمذہب فلاح سے دور ہلاکت میں چور ہے۔ مطلقاً بے پیرا ہے، اور ابلیس اس کا پیر، اگر چہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے نہ رکھے ہر طرح لایفلح وشیخه الشیطان، (فلاح نہیں پائے گا اور اس کا پیر شیطان ہے۔)

کا مصداق ہے۔

(۲) سنی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک نہ پڑا اگر فسق کرے فلاح پر نہیں مگر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہو اس کا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا۔

(۳) یہ اگر تقوی کرے توفلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد کا عام کا مرید، غرض سنی کہ مضایق سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید ہاں فسق کرے توفلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے۔

(۴) اگر مضایق سلوک میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب وانکار پیدا ہو تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آیا شیطان اس کا پیر نہ ہو گا اور متقی تھا توفلاح پر بھی ہے۔

(۵) یہ مرض پیدا ہوئے توفلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار وفساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہو گیا۔

(۶) اگر راہ کھلی تو جب تک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہو گا اگر چہ بظاہر کسی ناقابل پیر یا محض شیخ اتصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو۔

(۷) ہاں اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الحمدللہ! یہ وہ تفصیل جمیل وتحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملے گی، بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل وتفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائض ہوئی۔

والحمدللہ رب العالمین وافضل الصلوۃ واکمل السلام علیٰ سید المرسلین وصحبہ اجمعین، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۵۱۶۔۵۲۰}

شریعت وطریقت پر سیدنا غوث اعظم کے سات اقوال:۔

قول(۱):۔ حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد غوث عالم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”لاتری لغیر ربك وجودا مع لزوم الحدود وحفظ الاوامر والنواھی فان انخرم فیك شئ من الحدود فاعلم انك مفتون قد لعب بك الشیطان فارجع الی حکم الشرع والزمه ودع منك الھوی لان کل حقیقة لاتشھد له الشریعة فھی باطلة۔ (الطبقات الکبریٰ)

غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اس کے ساتھ ہو تو اس کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو اور اس کے ہر امر و نہی کی حفاظت کرے اگر حدود شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بے شک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اس لیے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔“

(الطبقات الکبری للشعرانی ترجمہ ۲۴۸ سید عبدالقادر الجیلی مصطفی البابی مصر ۱/۱۳۱)

سعادت مند کے لیے حضور پر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرمادیا ہے۔ وللہ الحمد۔

قول (۲):۔ حضور پر نور غوث الثقلین غیاث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اذا وجدت فی قلبك بغض شخص اوحبه فاعرض افعاله علی الکتب والسنة فان کانت محبوبة فیھما فاحبه وان کانت مکروھة فاکرھه لئلا تحبه بھواك وتبغضه بھواك قال اللہ ولاتتبع الھوی فیضلك عن سبیل اللہ۔

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دے گی خدا کی راہ سے۔“

(الطبقات الکبری للشعرانی ترجمہ ۲۴۸ سید عبدالقادر الجیلی مصطفی البابی مصر ۱/۱۳۱)

قول (۳):۔ حضور پر نور غوث الاغواث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”الولایة ظل النبوة والنبوة ظل الالٰھیة وکرامة الولی استقامة فعل علیٰ قانون قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

ولایت پر تو نبوت ہے اور نبوت پر تو الوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر ٹھیک اترے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعابشیئ من عجائب احوالہ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۳۹)

قول(۴):۔ حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"الشرع حکم محق سیف سطوۃ قھرہ من خالفہ وناواہ واعتصمت بحبل حمایتہ وثیقات عری الاسلام وعلیہ مدار امر الدارین وباسبابہ انیطت منازل الکونین۔

شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف ومقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں۔ دوجہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے۔ اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعابشئ من عجائب احوالہ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۴۰)

قول(۵):۔ حضور پر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"الشریعۃ المطھرۃ المحمدیۃ ثمرۃ شجرۃ الملۃ الاسلامیۃ شمس اضاءت بنورھا ظلمۃ الکونین اتباع شرعہ یعطی سعادۃ الدارین احذر ان تخرج من دائرتہ ایاک ان تفارق اجماع اھلہ۔

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخت دین اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہان کی سعادت بخشی ہے خبردار اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا، خبردار اہل شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعابشئ من عجائب احوالہ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۴۹)

قول(۶):۔ حضور پر نور سید الاولیاء قطب الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ لزوم قانون العبودیۃ والاستمساک بعروۃ الشریعۃ۔

اللہ عزوجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعابشئ من عجائب احوالہ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۵۰)

قول(۷):۔ حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"تفقه ثم اعتزل من عبد الله بغير علم كان ما يفسده اكثر مما يصلحه خذ معك مصباح شرع ربك۔

فقہ حاصل کر، اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعت الٰہیہ کی شمع لے لے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلام مرصعا بشیٔ ا لخ مصطفی البابی مصر ص ۵۳)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۵۳۵۔۵۳۸}

اقطاب اربعہ کا تذکرہ:۔

حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اقطاب اربعہ سے ہیں یعنی ان چہار میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گنے جاتے ہیں، اول حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوم سید احمد رفاعی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سید ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا والآخرۃ) فرماتے ہیں:

"الشريعة هي الشجرة والحقيقة هي الثمرة۔

شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔"

(الطبقات الکبری ترجمہ ابراہیم الدسوقی ۲۸۶ مصطفی البابی مصر ۱/۱۶۹)

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ نرا محروم و مردود ہے۔ پھر اس کی مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منبع و بحر میں بیان کر آئے ہیں، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کٹتے ہی آئے ہوئے پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں، بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گوبر کے پھل جادو سے بنا کر اس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت سے انہیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش نگلتا ہے۔ جب آنکھ بند ہوگئی اس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ان درختوں میں قریب ترمثال پان اور اس کی بیل کی ہے خوشبو، خوشرنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل ودماغ، مصفی خون مطیب نکہت وجہ سرخروئی باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معا سوکھ جائیں گے یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت وحقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت وطریقت کی ہے۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۱ صفحہ ۵۵۰}

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی:۔

مدارج شریف میں ہے:

"آوردہ اند کہ لحیہ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ راو ہمچنیں لحیہ امیر المومنین عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ودر حلیہ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ عریضہا۔

منقول ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی مبارک ان کے سینہ اقدس کو ڈھانپ دیتی تھی یا ڈھانپے ہوئی تھی۔ اور اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک داڑھیاں تھیں کہ بڑی اور گنجان ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں کو ڈھانپ دیتی تھیں۔ اور حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلیہ مبارک میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیٰ ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم۔"

(مدارج النبوۃ باب اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۱۵)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۱}

گیارہویں شریف میں قیام کا حکم:۔

سیدی حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا:

گیارھویں شریف میں تعظیم کے لیے اٹھنا کیسا ہے؟

جواباً آپ نے ارشاد فرمایا:

''گیارھویں شریف میں قیام سے کوئی ممانعت شرعیہ نہیں مگر یہ تعظیم عرف مسلمین میں ذکر اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہو رہی ہے اس تخصیص کا لحاظ چاہیے۔''

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۷}

فاتحہ گیارھویں شریف میں ایک رباعی پڑھنے اور طریقہ فاتحہ گیارھویں شریف کے بارے میں سوال:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ فاتحہ گیارہویں میں رباعی شریف پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ رباعی یہ ہے ؎

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم وغریب

باد شاہ وشیخ ودرویش وولی ومولائنہ

اوراگر یہ رباعی پڑھنا ناجائز ہے تو کل طریقہ فاتحہ گیارہویں شریف کا براہ مہربانی تحریر فرمادیجیے۔

الجواب:۔ یہ رباعی نہ پڑھی جائے اس میں بعض الفاظ خلاف شان اقدس ہیں، فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے جو کچھ قرآن مجید و درود شریف سے ہوسکے پڑھ کر ثواب نذر کرے۔ اور ہمارے خاندان کا معمول یہ ہے کہ سات بار درود غوثیہ، پھر ایک ایک بار الحمد شریف وآیۃ الکرسی، پھر سات بار سورہ اخلاص، پھر تین بار درود غوثیہ۔ درود غوثیہ یہ ہے:

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم وعلیٰ اٰلہ وبارک وسلم۔

اور فقیر اتنا زائد کرتا ہے:

وعلیٰ اٰلہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریمۃ وبارک وسلم۔''

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۳ صفحہ ۷۴۶}

غوث پاک کی گیارھویں شریف کی محفل میں یا غوث کی تسبیح پڑھنا جائز ہے:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ چند اشخاص نے گیارہویں شب ہر مہینہ میں مجتمع ہو کر بغرض ایصال ثواب روح پر فتوح حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے درود شریف کی تسبیح و کلمہ تہلیل وسورہ اخلاص شریف کے بعد یاغوث یاغوث یاغوث کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں آیا یہ شرعاً جائز ہے یانہیں؟ درصورت جائز ہونے کے بجائے اس کے درود شریف یا کلمہ تہلیل وغیرہ اذکار پڑھیں توکیسا؟ بینوا توجروا۔

(بیان فرمائیے اجر پائیے۔)

الجواب:۔ جائز ہے کوئی حرج نہیں اور درود شریف یا تسبیح و تہلیل کا اس سے افضل ہونا وجہ منع نہیں ورنہ سوا افضل الاذکار لاالہ الااللہ ہر دعاوذکرو درود شریف سب ممنوع ہوجائیں بلکہ تمام اذکار کہ قرآن خوانی ان سب سے افضل ہے بلکہ غیر اوقات کراہت نفل میں قرآن خوانی بھی کہ نماز نفل اس سے افضل ہے۔

یہاں ایک نکتہ اور قابل لحاظ ہے سائل نے وقت حاجت و مصیبت ندائے غیر اللہ کا جواز اپنا معتقد بتایا انبیا و اولیا علیہم الصلوۃ والسلام کی ندا ندائے غیر اللہ نہیں بلکہ اللہ ہی کی ندا ہے کہ وہی نسبت ملحوظ ومناط ندا ہے، جس طرح کہ ملتقط ودر مختار وعالمگیریہ میں ہے :التواضع لغیر اللہ حرام۔ غیر اللہ کے لیے تواضع حرام ہے۔"

(در مختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء وغیرہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۴۵)

حالاں کہ انبیا و اولیا اور ماں باپ اور اساتذہ وغیرہم کے لیے تواضع کے حکم سے قرآن وحدیث اور خود یہ کتابیں مالامال ہیں تو وجہ وہی کہ ان کے لیے تواضع غیر اللہ کی تواضع نہیں اللہ ہی کے لیے ہے کہ اسی کی نسبت ملحوظ ہے اسی نکتہ سے غفلت کے سبب وہابیہ خذلھم اللہ تعالیٰ شرک جلی میں گرفتار ہوئے اور مسلمانوں کو مشرک کہنے لگے انہیں انبیا و اولیا وجود الٰہی کے مقابل مستقل وجود نظر آئے اور ان کی ندا غیر خدا کی ندا جانی، یوں ہی ان سے استمداد ان کی تعظیم ہر بات میں وہی غیریت واستقلال کالحاظ رکھا اور

وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللهِ وَرُسُلِهِ۔ (القرآن الکریم ۴/۱)

(وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں۔) کے مصداق ہوئے، اس کا زیادہ بیان ہمارے رسالہ الاستمداد وکشف ضلال دیوبند میں ہے۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۳ صفحہ ۷۵۸}

مرید کے پیر پر کیا حقوق ہیں؟

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

”مرید کا پیر پر حق یہ ہے کہ اسے مثل اپنی اولاد کے جانے، جو بات بری دیکھے اس سے منع کرے، روکے، نیکیوں کی ترغیب دے۔ حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے، اپنی دعا میں اسے شریک کرے، اس کی طرف سے براہ نادانی جو گستاخی بے ادبی واقع ہو اس سے درگزر کرے، اس پر اپنے نفس کے لیے ناراض نہ ہو، اس کی ہدایت کے لیے غصہ ظاہر کرے اور دل میں اس کی بھلائی کا خواستگار رہے، اس کے مال سے کچھ طلب نہ رہے، تا بمقدور اس کی ہر مشکل میں مددگار رہے وغیرہ وغیرہ۔“

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۸}

پیر کے مرید پر کیا کیا حقوق ہیں؟

”پیر کے حقوق مرید پر شمار سے افزوں ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے، اس کی رضا کو اللہ کی رضا اس کی ناخوشی کو اللہ کی ناخوشی جانے، اسے اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے، اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو اسے بھی پیر ہی کی عطا اور اسی کی نظر توجہ کا صدقہ جانے، مال اولاد جان سب اس پر تصدق کرنے کو تیار رہے، اس کی جو بات اپنی نظر میں خلاف شرع بلکہ معاذاللہ کبیرہ معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے۔

دوسرے کو اگر آسمان پر اڑتا دیکھے جب بھی پیر کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے، اس کے حضور بات نہ کرے، ہنسنا تو بڑی چیز ہے، اس کے سامنے آنکھ کان دل ہمہ تن اسی کی طرف مصروف رکھے، جو وہ پوچھے نہایت نرم آواز سے بکمال ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے، اس کے کپڑوں، اس کے بیٹھنے کی جگہ، اس کی اولاد، اس کے مکان، اس کے محلہ، اس کے شہر کی تعظیم کرے۔ جو وہ حکم دے کیوں نہ کہے دیر نہ کرے، سب کاموں پر اسے تقدیم دے، اس کی غیبت میں بھی اس کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے۔ اس کی موت کے بعد بھی اس کی زوجہ سے نکاح نہ کرے، روزانہ اگر وہ زندہ ہے اس

کی سلامت وعافیت کی دعا بکثرت کرتا رہے، اوراگر انتقال ہوگیا تو روزانہ اس کے نام پر فاتحہ ودرود کا ثواب پہنچائے۔ اس کے دوست کا دوست، اس کے دشمن کا دشمن رہے۔ غرض اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس کے علاقہ کو تمام جہان کے علاقہ پر دل سے ترجیح دے اور اسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔

جب یہ ایسا ہوگا تو ہر وقت اللہ عزوجل وسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرات مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدد زندگی میں نزع میں قبر میں حشر میں میزان پر صراط پر حوض پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔ اس کا پیر اگر خود کچھ نہیں تو اس کا پیر تو کچھ ہے یا پیر کا پیر یہاں تک کہ صاحب سلسلہ حضور پرنور غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر یہ سلسلہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور ان سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے اللہ رب العلمین تک مسلسل چلا گیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ پیر چاروں شرائط بیعت کا جامع ہو، پھر اس کا حسن اعتقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۹}

مرشد کے حقوق بغرض تصحیح وترمیم:۔

فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ مذکور ہے کہ ایک مرتبہ ایک صاحب نے مرشد کے حقوق لکھ کر بغرض تصحیح وترمیم امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں بھیجا تو آپ نے مختصر مگر انتہائی عمدہ جواب عطا فرمایا۔۔۔ بغرض اضافہ علم وہ حقوق اور امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

(۱) یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیوض وبرکات سے محروم رہے گا۔

(۲) ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان ومال سے اس کی خدمت کرے کیوں کہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے۔

(۳) مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتدا نہ کرے کیوں کہ بعض اوقات وہ اپنے حال ومقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اس کا کرنا زہر

قائل ہے۔

(۴) جو وِرد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو۔

(۵) مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہاں تک کہ سوائے فرض وسنت کے نماز نفل اور کوئی وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔

(۶) حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

(۷) اس کے مصلے پر پیر نہ رکھے۔

(۸) اس کی طہارت یا وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے۔

(۹) مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔

(۱۰) اس کے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے اور نہ وضو کرے، ہاں اجازت کے بعد مضائقہ نہیں۔

(۱۱) اس کے روبرو کسی سے بات نہ کرے، بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو

(۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو اس طرف پیر نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

(۱۳) اور اس طرف تھوکے بھی نہیں۔

(۱۴) جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیوں کہ جو کچھ وہ کرتا ہے اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے۔

(۱۵) اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔

(۱۶) اگر کوئی شبہہ دل میں گزرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہہ حل نہ ہوتا تو اپنے فہم کا نقصان سمجھے اور اگر اس کا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس کے جواب کے لائق نہ تھا۔

(۱۷) خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو اسے بھی عرض کردے۔

(۱۸) بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علاحدہ نہ ہو۔

(۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآواز اس سے بات نہ کرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے۔

(۲۰) اور مرشد کے کلام کو دوسرے سے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں اور جس بات کو یہ سمجھے کہ لوگ نہ سمجھیں گے تو اسے بیان نہ کرے۔

(۲۱) اور مرشد کے کلام کو رَد نہ کرے اگر چہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔

(۲۲) اور کسی دوسرے کا سلام و پیام شیخ سے نہ کہے۔

(۲۳) جو کچھ اس کا حال ہو برا یا بھلا اسے مرشد سے عرض کرے کیوں کہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اس کی اصلاح کرے گا مرشد کے کشف پر اعتماد کرکے سکوت نہ کرے۔

(۲۴) اس کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔

(۲۵) جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگر چہ خواب میں یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہنچا ہے تب بھی یہ جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

(کذافی ارشاد رحمانی) قال العارف الرومی (عارف رومی علیہ الرحمہ نے فرمایا ؎

چوں گرفتی پیر ہین تسلیم شو
ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو

صبر کن بر کار خضر اے بے نفاق
تا نگوید خضر رو ہذا فراق

جب تو نے پیر بنالیا تو خبر دار اب سر تسلیم خم کرلے، موسیٰ علیہ السلام کی طرح خضر علیہ السلام کے حکم کے ماتحت چل اے نفاق سے پاک شخص حضرت خضر علیہ السلام کے کام پر صبر کرتا کہ خضر علیہ السلام یہ نہ فرمادیں کہ جا یہ جدائی ہے۔)

(مثنوی معنوی وصیت کردن بر رسول خدا مر علی مؤسسۃ انتشارات اسلامی لاہور ۱/۳۱۱)

قال العطار (شیخ عطار علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؂

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
دامن رہبر بگیر و پس بیا
در ارادت باش صادق اے مرید
تا بیانی گنج عرفاں را کلید
دامن رہبر بگیر اے راہ جو
ہر چہ داری کن نثار راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب
راہبر نبود چہ حاصل زاں تعب
بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق
عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق
پیر خود را حکم مطلق شناس
تا براہ فقر گردی حق شناس
ہر چہ فرماید مطیع امر باش
طوطیائے دیدہ کن از خاک پاش
آں چہ می گوید سخن تو گوش باش
تا نگوید او بگو خاموش باش

ترجمہ:۔

(۱) اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو کسی راہنما کا دامن پکڑ، پھر آ۔

(۲) اے مرید! ارادت میں صادق ہو، تاکہ تو معرفت کے خزانے کی چابی پائے۔

(۳) اے راہ طریقت کے متلاشی! کسی راہنما کا دامن پکڑ، جو کچھ تو رکھتا ہے اس کی راہ میں قربان کردے۔

(۴) اگر تو طلب کی راہ میں سو سال چلتا رہے، رہنما اگر نہیں ہے تو اس مشقت کا کیا فائدہ ہے!

(۵) کسی رفیق کے بغیر جو کوئی عشق کے راستے پر چلا اس کی عمر گزر گئی اور وہ عشق سے آگاہ نہ

ہوا۔

(۶) اپنے پیر کو حاکم مطلق سمجھ، تاکہ فقیری کی راہ میں تو حق کو پہچاننے والا ہو جائے۔

(۷) جو کچھ پیر فرمائے اس کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو جا، اس کی خاک پا کو آنکھوں کا سرمہ بنا۔

(۸) پیر جو بات کرے تو ہمہ تن گوش ہو جا، جب تک وہ نہ کہے کہ بولو تو چپ رہ)

الجواب:۔ یہ تمام حقوق صحیح ہیں، ان میں بعض قرآن عظیم اور بعض احادیث شریفہ اور بعض کلمات علما اور بعض ارشادات اولیا سے ثابت ہیں اور اس پر خود واضح ہیں جو معنی بیعت سمجھا ہوا ہے، اکابر نے اس سے بھی زیادہ آداب لکھے ہیں، اتنوں پر عمل نہ کریں گے مگر بڑی توفیق والے، اور نمبر ۷ اسے شیطانی خواب پریشان مہمل مستثنیٰ ہے کہ اسے بیان کرنے کو حدیث میں منع فرمایا ہے۔ اور نمبر ۲۲ عوام مریدین کے لیے ہے جن کو بارگاہ شیخ میں بھی منصب عرض معروض دیگران حاصل نہ ہوا یسوں سے اگر کوئی عرض سلام کے لیے کہے عذر کر دے کہ میں حضور شیخ میں دوسرے کی بات عرض کرنے کے ابھی قابل نہیں۔“

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۸۱۔۵۸۴}

غوث اعظم کی روح پاک نے شب معراج براق پر سوار ہونے کے وقت حضور کو کاندھا دیا یا نہیں؟

سوال:۔ اے ملت مقدسہ نورانیہ کے علمائے کرام اور روشن شریعت کے مفتیان عظام آپ کا کیا ارشاد ہے اس بارے میں کہ مولوی غلام امام شہید نے ص ۵۹ سطر ۱۱ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن غوث اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کچھ منزلت بخشیے گا تو آپ کے دین کو زندہ

کروں گا۔ فرمایا کہ تو محی الدین ہے اور جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہو گا۔

اور اس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منازل اثنا عشریہ بھی تحفہ قادریہ سے لکھتے ہیں۔ اسی کتاب کے ص۸ سطر۵ میں مرقوم ہے کہ خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا یہ کیا بے حرمتی ہے تو نہیں جانتا کہ تیرا راکب کون ہے، خلاصہ ہیجدہ ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ براق نے کہا اے امین وحی الٰہی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس کرنی ہے۔ فرمایا بیان کرو۔ عرض کیا آج میں دولت زیارت سے مشرف ہوں، کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپ کی سواری کے واسطے آئیں گے امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے التجا اس کی قبول فرمائی۔

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑھا اور اونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔

میرا استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث میں وشفائے قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن سیر میں موجود ہے یا نہ؟

بینوا توجروا، ببیان کاف وشاف بالاسانید من المعتبرات المعتمدات بالبسط والتفصیل جزاکم اللہ خیر الجزأ

قابل اعتبار واعتماد اسانید کے ساتھ مکمل وضاحت وتفصیل کی روشنی میں تسلی بخش طور پر بیان فرمائیں اجر پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین صلہ عطا فرمائے۔

الجواب:۔ کتب احادیث وسیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری، نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔ تحفہ قادریہ شریف اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے، میں اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا جو

یا جو میری نظر سے گزرا اس میں یہ روایت اصلا نہیں۔

بایں ہمہ اس زمانے کے بعض مفتیان جہول یعنی دیوبندیان نامعقول اور مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان اس طرح ثابت کرنا چاہا ہے کہ سدرۃ المنتہٰی سے بالا عروج کیسا اور اس میں معاذاللہ حضور اقدس وانور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بوے تفضیل نکلتی ہے، یہ محض تعصب وجہالت ہے۔

جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوے میں سترہ سال ہوئے کہ کیا، جب کہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو کھٹور ضلع سورت سے اس کا سوال آیا تھا، ہاں فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی اہلی نے کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایت لکھی ہے اور اسے جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید ابن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "حرز العاشقین" سے نقل کیا، اور ایسے امور کو اتنی ہی سند بس ہے۔ اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے، جس کا سوال ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ کو اجین سے آیا تھا۔ وباللہ التوفیق۔ (اور توفیق اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۸}

حضرت پیران پیر دستگیر کے گیارہ نام:۔

سوال:۔ حضرت پیران پیر دستگیر کے گیارہ نام کیا کیا ہیں؟

الجواب:۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے شریفہ یہ ہیں:

سید محی الدین سلطان، محی الدین قطب، محی الدین خواجہ، محی الدین مخدوم، محی الدین ولی، محی الدین بادشاہ، محی الدین شیخ، محی الدین مولنا، محی الدین غوث، محی الدین خلیل، محی الدین۔"

واللہ تعالیٰ اعلم

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۲}

حضور غوث پاک ہمیشہ سے حنبلی تھے:۔

سوال:۔ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ "حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا تم میرے مذہب میں آجاؤ میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی، اس لیے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے۔

الجواب:۔ یہ روایت صحیح نہیں، حضور ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔"

واللہ تعالیٰ اعلم

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۳}

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً قطعاً اجل سادات کرام سے ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سید نہیں اور نہ حسن مثنیٰ کی اولاد میں ہیں۔ مہربانی فرما کر کتب معتبرہ شیعہ و سنی سے نقل عبارت مع صفحہ و نام کتاب تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً قطعاً اجل سادات کرام سے ہیں، حضور کی سیادت متواتر ہے، حضرت سیدی امام اوحد ابوالحسن لخمی قدس سرہ کی بہجۃ الاسرار شریف اور امام جلیل عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی کی اسنی المفاخر و علامہ علی قاری کی نزہۃ النواظر اور مولانا نورالدین جامی کی نفحات الانس اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی کی زبدۃ الآثار وغیرہم اجلہ اکابر کی معتمدات اسفار ملاحظہ ہوں۔

فقیر بوجہ علالت تبدیل ہوا کے لیے پہاڑ پر آیا ہوا ہے ورنہ کتابوں کے حوالے اور صفحات کے نشان لکھتا۔ رافضیوں کی کتابیں میرے کتب خانہ میں نہیں، نہ مسلمانوں کو ان کی بات پر کان رکھنا جائز، میں رسالہ ردالرفضہ میں کتب معتمدہ کثیرہ

ودلائل قاطعہ منیرہ سے ثابت کر چکا ہوں کہ روافض زمانہ سب کفار مرتدین ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰)

رافضیوں کے یہاں تو معیار سیادت رفض ہے، سنی کیسا ہو جلیل القدر سید ہوا سے ہرگز سید نہ مانیں گے اور کوئی کیسا ہی رذیل ذلیل قوم کا آج رافضی ہو جائے کل سے میر صاحب ہے۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا أَیَّ مُنقَلَبٍ یَنقَلِبُونَ

(اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔)

(القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۷}

سیدنا غوث اعظم امام مہدی کے ظہور تک غوث الاغواث ہیں:۔

سوال:۔ گزارش یہ ہے کہ ایک جگہ ایسا جھگڑا آپڑا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ خاندان غوثیہ والے ایک صاحب یعنی خاندان محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب نے مداریہ خاندان والوں سے کہا کہ ہمارا خاندان بڑا ہے، تم لوگ ہمارے یہاں بیعت ہو۔ انہوں نے کہا یعنی مداریہ والوں نے جواب دیا کہ ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے اچھا نہیں ہے۔ اور اچھا بھی ہے تو خدا کے یہاں خاندان نہ پوچھا جائے گا بلکہ عمل پوچھا جائے گا۔ خاندان غوثیہ والوں نے ثبوت پیش کیا کہ حضرت غوث پاک کے بارے میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔

مداریوں نے دریافت کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گردن پر بھی اور حضرات حسنین علیہما السلام خواجہ حسن کی گردن پر بھی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ حبیب عجمی اور مدار

صاحب کی گردن پر تھا یا نہیں ؟

خاندان غوثیہ والوں نے جواب دیا کہ مدار صاحب کی گردن پر قدم تھا۔ اور جو صاحبان پہلے گزر چکے ہیں ان پر نہیں خاندان مداریہ والوں نے جواب دیا: ہمارا خانوادہ طیفوریہ دوئم اور تمہارا خانوادہ طوسیہ ہفتم ہے، ہمارے خاندان سے تمہارا خاندان بعد میں ہوا۔ اور مداریہ کہتے ہیں کہ مدار کا رتبہ غوث سے اعلیٰ ہے۔ جناب کو تکلیف دے کر عرض ہے کہ مدار کے کیا معنی ہیں؟ اور جو درجہ مداریہ ہے اس کی کیا تشریح ہے؟ اوران دونوں خاندان والے صاحبان میں کون حق پر ہیں اور کون سے نہیں ؟

سوآپ کے اور کوئی عالم صاحب اس مرحلہ کو طے نہیں کر سکتے بلکہ یہاں تک نوبت ہوگئی ہر دو جانب سے آمادہ فساد پر ہوجائیں تو عجب نہیں۔ ماشاء اللہ آپ عالم باعمل ہیں اور جملہ خاندان عالیہ سے سندیافتہ ہیں۔ اہل علم میں فساد ہونا موجب سبکی کا ہے۔ اور دونوں خاندان والے جناب کے قول کو صادق ہونے پر مضبوط ہیں اور کہتے ہیں کہ جو مولوی صاحب فرمائیں گے وہ ہم دونوں صاحبان کو منظور ہے۔ اللہ پاک جناب کو ہم سیہ کاروں پر ہمیشہ ہمیشہ سلامت اور قائم رکھے۔ حضور کے ہونے سے جملہ صاحبان اہل آلام کو ہر طرح کی تقویت حاصل ہے۔ زیادہ حد ادب!

الجواب:۔ عوام کو ایسے امور میں بحث کرنا سخت مضرت کا باعث ہوتا ہے۔ مبادا کسی طرف گستاخی ہوجائے تو عیاذا باللہ سخت تباہی و بربادی، بلکہ اس کی شامت سے زوال ایمان کا اندیشہ ہے، حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس اللہ سرہ العزیز ضرور اکابر اولیا سے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ و افضل ہے۔ غوث اپنے دور میں تمام اولیاے عالم کا سردار ہوتا ہے۔ اور ہمارے حضور امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاء اللہ کے سردار ہیں اور ان سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے۔

امام ابوالحسن علی بن یوسف بن حمریر لخمی بن شطنوفی قدس سرہ العزیز نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند مسلسل دو اکابر اولیاء اللہ معاصرین حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی احمد ابن ابی بکر حریمی و حضرت ابو عمرو عثمان ابن صریفینی قدس اللہ اسرار ہما

سے دو حدیثیں روایت فرمائیں۔

پہلی کی سند یہ ہے:

اخبرنا ابوالمعالی صالح ابن احمد بن علی البغدادی المالکی سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن البغدادی المعروف بالخفاف قال اخبرنا شیخنا الشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکرن الحریمی بہ سنۃ ثمانین وخمس مائۃ۔

اور دوسری سند یہ ہے:

اخبرنا ابوالمعالی قال اخبرنا شیخ ابومحمد عبداللطیف البغدادی المعروف الصریفینی۔

اور ان دونوں حدیثوں کا متن یہ ہے کہ دونوں حضرات کرام نے فرمایا:

واللہ ما اظہر اللہ تعالیٰ ولایظہر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مانند نہ کوئی ولی عالم میں ظاہر کیا نہ ظاہر کرے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلام بشیٔ من عجائب احوالہ ال مصطفی البابی مصر ص ۲۵)

نیز امام ممدوح کتاب موصوف میں حضرت سیدی ابومحمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو فرماتے سنا:

ما اوصل اللہ تعالیٰ ولیا الیٰ مقام الاوکان الشیخ عبدالقادر اعلاہ ولاسقی اللہ حبیبا کاسا من حبہ الاوکان الشیخ عبدالقادر اہناہ، ولاوھب اللہ لمقرب حالا الاوکان الشیخ عبدالقادر اجلہ، وقد اودعہ اللہ تعالیٰ سرا من اسرارہ سبق بہ جمہور الاولیاء وما اتخذ اللہ ولیا کان اویکون الا وھو متادب معہ الیٰ یوم القیمۃ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس ولی کو کسی مقام تک پہنچایا شیخ عبدالقادر کا مقام اس سے اعلیٰ ہے، اور جس پیارے کو اپنی محبت کا جام پلایا شیخ عبدالقادر کے لیے اس سے بڑھ کر خوش گوار جام ہے اور جس مقرب کو کوئی حال عطا فرمایا شیخ عبدالقادر کا حال اس سے اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسرار سے وہ راز ان میں رکھا ہے جس کے سبب ان کو جمہور اولیا پر سبقت ہے۔ اور اللہ

تعالیٰ کے جتنے ولی ہو گئے یا ہوں گے قیامت تک سب شیخ عبد القادر کا ادب کریں گے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر ابو محمد القاسم بن عبد البصری مصطفی البابی مصر ص ۱۷۳)

یہ شہادتیں ہیں حضرت خضر اور حضرات اولیاے کرام کی، علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام ؂

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

(حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ

مطبوعہ آرام باغ کراچی حصہ اول ص ٦)

واللہ تعالیٰ اعلم علمہ احکم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲٦ صفحہ ۵۵۹}

کرامت اور فیض میں فرق:۔

سوال:۔ کرامت اور فیض میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ کرامت خرق عادت ہے کہ ولی سے صادر ہو، اور فیض وبرکات اور نورانیت کا دوسرے پر القا فرمانا ہے۔ یہ القا اگر بر خلاف عادت ہو تو فیض بھی ہے اور کرامت بھی۔ جیسے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی کے گھر تشریف لے جا کر اسے سوتے سے جگا کر کلمہ پڑھنے کا حکم دیا اس نے فورا پڑھ لیا۔ فرمایا: فلاں جگہ کا قطب مر گیا ہے ہم نے تجھے قطب کیا۔ نیز ایک بار ایک نصرانی کو کلمہ پڑھا کر اسی وقت ابدال میں سے کر دیا۔ اور اگر موافق عادت تربیت وریاضات ومجاہدات سے ہو تو فیض ہے، کرامت نہیں۔ اور اگر خلاف عادت غیر القاے مذکور ہو جیسے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہا مردے کو زندہ، زندہ کو مردہ فرمادیا۔ تو کرامت ہے فیض نہیں۔"

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲٦ صفحہ ۵٦۴}

حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ الرضوان سید الاولیا ہیں:۔

سوال:۔ عرض خدمت میں یہ ہے کہ:

(۱) جیسا اور خاندانوں میں سلسلہ پیری مریدی جاری ہے اسی طرح سے جناب حضرت "شاہ مدار" صاحب کا ہے یا نہیں؟

(۲) خدام زیارت مکنپوری اپنے تین خاندان خلفا وجدی "شاہ مدار" صاحب سے بتلاتے ہیں۔ لہذا ان سے بیعت ہونا جائز ہے یا نہیں؟ کیوں کہ فی زمانہ چار ہی خاندان کی بیعت سنی اور خاندان کی نہیں سنی، اور نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ مرید حضرت شاہ مدار صاحب مرید حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم سے زیادہ ہیں، یہ امر تصدیق طلب ہے، لہذا تصدیعہ وہ کہ براہ غربا پروری اور بندہ نوازی حکم سے اطلاع بخشی جائے۔

الجواب:۔ حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ الرضوان سید الاولیاء ہیں، حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ السریر کو ان سے افضل کہنا جہل وطغیان وافتراء وبہتان ہے۔ بیعت کے لیے لازم ہے کہ پیر چار شرطوں کا جامع ہو:

(۱) سنی صحیح العقیدہ

(۲) صاحب سلسلہ

(۳) غیر فاسق معلن

(۴) اتنا علم دین رکھنے والا کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکے۔ جہاں ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہے بیعت جائز نہیں۔"

واللہ تعالیٰ اعلم

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۶۵}

حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب ارشاد ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دربارہ ایسے شخص کے جو فتویٰ دے ایسا کہ جو کوئی خاندان عالیہ قادریہ کو اور خاندانوں سے افضل واعلیٰ نہ جانے اور باوجود افضلیت کے پھر دوسرے خاندانوں میں بیعت حاصل کرے وہ ضال اور مضل اور ذریت شیطان لعین

میں سے ہے۔ ایسا کہنے والا یہ فتویٰ دینے والا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بلا شبہہ خاندان اقدس قادری تمام خاندانوں سے افضل ہے کہ حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاولیاء وامام العرفاء وسید الافراد وقطب الارشاد ہیں۔ مگر حاشاللہ کہ دیگر سلاسل حقہ راشدہ باطل ہوں یا ان میں بیعت ناجائز وحرام ہو۔ اس کی نظیر بعینہ مذاہب اربعہ اہل حق ہیں۔ ہمارے نزدیک مذہب مہذب حنفی افضل المذاہب واضح المذاہب واولہا بالحق ہے مگر حاشا کہ متبعان مذہب ثلثہ باقیہ عیاذاباللہ ضال ومضل ہیں۔ ایسا کہنا خود صریح باطل وغلو ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۶۸}

غوث پاک کا ایک مرید آپ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے پگھل گیا:۔

رسالہ کشف حقائق واسرار ودقائق میں حضور سیدی امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصوف سے متعلق کچھ بلند پایہ اشعار کے مدلل جوابات تحریر فرماتے ہیں:

مذکورہ عنوان کی مناسبت سے، ان اشعار میں سے شعر اول اور اس کا مدلل جواب ملاحظہ فرمائیں: شعر اول:

سب پیر اور مشائخ میرا سوال بولو
صورت جلال کیا ہے اور کیا جمال بولو

الجواب:۔ اللہ جل وعلا رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے رحمت شان جمال ہے اور قہر شان جلال۔ دوستوں کو انواع نعمت سے نوازنا ان کے لیے بہشت اور اس کی خوبیاں آراستہ فرمانا انہیں اپنی رضا ودیدار سے بہرہ مندی بخشنا تجلی شان جمال ہے۔ دشمنوں کو اقسام عذاب کی سزا دینا ان کے لیے دوزخ اور اس کی سختیاں مہیا فرمانا انہیں اپنے غضب وحجاب میں مبتلا کرنا تجلی شان جلال ہے۔ پھر دنیا میں جو کچھ نعمت ونقمت وراحت وآفت ہے انہیں دونوں شانوں کی تجلی سے ہے۔ کبھی یہ شانیں ایک دوسرے کے لباس میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔

مثلاً دنیا میں اپنے محبوبوں کے لیے بلا بھیجنا کہ:

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل۔

تمام لوگوں سے بڑھ کر تکلیفیں نبیوں پر آئیں پھر ان سے کم درجہ والوں پر پھر ان سے کم درجہ والوں پر۔

(کنزالعمال حدیث ۶۷۸۰ و ۶۷۸۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/۳۲۸ و ۳۲۹)

بظاہر شان جلال ہے اور حقیقۃً شان جمال کہ اس کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں پاتے ہیں، قال اللہ تعالیٰ:

لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّكُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ

اسے اپنے لیے برا نہ جانو بلکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔(القرآن الکریم ۲۴/۱۱)

کفار کو کثرت مال و غیرہ دنیا کی راحتیں دینا بظاہر شان جمال ہے اور در حقیقت شان جلال ہے کہ اس کے سبب وہ اپنی غفلت و گمراہی کے نشے میں پڑے رہتے ہیں اور ہدایت کی توفیق نہیں پاتے۔

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ۔

کافر کا خیال کہ یہ ڈھیل جو ہم انہیں دے رہے ہیں کچھ ان کے لیے بھلی ہے یہ ڈھیل تو ہم اس لیے دیتے ہیں کہ وہ اور گناہ میں پڑیں اور ان کے لیے ذلت کی مار ہے۔

(القرآن الکریم ۳/۱۷۸)

تجلی جمال کے آثار سے لطف و نرمی و راحت و سکون و نشاط و انبساط ہے جب یہ قلب عارف پر واقع ہوتی ہے دل خود بخود ایسا کھل جاتا ہے جیسے ٹھنڈی نسیم سے تازی کلیاں یا بہار کے مینہ سے درختوں کی کنچھیاں، اور تجلی جلال کے آثار سے قہر و گرمی و خوف و تعب جب اس کا ورود ہوتا ہے قلب بے اختیار مرجھا جاتا ہے بلکہ بدن گھلنے لگتا ہے بلکہ اگر طاقت سے زیادہ واقع ہوتی ہے فنا کردیتی ہے۔ انہیں دونوں تجلیوں کا اثر تھا کہ ایک روز وعظ میں برسر منبر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ حضور کا جسم اقدس سمٹ کر ایک چڑیا

کے برابر ہوگیا۔ اوراسی وقت یہ بھی مشاہدہ ہواکہ تن مبارک پھیل کرایک برج کی مثل ہوگیااور دیکھا گیاکہ حضور (رضِی اللہ تعالیٰ عنہ) منبر سے گرنے لگے یہاں تک کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس کے سہارے روک لیا، یہ وہ عظیم تجلی تھی جس کا تحمل بے قوت نبوت ناممکن تھا، لہٰذا حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوت مصطفویہ سے مدد فرماکراس کا تحمل کرادیا۔

اسی شان جلال کا اثر ہے جو حضور پر نور سیدنا غوث اعظم صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم کے ایک مرید پر حضور کے پیچھے نماز میں واقع ہوئی کہ سجدہ میں جاتے ہی جسم گھلنے لگا گوشت پوست، استخواں سب فنا ہوگیا صرف ایک قطرہ آب باقی رہا۔ حضرت غوثیت رضِی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نماز روئی کے پارہ میں اٹھاکر دفن کردیا اور فرمایا سبحان اللہ ایک تجلی میں ساعت قیامت ہے یہ آسمان وزمین اور جوکچھ ان کے درمیان ہے سب کوفنا کردے گی اسی لیے باری عزوجل اس دن یوں ارشاد فرمائے گا:

لمن الملك اليوم۔ کل تک سب کہتے تھے یہ ملک میری ہے یہ ملک میرا ہے آج بتاؤ کس کی بادشاہی ہے۔ پھر خود ہی فرمائے گا للہ الواحد القہار (ایک اللہ قہر والے کی) اس وقت باسم قہار اپنا وصف بیان فرمائے گا کہ وہ تجلی شان قہر کی ہوگی، وحسبنا اللہ۔"

(القرآن الکریم ۴۰/۱۶)

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد۲۶ صفحہ ۵۹۷}

حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات احیاے سنت کا ذکر جمیل:۔

حضور سیدی امام اہل سنت رضِی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات احیاے سنت کا ذکر جمیل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وهذا سيدنا الغوث الاعظم القطب الاكرم سيد الاولياء وسند الائمة والعلماء صلى الله تعالىٰ على ابيه الاكرم وعليه وعلىٰ اصوله وفروعه ومشائخه ومريديه وكل من انتمى اليه، روى عنه الائمة الكبار باسنيد صحيحة مفصلة فى البهجة الشريفة وغيرها من الكتب المنيفة: انه قيل له رضى الله تعالىٰ عنه ماسبب تسميتك محى الدين رضی اللہ عنہ قال رجعت من

بعض سیاحاتی مرۃ فی یوم جمعۃ فی سنۃ احدی عشرۃ وخمسمائۃ الی بغداد حافیا، فمررت بشخص مریض متغیراللون نحیف البدن، فقال لی السلام علیک یا عبدالقادر، فرددت علیہ السلام، فقال ادن منی فدنوت منہ، فقال لی اجلسنی فاجلستہ فنما جسدہ وحسنت صورتہ وصفا لونہ فخفت منہ، فقال اتعرفنی، فقلت لا، قال انا الدین وکنت دثرت کما رأیتنی وقد احیانی اللہ تعالیٰ بک وانت محی الدین، فترکتہ وانصرفت الی الجامع فلقینی رجل ووضع لی نعلا وقال یا سیدی محی الدین، فلما قضیت الصلوۃ اھرع الناس الی یقبلون یدی ویقولون یا محی الدین، وما دعیت بہ من قبلہ" اھ کلامہ الشریف۔

حضرت غوث اعظم، قطب معظم، سید الاولیاء، سند الائمہ اللہ تعالیٰ ان کے جد کریم، خود ان پر اوران کے اصول وفروع، مشائخ ومریدین اوران سے نسبت رکھنے والوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے، سے ائمہ کبار نے سند صحیح کے ساتھ بہجۃ الاسرار وغیرہ معتبرات میں روایت کی کہ

"آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا حضور! آپ کا لقب محی الدین کیسے ہوا؟ آپ نے جواب دیا میں ۵۱۱ھ میں اپنی کسی سیاحت سے جمعہ کے دن بغداد لوٹ رہا تھا اس وقت میرے پاؤں میں جوتے بھی نہ تھے راستہ میں ایک کمزور اور نحیف، رنگ بریدہ مریض آدمی پڑا ہوا ملا، اس نے مجھے عبدالقادر کہہ کر سلام کیا میں نے اس کا جواب دیا تو اس نے مجھے اپنے قریب بلایا اور مجھ سے کہا کہ آپ مجھے بٹھا دیجیے۔ میرے بٹھاتے ہی اس کا جسم تروتازہ ہو گیا سورت نکھر آئی اور رنگ چمک اٹھا مجھے اس سے خوف معلوم ہوا، تو اس نے کہا مجھے پہچانتے ہو، میں نے لاعلمی ظاہر کی، تو اس نے بتایا میں ہی دین اسلام ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے مجھے زندگی دی، اور آپ محی الدین ہیں۔ میں وہاں سے جامع مسجد کی طرف چلا، ایک ادمی نے آگے بڑھ کر جوتے پیش کئے اور مجھے محی الدین کہہ کر پکارا، میں نماز پڑھ چکا تو لوگ چہار جانب سے مجھ پر ٹوٹ پڑے میرا ہاتھ چومتے اور مجھے محی الدین کہتے۔ اس سے قبل مجھے کسی نے محی الدین نہیں کہا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ص۱۰۹)

قلت وھذا وان بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلو ان الاسلام لم یبلغ فی عھدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ان یعد میتا فما الذی احیاہ وعلامہ سمی محی الدین وان کان بلغ الی تلک الغایۃ فما ظنک بائمۃ اجلاء علماء والیاء کانوا قبلہ اھم کانوا عنہ

غافلین اوترکوانصرہ حتی بلغ الیٰ ذٰلك الضعف المبین۔ ام تزعمون ان الارض کانت خلت عن ولی اللہ وعالم امین کل ذٰلك من اجلی الاباطیل لایذھب الیه عاقل ذو دین۔

میں کہتا ہوں یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ کمال کو پہنچ گئے تھے اورآپ کی عمر شریف چالیس سال ہوچکی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت اسلام کی ایسی حالت ہوگئی تھی کہ اس کو مردہ کہا جائے گا یانہیں، اگر کہا جائے کہ نہیں، توآپ زندہ کس کوکیا، اورآپ کا نام محی الدین کیوں ہوا۔ اوراگرہاں کہا جائے تووہ ائمہ عظام اوراولیاے فخام جوآپ سے پہلے تھے کیا اسلام کی اس کمزوری سے غافل تھے یاانہوں نے حق کی حمایت چھوڑدی تھی کہ دین ضعف کی اس حد تک پہنچ گیا تھا یاپھر یہ گمان کیا جائے کہ دنیا علماواولیا سے خالی ہوگئی تھی حالاں کہ یہ تینوں باتیں خلاف واقعہ اور باطل ہیں۔

وانما الامرماوصفنا ان لمن احیالاحقااجرہ ولمن سکت سابقاعذرہ ،والاشیاء مقسومة بید التقدیرالقدیم، ان الفضل بید اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

توحقیقت وہی ہے جوہم نے بیان کی کہ جس نے بعدمیں احیاے دین کیااس کے لیے اجرہے، اور جولوگ پہلے خاموش گزرے ان کے لیے عذرہے ۔ اشیاکی تقدیر ازل سے ہی دست قدرت میں ہے۔ اوراللہ تعالیٰ اپنے فضل بے نہایت سے جس کوچاہتا ہے فضیلت عطا فرماتا ہے۔

(القرآن الکریم ۳/۷۳۔۳/۷۴)

وبالجملة انما ھم الشریعة یردون وباب احیاء السنة یسدون اذ کلما قام عبد اللہ یحی سنة اویمیت بدعة یقال له الم یك قبلك علماء بالدین، اکانوا جاھلین، ام غافلین، ام انت اعلم منھم اجمعین، وما ھو الا تصدیق قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیاتین علی الناس زمان یکذب فیه الصادق ویصدق فیه الکاذب وحدیث یکون المعروف منکراً والمنکر معروفا کما قدمنا فھذا مایریدون والدین یکیدون وما یکیدون الاانفسھم ولکن لایشعرون۔ نسأل اللہ العفو والعافیة۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مخالفین اذان بیرون مسجد شریعت کورد کرتے ہیں، اوراحیاے سنت

کاراستہ مسدود کرتے ہیں اس لیے کہ جب کوئی بندہ احیاے سنت و اماتت بدعت کے لیے اٹھے اسے یہ کہہ کر رو کا جاسکتا ہے، کیا آپ سے پہلے علماے دین نہ تھے؟ یا آپ ان سب سے بڑے عالم ہیں؟

تو یہ صورت حال اس حدیث کریم کا مصداق ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک زمانہ وہ بھی آئے گا کہ سچا جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو شاباش ملے گی، معروف و مشروع باتیں ناپسند ہوں گی اور منکرات کو قبول کیا جائے گا۔" یہ ان لوگوں کی مراد اور حیلہ جوئیوں کا جواب ہے اور دین سے مکر کرتے ہیں اور مکر سے آدمی اپنے نفس کو ہی دھوکا دیتا ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کے طلب گار ہیں۔"

(المعجم الاوسط حدیث ۸۳۶۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۹/۲۹۳)

(فیض القدیر تحت الحدیث ۹۸۹ ۲ کان یجلس علی الارض دار الکتب العلمیۃ بیروت ۵/۲۶۲)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۸}

خلاصہ:۔

گزشتہ صفحات کی عبارتوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار القاب میں سے ایک لقب محی الدین بھی ہے، اس کی وجہ تسمیہ خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بتائی کہ

سنہ ۵۱۱ ھ میں اپنی کسی سیاحت سے جمعہ کے دن بغداد لوٹ رہا تھا اس وقت میرے پاؤں میں جوتے بھی نہ تھے راستہ میں ایک کمزور اور نحیف، رنگ بریدہ مریض ادمی پڑا ہوا ملا، اس نے مجھے عبدالقادر کہہ کر سلام کیا میں نے اس کا جواب دیا تو اس نے مجھے اپنے قریب بلایا اور مجھ سے کہا کہ اپ مجھے بٹھا دیجیے۔ میرے بٹھاتے ہی اس کا جسم ترو تازہ ہوگیا سورت نکھرائی اور ارنگ چمک اٹھا مجھے اس سے خوف معلوم ہوا، تو اس نے کہا مجھے پہچانتے ہو، میں نے لاعلمی ظاہر کی، تو اس نے بتایا میں ہی دین اسلام ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے مجھے زندگی دی، اور آپ محی الدین ہیں۔ (مؤلف)

سیدنا غوث اعظم کی فضیلت وعظمت:۔

سوال:۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) فرمایا ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کی تفصیل قرآن واحادیث سے منصوص نہیں ایسے ماوراء متقدمین ومتاخرین سے ان کو فضیلت ہے۔ اور حضرت شیخ احمد سرہندی کے آخر مکتوبات میں ہے کہ مجدد نائب مناب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہیں اصل منبع فیوض حضرت غوث الثقلین۔ پس اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت غوث الاعظم ان سب اولیا سے افضل اوران کے بعد خواجہ خواجگان بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ وحضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ سب کے سب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب ہیں تو یہ عقیدہ بخیال صوفیہ جائز ہے یا جائز نہیں؟

مذکورہ بالا سوال کا جواب دیتے ہوئے امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

الجواب:۔ عقیدہ وہ چیز ہے جس کا اعتقاد ومدار سنیت اوراس کا انکار بلکہ اس میں تردد گمراہی وضلالت، اس قسم کے اموران مسائل سے نہیں ہوتے، ہاں وہ مسلک جو ہمارے نزدیک محقق ہے اور بشہادت اولیا وشہادت سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام وبمرویات اکابر ائمہ کرام ثابت ہے یہ ہی ہے کہ باستثنا ان کے جن کی افضلیت منصوص ہے جیسے جملہ صحابہ کرام وبعض اکابر تابعین عظام کہ والذین اتبعوھم باحسان،

(اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے۔) ہیں، اوراپنے ان القاب سے ممتاز ہیں ولہذا اولیا وصوفیہ ومشائخ ان الفاظ سے ان کی طرف ذہن نہیں جاتا اگرچہ وہ خود سرداران اولیاہیں، وہ کہ ان الفاظ سے مفہوم ہوئے ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہوں جیسے سائر اولیاے عشرہ کہ احیاے موتیٰ فرماتے تھے، خواہ حضور سے متقدم ہوں، جیسے حضرت معروف کرخی وبایزید بسطامی وسید الطائفہ جنید وابوبکر شبلی وابوسعید خراز، اگرچہ وہ خود حضور کے مشائخ ہیں، اور جو حضور کے بعد ہیں جیسے

حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند و حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی و حضرت سیدنا بہاؤ الملۃ والدین نقشبند اور ان اکابر کے خلفا و مشائخ وغیرہم قدس اللہ اسرارھم وافاض علینا برکاتھم وانوارھم،

(اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کو مقدس بنائے اور ان کی برکات وانوار ہمیں عطا فرمائے۔)

حضور سرکار غوثیت مدار بلا استثنا ان سب سے اعلیٰ و اکمل و افضل ہیں، اور حضور کے بعد جتنے اکابر ہوئے اور تا زمانہ سیدنا امام مہدی ہوں گے کسی سلسلے کے ہوں یا سلسلے سے جدا افراد ہوں، غوث، قطب، امامین، اوتاد اربعہ، بدلائے سبعہ، ابدال سبعین، نقبا، نجبا، ہر دور کے عظما کبرا سب حضور سے مستفیض اور حضور کے فیض سے کامل و مکمل ہیں ؎

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پر تواں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

(اس گھر میں ایک ہی چراغ ہے اس کی روشنی سے جہاں کہیں تو دیکھے انجمن بنائے ہوئے ہیں۔) ؎

یہ چشتی نقشبندی سہروردی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے
تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر
تیری لو شمع ہر محفل ہے یاغوث
شجر سر و سہی کس کے اگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا
تو ہے نو شاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا
نہیں کس چاند کی منزل میں تیرا جلوہ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

یہ ضرور ہے کہ ہر شخص اپنی سرکار کی بڑائی چاہتا ہے مگر من و توزید و عمرو کے چاہے کچھ نہیں ہوتا، چاہنا اس کا ہے جس کے ہاتھ میزان فضل ہے، غلبہ شوق اور چیز ہے اور ثبوت دلائل اور۔ ہم جو کہتے ہیں خود نہیں کہتے بلکہ اکابر کا ارشاد ہے اجلہ اعاظم کا جس پر اعتماد ہے، ایک تو خود حضور والا کا وہ فرمان واجب الاذعان کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔

ترجمہ: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ کہ حضور والا سے متواتر ہوا اور اکابر اولیا نے بحکم الٰہی اسے قبول کیا اور قدم اقدس اپنی گردنوں پر لیا۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار ذکر اخبار المشائخ عنہ بذلک مصطفی البابی مصر ص ۴)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام پیروں کے پیر اور شیخ المشائخ ہیں:۔

پیر پیراں میر میراں یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ قدر و منزلت خداداد ہے۔ چناں چہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"الانس لھم مشائخ والجن لھم مشائخ والملئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل لاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علیٰ احدا۔ رواہ الامام الاوحد ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی نور الملۃ والدین ابوالحسن قدس سرہٗ فی بھجۃ الاسرار قال اخبرنا ابوعلی الحسن بن نجم الدین الحور انی قال اخبرنا الشیخ العارف ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکرہ۔

آدمیوں کے لیے شیخ ہیں اور جن کے لیے شیخ ہیں اور فرشتوں کے لیے شیخ ہیں اور میں ان سب کا شیخ ہوں، مجھے کسی پر نہ قیاس کرنہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو۔

(اس کو روایت کیا امام یکتا ابوالحسن علی بن یوسف بن حریر لخمی شطنوفی نورالملۃ والدین قدس سرہٗ نے بہجۃ الاسرار میں، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن نجم الدین حورانی نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی شیخ عارف ابومحمد علی بن ادریس یعقوبی نے، انہوں نے کہا میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ (آگے وہی حدیث ذکر کی)

(بہجۃ الاسرار ومعدن انوار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ مصطفی البابی مصر ص ۲۲، ۲۳)

حضور کے زمانہ اقدس کے دو ولی جلیل حضرت سید ابوالسعود بن احمد بن ابی بکر حریمی وحضرت سیدی ابوعمرو عثمٰن الصریفینی قدس اللہ سرھما فرماتے ہیں:

واللہ ما اظہر اللہ تعالیٰ ولا یظہر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رواہ ایضا فی بھجۃ الاسرار۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے کوئی ولی ظاہر کیا نہ ظاہر کرے مثل شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ (اس کو بھی بہجۃ الاسرار میں روایت کیا ہے۔)

(بہجۃ الاسرار ومعدن انوار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشئی من عجائب احوالہ الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵)

سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

ما اوصل اللہ تعالیٰ ولیا الیٰ مقام الا وکان الشیخ عبد القادر اعلاہ ولا وھب اللہ المقرب حالا الا وکان الشیخ عبد القادر اجلہ وما اتخذ اللہ ولیا کان اویکون الا وھو متأدب معہ الیٰ یوم القیٰمۃ رواہ ایضا فی بھجۃ الاسرار عن الشیخ القدرۃ جمال الدین بن ابی محمد بن عبد البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا الخضر علیہ الصلاۃ والسلام مشافۃ بلا واسطۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس ولی کو کسی مقام تک پہنچایا شیخ عبدالقادر اس سے اعلیٰ رہے اور جس مقرب کو کوئی حال عطا کیا شیخ عبدالقادر اس سے بالا رہے، اللہ کے جتنے اولیا ہوئے اور جتنے ہوں گے قیامت تک سب شیخ عبدالقادر کا ادب کرتے ہیں۔

(اس کو بھی بہجۃ الاسرار میں شیخ مقتدا جمال الدین بن ابومحمد بن عبدالبصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے اس کو سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام سے بالمشافہ بلاواسطہ روایت فرمایا۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۶۲۔۳۶۵}

اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم میں امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نقیب اولیا سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے مذکورہ بالا قول کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فقیر می گویم ایں روایت سراپا ہدایت چناں کہ دلیل شافی ست تفضیل مطلق غوث بر حق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر کافئہ آنا کہ در عرف دائرو سائر بلفظ اولیا مراد و مفہوم باشند، ہمچناں حجت کافی ست براں کہ در ہر قرن و ہر وقت ہمہ اولیاء اللہ رابر وجود باوجود آں سعید مسعود اطلاع نمودہ اند، و بادب و تعظیم وحب و تکریم اوامر فرمودہ کہ ایں حکم کلی راست نیاید مگر دریں صورت۔ کمالا یخفی۔ سبحان اللہ و الحمد للہ۔ نازم سرکار گردون و قار قادریت را کہ بہرہ وافی یافتہ است از مشابہت عظیمہ بجد کریم خود علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ۔

ایں ست کہ در خطبہ عرض داشتم، لا سیما علی من ھو فی الاولیاء کجدہ الکریم فی الانبیاء علیہ و علیھم التحیۃ و الثناء۔ و ہم در زبدہ مبارکہ از دو ولی جلیل احمد بن ابی بکر حریمی و ابو عمر عثمان صریفینی قدس سرہما آورد کہ بقسم می گفتند:

واللہ ما اظھر اللہ سبحانہ و لا یظھر الی الوجود من الأولیاء مثل الشیخ عبد القادر۔

سوگند بخدا کہ حق سبحنہ پیدا نکردہ است و نکند در عالم ہیچ ولی ہمتائے شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شیخ محقق گوید رحمہ اللہ تعالیٰ ایں قول از یں ہر دو ولی اللہ در اولیاے زمانہ ایشاں مشتہر شد، وبعد گفتگو ہمہ رابروے قرار افتاد، اگر اولیا را بریں معنی دلیلے نبودے زنہار موکد بسوگند کردہ با وجزم نفر مودندے۔ اھ مترجما۔

بالجملہ چوں مذہب آنست کہ سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ از ہمہ اولیاے اولین و آخرین افضل و اکمل و اعلیٰ و اجل ست جز آناں کہ دلیل بر استثناے ایشاں قیام پذیرفت کالصحابۃ والخیار التابعین لھم باحسان علیھم جمیعا رضی الرحمن۔ پس تفضیل وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر مشائخ کرامش ہمچو سری سقطی، و معروف کرخی، و سید الطائفہ جنید بغدادی، و ابو بکر شبلی، و منبع السلاسل ممشاد دینوری، و ابو اسود دینوری، و علی ہکاری، و ابو الفضل تمیمی، و یوسف طرطوسی، و ابو سعید

مخزومی، وحماد دباس، وغیرهم ممن هوفی طبقتهم قدس الله اسرار ز مرتهم واضح و آشکار ست۔ و هر کہ تفاصیل فضائل آں والا شمائل و معاملاتش با حضرت کرخی و جناب حماد و غیر ہما و مقالتش در حق حسین بن منصور حلاج معاصر جنید و شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم در کتب علما و مشائخ دیدہ است ایں بیان پیش او عیان می گردد و باللہ التوفیق۔"(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۷۶/۷۷)

ترجمہ: فقیر کہتا ہے یہ روایت سراپا ہدایت دو امروں پر دلیل شافی اور حجت کافی ہے۔ ایک یہ کہ غوث برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان تمام حضرات پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے جو عرف جاری و مشہور میں لفظ اولیا سے مراد و مفہوم ہوتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ہر قرن اور ہر زمانے کے اولیاء اللہ کو اس ذات سعید و مسعود کے وجود باجود پر اطلاع دی گئی ہے۔ اور حضرت کے ادب و تعظیم اور محبت و تکریم کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ حضرت خضر علی حبیبنا و علیہ الصلاۃ والسلام، کا وہ حکم کلی اس صورت کے بغیر راست نہ آئے گا۔ جیسا کہ واضح و عیاں ہے۔

سبحان اللہ، والحمد للہ! ہمیں قادریت کی سرکار گردوں وقار پر ناز ہے کہ اپنے جد کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی مشابہت سے بہرہ کامل پایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ۔

(اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق کرے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (آل عمران س۳، آیت ۸۱)

میں نے اسی مشابہت کو خطبے میں یوں عرض کیا ہے:

لا سیما علی من هوفی الاولیاء کجده الکریم فی الانبیاء علیه وعلیهم التحیة و الثناء۔

(خصوصا ان پر جو اولیا میں اسی طرح ہیں جیسے ان کے جد کریم انبیا میں، علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا)۔

زبدۃ الاسرار ہی میں دو ولی جلیل احمد بن ابوبکر حریمی اور ابو عمر عثمان صریفینی قدس سرہما سے نقل ہے کہ یہ دونوں حضرات قسم کھا کے کہتے:

واللہ ما اظھر اللہ سبحانہ ولا یظھر الی الوجود من الاولیاء مثل الشیخ عبد القادر۔

(خدا کی قسم حق سبحانہ نے عالم میں ایسا کوئی ولی نہ پیدا کیا ہے اور نہ کرے گا جو شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مماثل ہو)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ان دونوں ولیوں کا یہ کلام ان کے دور کے اولیا میں شہرت پذیر ہوا اور بعد گفتگو سب کا اس پر اتفاق ہو گیا۔ اگر ان اولیا کے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی تو قسم سے مؤکد کر کے اس مضمون پر جزم ہرگز نہ کرتے۔ انتہی 'مترجما۔

الحاصل جب مذہب یہ ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاے اولین و آخرین سے افضل و اکمل اور اعلیٰ واجل ہیں۔ بجز ان حضرات کے جن سے متعلق دلیل استثنا قائم ہو چکی ہے، جیسے صحابہ اور خیار تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تو حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشائخ کرام جیسے سری سقطی، معروف کرخی، سید الطائفہ جنید بغدادی، ابو بکر شبلی، منبع سلاسل ممشاد دینوری، ابو اسود دینوری، علی ہکاری، ابو الفضل تمیمی، یوسف طرطوسی، ابو سعید مخزومی، حماد دباس اور ان کے علاوہ حضرات جو ان کے طبقے میں ہیں۔ قدس اللہ اسرار ز مرتہم، ان پر بھی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت واضح و عیاں ہے۔

اور جس نے اس ذات والا صفات کے فضائل، اور حضرت کرخی و جناب حماد و غیرہما کے ساتھ حضرت کے معاملات، اور حضرت حسین بن منصور حلاج ہم عصر حضرات جنید و شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں حضرت کا کلام کتب علما و مشائخ میں دیکھا ہے اس کے سامنے میرا بیان بالکل واضح ہے۔ و باللہ التوفیق۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۴۹/۱۵۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک روضہ انور سے بوسہ کے لیے نکلنا:۔

کتاب تفریح الخاطر مناقب الشیخ عبد القادر میں ہے:

ذکروا ان الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاء مرۃ الی المدینۃ المنورۃ وقرأ بقرب الحجرۃ الشریفہ ھٰذین البیتین ؎

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھٰذہ دولة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینك کی تحظی بھا شفتی

فخرجت الیه الید الشریفة فقبلھا، فظھرت یدہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فصافحھا ووضعھا علیٰ رأسه رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

یعنی راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار حاضر سرکار مدینہ نور بار ہوکر روضہ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے۔

زمانہ دوری میں میں اپنی روح کو حاضر کرتا تھا وہ میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی، اب جسم کی نوبت ہے کہ حاضر بار گاہ ہے حضور دست مبارک بڑھائیں کہ میری لب سعادت پائیں۔اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست انور ظاہر ہوا حضرت غوث نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔"

(تفریح الخاطر مترجم معہ اصل عربی متن المنقبۃ الثانیۃ والعشرون سنی دارالاشاعت فیصل آباد ص۵۶و۵۷)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۸ صفحہ ۳۷۰}

حضور سرکار غوثیت کا پہلا حج:۔

حضور سرکار غوثیت نے پہلا حج ۵۰۹ھ (پانسو نو ہجری) میں فرمایا ہے جب عمر شریف اڑتیس ۳۸ سال تھی۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۸ صفحہ ۳۷۰}

سرکار غوثیت کی عطا سے سید احمد رفاعی قطبیت پر فائز ہوئے:۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرت سیدی علی بن ہیتی رضِی اللہ تعالیٰ عنہ قطب ہوئے،اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے مرتبہ قطبیت پر فائز ہوئے۔ حضرت علی بن ہیتی کا وصال وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ۵۶۴ھ میں ہے،پھر حضرت سید رفاعی قطب ہوئے اور

۵۷۸ھ میں وصال ہوا۔ بہجہ مبارکہ میں ہے :

الشیخ علی بن الھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد من تذکر عنہ القطبیۃ، سکن بلدۃ من اعمال نھر الملك الی ان مات بھا سنۃ اربع و ستین و خمسمائۃ۔

جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو نہر الملک کے ایک قریہ میں سکونت پذیر ہوئے یہاں تک کہ اسی قریہ میں ۵۶۴ھ میں وصال فرمایا۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ علی بن الہیتمی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۲۸۹ تا ۲۹۴)

اسی میں ہے:

الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی احد من تذکر عنہ القطبیۃ، سکن بام عبیدۃ قریۃ بارض البطائح الی ان مات بھا فی سنۃ ثمان و سبعین و خمسمائۃ وقد ناھز الثمانین۔

جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی ہیں جو سرزمین طبائح کے قریہ ام عبیدہ میں ساکن تھے اور وہاں ہی ۵۷۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے اسی برس کے قریب عمر پائی۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۵ تا ۲۳۷)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۱}

سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا ظہور سیدنا امام مہدی غوث الکل ہیں:۔

سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور پر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد ولی الاولیاء، امام الافراد، غوث الاغواث، غوث الثقلین، غوث الکل، غوث اعظم سید شیخ عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مرتبہ عظمیٰ اسی سرکار غوثیت بار کے لیے رہے گا۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳}

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عظیم کرامت مردوں کو زندہ کرنا بھی ہے:۔

امام جلیل عبداللہ بن سعد یافعی قدس سرہ الشریف مرأۃ الجنان میں فرماتے ہیں:

اما کراماتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخارجۃ عن الحصر وقد ذکرت شیئا منھا فی کتاب نشر المحاسن وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ الاکابر ان کراماتہ تواترت وقریب من التواتر ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظھر ظھور کراماتہ لغیرہ من شیوخ الآفاق، وھا انا اقتصر فی ھٰذا الکتاب علی واحدۃ منھا وھی ما روی الشیخ الامام الفقیہ العالم المقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ من خمس طرق وعن جماعۃ من الشیوخ الجلۃ اعلام الھدی العارفین المقتنتین للاقتداء قالوا جاءت امرأۃ بولدھا الحدیث۔

یعنی حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں انہیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب نشر المحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں۔ اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیا میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پرنور سے ظہور میں آئیں اس کتاب میں ان میں سے صرف ایک ذکر کرتا ہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ العالم مقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریری بن معضاد شافعی لخمی نے مناقب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف) میں اپنی پانچ سندوں سے اور عظیم اولیا ہدایت کے نشانوں عارفین باللہ کی ایک جماعت (یعنی سید عمران کیمانی وسیدی عمر بزار وسیدی ابوالسعود مدلل وسیدی ابوالعباس احمد صرصری وامام اجل سیدنا تاج الملۃ والدین ابوبکر عبدالرزاق وسیدی امام ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائداوانی رضی اللہ عنہم) سے کہ

ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لیے اور حضور کے لیے اس پر اپنے حقوق سے درگزری، حضور نے اسے قبول فرماکر مجاہدے پر لگادیا ایک روز اس کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہوگیا ہے اور اسے جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، جب بارگاہ اقدس میں حاضر

ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے، عرض کی اے میرے مولیٰ! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جَو کی روٹی۔ یہ سن کر حضور پرنور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

قومی باذن اللہ تعالیٰ الذی یحیی العظام۔

جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جِلائے گا۔

یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس نے فرمایا: جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے وہ جو چاہے کھائے۔"

(مرأۃ الجنان سنۃ احدی وستین وخمس مائۃ ذکر نسبہ ومولدہ الخ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳/۲۶۸)

اورانہیں سب ائمۂ عارفین نے فرمایا کہ

ایک بار حضور کی مجلس وعظ پر ایک چیل چِلّاتی ہوئی گزری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوّش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا:

اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اڑتی چلی گئی۔" ؎

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آں کنی
مردہ را جانے دہی و زندہ را بے جاں کنی

اے قادر! تو قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، مردہ کو تو جان دیتا ہے اور زندہ کو بے جان کرتا ہے۔"

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر ص ۶۵)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۵}

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے":۔

مذکورہ بالا فرمان عالی شان کے متعلق مستند و معتبر کتاب بہجۃ الاسرار سے گیارہ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں:

حدیث اول:۔

قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرنا ابو محمد سالم بن علی الدمیاطی قال اخبرنا الاشیاخ الصلحاء قداۃ العراق الشیخ ابو طاھر بن احمد الصرصری والشیخ ابوالحسن الخفاف البغدادی والشیخ ابوحفص عمر البریدی والشیخ ابوالقاسم عمر الدردانی والشیخ ابوالولید زید بن سعید والشیخ ابوعمرو عثمٰن بن سلیمٰن قالوا اخبرنا (الشیخان) ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی ابنا اخت الشیخ القدوۃ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، قالا کنا عند شیخنا الشیخ احمد بن الرفاعی بزاویتہ بام عبیدۃ فمد عنقہ وقال علیٰ رقبتی، فسئلناہ عن ذٰلک فقال قد قال الشیخ عبدالقادر الآن ببغداد قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ۔

مصنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم سے ابو محمد سالم بن علی دمیاطی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو چھ مشائخ کرام پیشوایان عراق حضرت ابو طاہر صرصری وابوالحسن خفاف وابو حفص بریدی وابوالقاسم عمرو ابوالید زید وابو عمرو عثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارک میں میں ام عبیدہ میں حاضر تھے، حضرت رفاعی نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا: علیٰ رقبتی، میری گردن پر۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا، فرمایا:

اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذلک الشیخ ار المصطفی البابی مصر ص ۱۳)

حدیث دوم:۔

(قال قدس سرہ) اخبرنا الشریف الجلیل ابوعبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ بن یحییٰ بن محمد الحسینی الموصلی قال: اخبرنا ابوالفرج عبدالمحسن ویسمّٰی حسن ابن محمد بن احمد بن الدویرۃ المقری الحنبلی البصری قال: قال الشیخ ابوبکر عتیق بن ابی الفضل محمد بن عثمٰن بن ابی الفضل البندلجی الاصل البغدادی المولد والدار والارجی

المعروف بمعتوق زرت الشیخ سید احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ عنہ بام عبیدۃ فسمعت اکابر اصحابہ وقدماء مریدیہ یقولون: کان الشیخ یوماً جالسًا فی ھذا الموضع ، فحنا رأسہ وقال:

علی رقبتی،فسألوہ عن ذٰلك فقال: قد قال الشیخ عبدالقادر الاٰن ببغداد: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ، فارخنا ذٰلك الوقت فکان کما قال فی ذٰلك الوقت بعینہ۔

مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے شریف جلیل ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ بن یحیٰی بن محمد حسینی موصلی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ ابوالفرج عبدالمحسن حسن بن محمد بن احمد بن دویرہ مقری حنبلی نے خبر دی کہ شیخ ابو بکر عتیق بن ابوالفضل محمد بن عثمن ابوالفضل بندلجی الاصل بغدادی المولد ازجی المعروف بہ معتوق نے کہا کہ میں نے شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کی ام عبیدہ میں زیارت کی تو میں نے آپ کے اکابر اصحاب اور قدیم مریدوں کو کہتے ہوئے سنا کہ آج شیخ اس جگہ (برآمدے کی طرف انہوں نے اشارہ کیا) تشریف فرما تھے کہ

اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر۔ جب آپ سے لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ابھی ابھی بغداد میں شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہم نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو جیسا آپ نے کہا بعینہٖ وہ اسی وقت رونما ہوا تھا۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذٰلک الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ۱۳)

حدیث سوم:۔

اخبرنا الشیخ الصالح ابوحفص عمر بن ابی المعالی نصر بن محمد ابن احمد القرشی الھاشمی الطفسونجی المولد والدار الشافعی قال: اخبرنا الشیخ الاصل الصالح ابوعبداللہ محمد بن ابی الشیخ الصالح ابی حفص عمر بن الشیخ القدوۃ ابی محمد عبدالرحمن الطفسونجی قال: اخبرنا ابوعمر قال: حنا ابی یومًا عنقہ بین اصحابہ بطفسونج وقال: علی رأسی،فسألناہ فقال: قد قال الشیخ عبدالقادر الاٰن ببغداد: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ، فأرخناہ عندنا،ثم جاء الخبر من بغداد انہ قال ذٰلك فی الیوم الذی أرخناہ۔

ہمیں شیخ صالح ابوحفص عمر بن ابوالمعالی نصر بن محمد بن احمد قرشی ہاشمی طفسونجی شافعی نے خبردی کہ ہم سے شیخ اصل صالح ابوعبداللہ محمد بن ابوالشیخ صالح ابوحفص عمر بن شیخ قدوۃ ابومحمد عبدالرحمن طفسونجی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابوعمر نے حدیث بیان کی کہ

ایک دن طفسونج میں میرے والد نے اپنے مریدوں کے درمیان گردن جھکائی اور کہا کہ میرے سر پر۔ ہمارے پوچھنے پر فرمایا کہ ابھی شیخ سید عبدالقادر علیہ الرحمہ نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہم نے اپنے پاس تاریخ نوٹ کرلی پھر بغداد سے خبر موصول ہوئی کہ شیخ عبدالقادر علیہ الرحمہ نے بالکل اسی دن یہ اعلان فرمایا تھا جو تاریخ ہم نے نوٹ کرر کھی تھی۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذالک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر ص ۱۳)

حدیث چہارم:۔

اخبرنا الفقیہ ابوعلی اسحٰق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح الھمدانی الصوفی الشافعی المحدث قال: اخبرنا الشیخ الجلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف ابن الشیخ ابی النجیب عبدالقاھر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ السھروردی ثم البغدادی الفقیہ الشافعی الصوفی قال: حضر ابی ابوالنجیب ببغداد بمجلس الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنھما، فقال الشیخ عبدالقادر قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ، فطأطأ ابی رأسہ حتی کادت تبلغ الارض، وقال علیٰ رأسی علیٰ رأسی علیٰ رأسی یقولھا ثلاثا۔

ہم سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح ہمدانی صوفی شافعی محدث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شیخ جلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف بن شیخ ابونجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سہروردی ثم بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے حدیث بیان کی کہ

میرے والد ماجد ابوالنجیب بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس میں فرمایا: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تو میرے والد نے اس حد تک سر جھکایا کہ وہ زمین کے قریب جا پہنچا اور تین بار کہا: میرے سر پر، میرے سر پر، میرے سر پر۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذالک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر ص ۱۳و۱۴)

تمام جہان کے اولیا نے گردنیں جھکادیں:۔

حدیث پنجم:۔

اخبرنا الفقیه الجلیل ابوغالب رزق الله ابن ابی عبدالله محمد بن یوسف الرقی قال اخبرنا الشیخ الصالح ابواسحٰق ابراهیم الرقی قال اخبرنا منصور قال اخبرنا القدوۃ الشیخ ابوعبدالله محمد بن ماجد الرقی ح واخبرنا عالیا ابوالفتوح نصرالله بن یوسف بن خلیل البغدادی المحدث قال اخبرنا الشیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزۃ الازجی قال اخبرنا الشیخان ابوالمظفر منصوربن المبارك والامام ابو محمد عبدالله بن ابی الحسن الاصبهانی قالوا سمعنا السیدالشریف الشیخ القدوۃ ابا سعید القیلوی رضی الله تعالیٰ عنه یقول لما قال الشیخ عبدالقادر قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی الله تجلی الحق عزوجل علیٰ قلبه وجاءته خلعة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیٰ ید طائفة من الملئکة المقربین والبسها بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منهم وما تاخر الاحیاء باجسادهم والاموات بارواحهم وکانت الملئکة ورجال الغیب حافین بمجلسه واقفین فی الهوأصفوفاحتی استد الافق بهم ولم یبق ولی فی الارض الاحنا عنقه۔

مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن ابوعبداللہ محمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابواسحٰق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی۔ نیز ہمیں سند عالی سے ابوالفتح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ ازجّی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک وامام ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ

”جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ ان کے لیے خلعت بھیجی اور تمام اولیاے اولین وآخرین کا مجمع ہوا، جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرما گئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں، ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا، ملائکہ اور رجال الغیب کا اس وقت ہجوم

تھا ہوا میں پرے باندھے کھڑے تھے، تمام افق ان سے بھر گیا تھا اور روے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکا دی ہو۔ والحمدللہ رب العالمین۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفٰی البابی مصر ص ۹و۸)

؎

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

(حدائق بخشش وصل دوم در منقبت آقائے اکرم غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتبہ رضویہ کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان "عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان:۔

حدیث ششم:۔

(قال اعلی اللہ تعالیٰ مقاماتہ) اخبرنا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد و خلف بن احمد بن محمد الحریبی قال اخبرنا جدی محمد بن دنف قال اخبرنا الشیخ ابو القاسم بن ابی بکر بن احمد قال سمعت الشیخ خلیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان کثیرا الرؤیا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت لہ یا رسول اللہ لقد قال الشیخ عبد القادر قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ، فقال صدق الشیخ عبد القادر و کیف لا وھو القطب و انا ارعاہ۔

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے بلند فرمائے) کہ ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حریمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے جد محمد بن دنف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ

ابوالقاسم بن ابی بکر احمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر ملکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا:

"خدا کی قسم بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یا رسول اللہ! شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان"

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفٰی البابی مصر ص ۱۰)

کلب باب عالی عرض کرتا ہے الحمد للہ!

اللہ نے ہمارے آقا کو اس کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلعت بھیجا، تمام اولیاے اولین وآخرین جمع کیے گئے، سب کے مواجہ میں پہنایا گیا۔ ملائکہ کا جمگھٹ ہوا، رجال الغیب نے سلامی دی۔ تمام جہان کے اولیا نے گردنیں جھکادیں۔ اب جو چاہے راضی ہو، جو چاہے ناراض۔ جو راضی ہو اس کے لیے رضا، جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضی، جس کا جی جلے اس سے کہو: موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۔ مرجاؤ اپنی جلن میں بے شک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔"

حضور غوث پاک نے فرمایا کہ میں جن وملک وانسان سب کا پیر ہوں:۔

حدیث ہفتم:۔

(قال بیض اللہ تعالیٰ وجھہ) اخبرنا الحسن بن نجیم الحورانی قال اخبرنا الشیخ العارف علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول الانس لھم مشائخ والملئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل، قال وسمعتہ فی مرض موتہ یقول لاولادہٖ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد مابین السماء والارض لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علیّ احدا۔

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو روشن کرے) کہ ہم سے حسن بن نجیم حورانی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو ولی جلیل حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

خبر دی، کہا میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ فرماتے تھے:

آدمیوں کے لیے پیر ہیں، قوم جن کے لیے پیر ہیں، فرشتوں کے لیے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں، اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان و زمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۲ و ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے اولیا میں حضور غوث پاک کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے:۔

حدیث ہشتم:۔

(قال طیب اللہ تعالیٰ ثراہ) اخبرنا ابو المعالی صالح بن احمد المالکی قال اخبرنا الشیخ ابو الحسن البغدادی المعروف بالخفاف والشیخ ابو محمد عبد اللطیف البغدادی المعروف بالمطرز قال ابو الحسن اخبرنا شیخنا الشیخ ابو السعود احمد بن ابی بکر الحریمی سنۃ ثمانین وخمسائۃ وقال ابو محمد اخبرنا شیخنا عبد الغنی بن نقطۃ قال اخبرنا شیخنا ابو عمرو عثمٰن الصریفینی قالا واللہ ما اظہر اللہ تعالیٰ ولا یظہر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مصنف (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو خوشبودار بنائے) نے کہا کہ ہم کو ابو المعالی صالح بن احمد مالکی نے خبر دی کہ ہم کو دو مشائخ کرام نے خبر دی، ایک شیخ ابو الحسن بغدادی معروف بہ خفاف، دوسرے شیخ ابو محمد عبد اللطیف بغدادی معروف بہ مطرز، اول نے کہا ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ ابو السعود احمد بن ابی بکر حریمی قدس سرہٗ نے ہمارے سامنے ۵۸۰ھ میں فرمایا، اور دوم نے کہا ہم کو ہمارے مرشد حضرت عبد الغنی بن نقطہ نے خبر دی کہ ان کے سامنے ان کے مرشد حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیا میں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشئی من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر ص ۲۵)

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

(حدائق بخشش فصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص٦)

اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبد القادر کے حضور ادب کیے ہوئے ہیں:۔

حدیث نہم:۔

(قال رفع اللہ تعالیٰ کتابہ فی علیین) اخبرنا الشیخ ابو المحاسن یوسف بن احمد البصری قال سمعت الشیخ العالم ابا طالب عبد الرحمٰن بن محمد الهاشمی الواسطی قال سمعت الشیخ القدوۃ جمال الدین ابا محمد بن عبد البصری بھا یقول وقد سئل عن الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام أحی ھو ام میت قال اجتمعت بابی العباس الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام وقلت اخبرنی عن حال الشیخ عبد القادر قال ھو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی ھذا الوقت وما واللہ تعالیٰ ولیا الیٰ مقام الا وکان الشیخ عبد القادر اعلاہٗ ولا سقی اللہ حبیبًا کأسا من حبہ الا وکان للشیخ عبد القادر اھناہ، ولا وھب اللہ لمقرب حالا الا وکان الشیخ عبد القادر اجلہٗ، وقد اودعہ اللہ تعالیٰ سرا من اسرارہ سبق بہ جمھور الاولیاء وما اتخذ اللہ ولیا کان او یکون الا وھو متأدب معہ الیٰ یوم القیٰمۃ۔

مصنف (اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال کو علیین میں بلند کرے) نے کہا کہ ہم کو شیخ ابوالمحاسن یوسف بن احمد بصری نے خبر دی کہ میں نے شیخ ابوطالب عبدالرحمن بن محمد ہاشمی واسطی سے سنا کہتے تھے میں نے شیخ امام جمال الملۃ والدین حضرت ابو محمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بصرہ میں سنا، ان سے سوال ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہوا؟ فرمایا:

میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملا اور عرض کی: مجھے حضرت شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیجیے ۔ حضرت خضر نے فرمایا: وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیا کے قطب ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلیٰ مقام شیخ عبدالقادر کو نہ دیا ہو نہ کسی

حبیب کو اپنا جام محبت پلایا جس سے خوشگوار تر شیخ عبدالقادر نے نہ پیا ہو، نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبدالقادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں۔ اللہ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیا پر سبقت لے گئے، اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبدالقادر کے حضور ادب کیے ہوئے ہیں۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ ابو محمد القاسم بن عبدالبصری مصطفٰی البابی مصر ص ۱۷۳)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

(حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ)

حضرت احمد رفاعی نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی تمام اولیا کے سردار ہیں:۔

حدیث دہم:۔

قال(رفع اللہ تعالٰی درجاتہ فی الفردوس)اخبرنا الشریف ابوعبداللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی، قال سمعت ابی یقول کنت یوما جالسا بین یدی سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ فخطر فی قلبی زیارۃ الشیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ فقال لی الشیخ احمد، قلت نعم فاطرق یسیرًا، ثم قال لی یاخضر ھا الشیخ احمد فاذا انا بجانبہ فرأیت شیخًا مھابا فقمت الیہ وسلمت علیہ ، فقال لی یاخضر و من یری مثل الشیخ عبدالقادر سید الاولیاء یتمنی رؤیۃ مثلی وھل انا الا من رعیتہ ثم غاب وبعد وفاۃ الشیخ انحدرت من بغداد الی ام عبیدۃ لازورہ، فلما قدمت علیہ اذا ھو الشیخ الذی رأیتہ فی جانب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی ذٰلك الوقت لم تجدد رؤیتہ عندی زیادۃ معرفۃ بہ فقال لی یاخضر الم تکفك الاولیٰ۔

مصنف نے کہا(اللہ تعالٰی جنت فردوس میں اس کے درجے بلند فرمائے)کہ ہم کو سید حسینی ابوعبداللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ

میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت

کروں، حضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں۔

حضور تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبداللہ کو دیکھے جو تمام اولیا کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا میں تو انہیں کی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرماکر میری نظر سے غائب ہوگئے۔ پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی تمہیں کافی نہ تھی!

(بہجۃ الاسرار ذکر احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۷، ۲۳۸)

حضور سیدنا غوث پاک شریعت و طریقت کے امام ہیں:۔

حدیث یازدہم:۔

(قال جعلنا اللہ تعالیٰ وایاہ یوم الحشر تحت لواء الحضرۃ الغوثیۃ) اخبرنا ابوالقاسم محمد بن عبادۃ الانصاری الحلبی قال سمعت الشیخ العارف ابا اسحٰق ابراھیم بن محمود البعلبکی المقری قال سمعت شیخنا الامام اباعبداللہ محمد البطائحی، قال انحدرت فی حیاۃ سید الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰی ام عبیدۃ، واقمت برواق الشیخ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایاماً فقال لی الشیخ احمد یوماً اذکر لی شیئا من مناقب الشیخ عبدالقادر وصفاتہ فذکرت لہ شیئا منہا، فجاء رجل فی اثناء حدیثی فقال لی مہ لاتذکر عندنا مناقب غیر مناقب ھذا، واشار الی الشیخ احمد فنظر الیہ الشیخ احمد مغضبا، فرفع الرجل من بین یدیہ میتًا ثم قال ومن یستطع وصف مناقب الشیخ عبدالقادر ومن یبلغ مبلغ الشیخ عبدالقادر ذٰلک رجل بحر الشریعۃ عن یمینہٖ، وبحر الحقیقۃ عن یسارہ، من ایھما شاء اغترف الشیخ عبدالقادر لاثانی لہ فی عصرنا ھٰذا، قال وسمعتہ یوما یوصی اولاد اختہٖ واکابر

اصحابہ، وقد جاء رجل یوعدہ مسافرًا الی بغداد قال لہ اذا دخلت الیٰ بغداد فلا تقدم علی زیارۃ الشیخ عبد القادر شیئًا ان کان حیا ولا علیٰ زیارۃ قبرہ ان کان میتا، فقد اخذ لہ العھد ایما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد ولم یزرہ سلب حالہ ولو قبیل الموت، ثم قال والشیخ محی الدین عبد القادر حسرۃ علی من لم یرہ رضی اللہ عنہ۔

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے یوم محشر کو غوث اعظم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے) کہ ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابواسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سنا، کہا میں نے اپنے مرشد امام ابوعبداللہ بطائحی کو سنا کہ فرماتے تھے:

میں حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا۔ ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب واوصاف سناؤ، میں نے کچھ مناقب شریف ان کے سامنے بیان کیے، میرے اثنائے بیان میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کرکے کہا ہمارے سامنے ان کے سواکسی کے مناقب ذکر نہ کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فورًا اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے، پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کر سکتا ہے، شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے، شریعت کا دریا ان کے دہنے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے بائیں ہاتھ پر، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ہمارے اس وقت میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔

امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے۔ ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرما رکھا ہے

کہ جو کوئی صاحب حال بغداد آئے اوران کی زیارت کو نہ حاضر ہو اس کا حال سلب ہو جائے اگر چہ اس کے مرتے وقت پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر حسرت ہیں اس پر جسے ان کا دیدار نہ ملا۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد بن الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۸)

یہ کمینہ بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے ؎

اے حسرت آناں کہ ندیدند جمالت
محروم مدار ایں سگ خود را ز نوالت

جنہوں نے آپ کا جمال نہ دیکھا ان پر حسرت ہے، اپنے اس کتے کو اپنی عطا سے محروم نہ رکھیں۔ بحرمة جدك الكريم عليه ثم عليك الصلوٰة والتسليم۔

(اپنے کریم نانا کے صدقے میں۔ ان پر پھر آپ پر درود و سلام ہو۔)

مسلمان ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو دیکھے اور اس شخص کے مثل اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت بایں معنیٰ رکنِ ایمان نہیں کہ جو ان سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ توصرف انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کے لیے ہے، مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے، عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عزجلالہٗ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا ؎

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

(حدائق بخشش وصل چہارم در منافحت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۹)

والعیاذ باللہ القادر رب الشیخ عبد القادر وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی جد الشیخ عبد القادر ثم علی الشیخ عبد القادر آمین۔

شیخ عبد القادر کے قدرت والے معبود کی پناہ، شیخ عبد القادر کے نانا جان پھر خود شیخ عبد القادر پر اللہ تعالیٰ درود، برکت اور سلام نازل فرمائے، آمین۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۱۔۳۹۱}

حضور سیدنا غوث پاک اور تمام مخلوقات میں زمین وآسمان کا فرق ہے:۔

نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمتہ سیدی الشریف عبد القادر میں ہے:

ومن کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحدثا بنعم اللہ تعالیٰ علیہ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد مابین السماء والارض فلاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علی احدًا یعنی فلایقاس الملوك بغیرھم وھٰذا کلہ من فتوح الغیب المبرء من کل عیب۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کی اپنے اوپر نعمتیں ظاہر فرمانے کے جو کلام ارشاد فرمائے ان میں سے یہ ہے کہ

فرمایا مجھ میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں، مجھے کسی سے نسبت نہ دو اور مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو۔

اس پر علامہ علی قاری فرماتے ہیں: اس لیے کہ سلاطین کا رعیت پر قیاس نہیں ہوتا اور یہ سب غیب کے فتوحات سے ہے جو ہر عیب سے پاک وصاف ہے۔"

حضور سیدنا غوث پاک کا حسن ادب اور ایک ولی کی بشارت وکرامت:۔

اسی میں ہے یعنی نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمتہ سیدی الشریف عبد القادر میں ہے:

وعن عبد اللہ بن علی بن عصرون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الیٰ بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیۃ وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغداد یقال لہ الغوث، وکان یقال عنہ انہ یظھر اذا شاء ویخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبد القادر الجیلانی وھو شاب یومئذ الیٰ زیارتہ فقال ابن السقا ونحن فی الطریق الیوم اسألہ عن مسئلۃ لایدری لھا جوابا، فقلت وانا اسئلہ عن مسئلۃ فانظر

ماذا یقول فیھا وقال سیدی الشیخ عبدالقادر قدس سرہ الباھر معاذ اللہ ان اسألہ شیئا، وانا بین یدیہ اذًا انظر برکات رویتہ فلما دخلنا علیہ لم نرہ فی مکانہ فمکثنا ساعۃ فاذا ھو جالس فنظر الی ابن السقا مغضبا وقال لہ ویلك یا ابن السقا تسألنی عن مسئلۃ لم أردلھا جوابا، ھی کذا وجوابھا کذا، انی لاری نار الکفر تلھب فیك۔ ثم نظر الی وقال یا عبداللہ تسألنی عن مسألۃ لتنظر ما اقول فیھا ھی کذا وجوابھا کذا لتخرن علیك الدنیا الی شحمتی اذنیك باساءۃ ادبك۔ ثم نظر الی سید عبدالقادر وادناہ منہ واکرمہ وقال لہ یا عبدالقادر لقد ارضیت اللہ ورسولہ بادبك کانّی اراك ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی ھٰذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ، وکانّی اری الاولیاء فی وقتك وقد حنوا رقابھم اجلالا لك، ثم غاب عنا لوقتہ فلم نرہ بعد ذٰلك، قال واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانہ ظھرت امارۃ قربہٖ من اللہ عزوجل واجتمع علیہ الخاص والعام، وقال قدمی ھٰذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ واقرت الاولیاء بفضلہ فی وقتہ واما ابن السقا فرأی بنتا للملك حسینۃ ففتن بھا وسأل ان یزوجھا بہ فابی الا ان یتنصّر فاجابہ الی ذٰلك۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

واما انا فجئت الی دمشق واحضرنی السلطان نور الدین الشھید وولانی علی الاوقاف فولیتھا واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیرا قد صدق کلام الغوث فینا کلنا۔

امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے۔

میں جوانی میں طلب علم کے لیے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلیٰ نے فرمایا: معاذاللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو ان کے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی

طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لُو تک اس میں غرق ہوگے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔

پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبدالقادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا۔ گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیاے وقت نے آپ کی تعظیم کے لیے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے۔ پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔

حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص وعام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاے وقت نے اس کا ان کے لیے اقرار کیا۔

اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوب صورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہوجائے، اس نے نصرانی ہونا قبول کرلیا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر او قاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔ اولیاے وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کیے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یوں ہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے، مگر محروم محروم ہے۔"

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر قلمی نسخہ ص ۳۰)

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ منہ بذلک مصطفی البابی مصر ص ۶)

فرمان غوث پاک ہے: بے شک میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں ہے:۔

اسی میں ہے یعنی نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمتہ سیدی الشریف عبد القادر میں ہے:

قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعزّۃ ربّی ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی وان بؤبؤعینی فی اللوح المحفوظ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض ویقول الانس لھم مشائخ والجن لھم مشائخ والملئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ونفعنا بہ۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مجھے عزت پروردگار کی قسم! بے شک سعید و شقی مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں، بے شک میری آنکھ کی پُتلی لوح محفوظ میں ہے، میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور تمام زمین میں ان کا وارث ہوں۔ اور فرمایا کرتے:

"آدمیوں کے پیر ہیں، قوم جن کے پیر ہیں، فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں۔ ملا علی قاری اسے نقل کرکے عرض کرتے ہیں:

"اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔"

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ) ص ۳۲)

حضور پُرنور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا علمی مقام:۔

ولی کے لیے علومِ دینیہ سے واقف ہونا ضروری ہے تو پھر کیا عالَم ہوگا اُس ہستی کے پایہ علم کا، جو کہ کِشورِ ولایت کے بادشاہ ہیں۔ جی ہاں! ولیُ الاَولیاء، امامُ الاَصفیاء، قُطب الاَقطاب، غوثُ الاَغواث، تاجُ الاَوتاد، مرجع الاَبدال، غوثِ اعظم ابو محمد سیّد شیخ عبد القادر حَسنی حُسینی جیلانی رضِی اللہ تعالی عنہ جس طرح آسمانِ طریقت کے روشن آفتاب ہیں، اِسی طرح چرخِ شریعت کے چمکتے دمکتے مہتاب بھی ہیں۔

چناں چہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رضِی اللہ تعالی عنہ علامہ علی قاری حنفی مکی رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "نزھۃ الخاطر الفاتر" کے حوالے سے ہی سیّد کبیر قُطب شہیر سیِدنا اَحمد رفاعی رضِی اللہ تعالی عنہ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ :

روی عن السید الکبیر القطب الشھیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال الشیخ عبد القادر بحر الشریعۃ عن یمینہ وبحر الحقیقۃ عن یسارہ من ایھما شاء اغترف السید عبد القادر لاثانی لہ فی عصرنا ھذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سید کبیر قطب شہیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”شیخ عبد القادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں۔ اس ہمارے وقت میں سید عبد القادر کا کوئی ثانی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔“

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ) ص ۳۴)

اولیائے متقدمین نے غوثیت مآب کی ولادت کی خبر تقریباً سو برس پہلے دی تھی:۔

امام ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

ذکر کثیرون من العارفین الذین ذکرنا ھم وغیرھم انہ لم یقل الابامر اعلاما بقطبیتہ فلم یسع احدًا التخلف بل جاء باسانید متعددۃ عن کثیرین انھم اخبروا قبل مولدہ بنحو مائۃ سنۃ انہ سیولد بارض العجم مولودلہ مظھر عظیم یقول ذٰلك فتندرج الاولیاء فی وقتہ تحت قدمہ۔

اولیائے کرام کہ ہم نے ذکر کیے یعنی حضرت نجیب الدین سہروردی و حضرت سید احمد رفاعی و حضرت شعیب مغربی و حضرت عبد الرحیم قناوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہوں نے اوران کے سوا اور بہت عارفین کرام نے تصریح فرمائی کہ

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ عزوجل نے ان کی قطبیت کبریٰ ظاہر فرمانے کے لیے انہیں اس فرمانے کا حکم دیا ولہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ جھکاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا، بلکہ متعدّد سندوں سے بہت اولیائے کرام متقدمین سے مروی ہوا کہ انہوں نے سرکار غوثیت کی ولادت مبارکہ سے تقریبًا سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہوں گے اور یہ فرمائیں گے کہ ”میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر“ اس فرمانے پر اس وقت کے تمام اولیا ان

کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اس قدم کے سایے میں داخل ہوں گے۔"

اللھم لك الحمد صل علی محمد و ابنه و ذریته۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبد القادر قدمی ہذا علی رقبہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴)

فرمان غوث پاک "قدمی ہذہ علی رقبہ الخ اور علامہ ابن حجر:۔

امام ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وحکی امام الشافعیۃ فی زمنه ابوسعید عبد اللہ بن ابی عصرون قال دخلت بغداد فی طلب العلم فوافقت ابن السقاو رافقته فی طلب العلم بالنظامیة، وکنا نزور الصالحین وکان ببغداد رجل یقال له الغوث۔ (الٰی اٰخر الحدیث المذکور)

"امام ابو سعید عبد اللہ بن ابی عصرون نے کہ اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے ذکر فرمایا: کہ میں بغداد مقدس میں طلب علم کے لیے گیا ابن السقا اور میں مدرسہ نظامیہ میں شریک درس تھے اور اس وقت بغداد میں ایک شخص کو غوث کہتے تھے (وہی پوری حدیث کہ نمبر ۵ میں گزری، ان غوث کا ہمارے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دینا کہ آپ بر سر منبر مجمع میں فرمائیں گے "میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر" اور تمام اولیاے عصر آپ کے قدم پاک کی تعظیم کے لیے اپنی گردنیں خم کریں گے، اور پھر ایسا ہی واقع ہونا، حضور کا یہ ارشاد فرمانا اور تمام اولیاے عالم کا اقرار کرنا کہ بے شک حضور کا قدم ہم سب کی گردن پر ہے)

آخر میں ابن حجر نے فرمایا:

وھٰذہ الحکایۃ التی کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرۃ ناقلھا وعد التھم۔

یعنی یہ حکایت قریب تواتر ہے کہ اس کے ناقلین بکثرت ثقہ عادل ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبد القادر قدمی ہذہ علی رقبہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴۔۴۱۵)

فتاوی حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بہت بڑا عالم جیّد اور علوم شرعیہ میں اپنے اکثر اہل زمانہ پر فائق اور حافظ قرآن اور علم مناظرہ میں کمال سر برآوردہ تھا جس سے جس علم میں مناظرہ کرتا اسے بند کر دیتا، ایسا شخص جب شان غوث میں گستاخی کی شامت سے معاذ اللہ نصرانی ہو گیا بادشاہ نصاریٰ نے اسے بیٹی تو دے دی مگر جب بیمار

پڑا اسے بازار میں پھنکوادیا بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص کہ اسے پہچانتا تھا گزرا اس سے پوچھا تو تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے۔ کہا سب محو ہو گیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا لَوْ کَانُوا مُسْلِمِینَ۔
کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا کہ کسی طرح مسلمان ہوتے۔"

(القرآن الکریم ۲/۱۵)

امام ابن ابی عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اسے دیکھنے گیا اسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے، وہ نزع میں تھا، میں نے اسے قبلہ کی طرف کیا وہ پُورب کو پھر گیا، میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا۔ اسی طرح میں جتنی بار اسے قبلہ رخ کرتا وہ پُورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پورب ہی کی طرف منہ کئے اس کا دم نکل گیا وہ ان غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اسی گستاخی نے اس بلا میں ڈالا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ انتھٰی۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵)

اگر کہے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا، کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا۔

اقول اس کا جواب قرآن عظیم دے گا:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلاَّ أَنْ یَشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِینَ۔
تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک سارے جہان کا ہے۔"

(القران آلکریم ۲۹/۸۱)

اور فرماتا ہے:

کَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔
کوئی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھادی ہے۔

(القران الکریم ۱۴/۸۳)

اور فرماتا ہے:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ۔

یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مُہر لگادی گئی کہ اب انہیں کچھ سمجھ نہ رہی، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(القرآن الکریم ۶۳/۳)

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وفی ھذہ ابلغ زجر واکد ردع عن الانکار علی اولیاء اللہ تعالیٰ خوفا من ان یقع المنکر فیما وقع فیہ ابن السقا من تلک الفتنۃ المھلکۃ الابدیۃ التی لا اقبح منھا، نعوذ باللہ من ذٰلک، ونسألہ بوجھہ الکریم وحبیبہ الرؤف الرحیم ان یؤمننا من ذٰلک ومن کل فتنۃ ومحنۃ وبمنہ وکرمہ وفیھا ایضا اتم حث علی اعتقادھم والادب معھم وحسن الظن بھم ما امکن۔

اس واقعہ میں اولیاے کرام پر انکار سے کمال جھڑکنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑجائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں، جس میں ابن السقا پڑگیا، اللہ عزوجل کی پناہ۔

ہم اللہ عزوجل سے اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان وکرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ ومحنت سے امان بخشے۔ نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاے کرام کے ساتھ عقیدت وادب رکھیں اور جہاں تک ہو ان پر نیک گمان کریں۔"

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۳۹۱۔۳۹۹}

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر:۔

فاضل عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ

"جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں :

ان لیلة المعراج جاء جبرئیل علیه السلام ببراق الیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر، ونعل رجله کالهلال الباهر، ومسمارہ کالانجم الظواهر، ولم یأخذہ السکون والتمکین لیرکب علیه النبی الامین، فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ، لم لم تسکن یابراق حتی ارکب علیٰ ظهرك ، فقال روحی فداءً لتراب نعلك یارسول الله اتمنی ان تعاهدنی ان لاترکب یوم القیٰمة علیٰ غیری حین دخولك الجنة، فقال النبی صلی الله علیه وسلم یکون لك ماتمنیت ، فقال البراق التمس ان تضرب یدك المبارکة علیٰ رقبتی لیکون علامتی یوم القیٰمة، فضرب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدہ علی رقبة البراق، ففرح البراق فرحا حتی لم یسع جسدہ روحه ونمی اربعین ذراعا من فرحه وتوقف فی رکوبه لحظة لحکمة خفیة ازلیة، فظهرت روح الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه وقال یا سیدی ضع قدمك علیٰ رقبتی وارکب،فوضع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قدمه علی رقبته ورکب، فقال قدمی علیٰ رقبتك وقدمك علیٰ رقبة کل اولیاء الله تعالیٰ، انتهٰی۔

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانے والی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا چوند ڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لیے اسے قرار و سکون نہ ہوا، سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے عرض کی:

میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت و شادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ

اونچا ہوگیا۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۴۰۶۔۴۰۷}

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات کے متعلق پانچ سوالات کے محققانہ جوابات:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول، ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلّٰی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر سوار کرکے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہوکر چھین لی تھی۔

چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح کو دودھ پلایا۔

پانچویں اکثر عوام کے عقیدے میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے؟

مفصل بیان فرماکر اجر عظیم اور ثواب کریم پائیں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

اقدام نبوت میں غیر نبی کا حصہ نہیں:۔

جواب سوال ۲:

یہ قول کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے" اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز الاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلو مرتبہ نبوت ہے۔ (مرتبہ غوثیت، مرتبہ نبوت کے پیچھے اور اس سے نیچے ہے) خود حضور معلّٰی رضِی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جو قدم میرے جدّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔" ؎

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم
غیر اقدام النبوۃ سدّ مشاھا الختام

نبی کا کام قدم اٹھانا اور آپ کا کام قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کر دیا ہے۔

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے وارد:

لوکان بعدی نبی لکان عمربن الخطاب رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے جب کہ طبرانی نے معجم کبیر میں عصمہ بن مالک رضِی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)

(جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضِی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۹)
(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ لو کان بعدی نبی لکان عمر دار الفکر بیروت ۳/۸۵)
(المعجم الکبیر حدیث ۴۷۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/۱۸۰)
(مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المکتب الاسلامی بیروت ۴/۱۵۴)

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحب زادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وارد:

لوعاش ابراهيم لكان صديقانبيا۔

رواه ابن عساكرعن جابربن عبدالله وعن ابن عباس وعن ابن ابی اوفیٰ والباوردی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم۔

اگر ابراہیم جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے۔ (اس کو ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ سے، جب کہ الباوردی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔)

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلوۃ والسلام وازواجہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۵۷ تا۷۹)

(کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر عن جابر بن عبداللہ، ابن عباس وابن ابی اوفیٰ حدیث ۳۲۲۰۴/۱۱ ۴۶۹)

علمانے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ:

”اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے۔“

امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال فی ”شرح المهذب“ نقلا عن الشيخ الامام المجمع علیٰ جلالته وصلاحه وامامته ابی محمد الجوينی الذی قيل فی ترجمته لوجاز ان يبعث الله فی هذه الامة نبيالكان ابا محمد الجوينی۔

شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ وامام سے جن کی جلالت وصلاحیت وامامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجنا جائز ہوتا تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے۔

(الفتاوی الحدیثیہ مطلب قیل لوجاز ان یبعث اللہ فی ھٰذہ الامۃ نبیا الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۳۲۴۔۳۲۵)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لیے ثبوت چاہیے، بے ثبوت نسبت جائز نہیں، اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امور خارقہ للعادۃ اسباب ظاہرہ پر موقوف نہیں:۔

جواب سوال ۴:

حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔

کما رأیت فی بعض کتبهم التصریح بذٰلك۔

جیساکہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی۔

اس تقدیر پر تو اصلاً استبعاد (عہ ۱) نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تاہم بلاشبہہ عقلاً اور شرعاً جائز اور اس میں درایۃً کوئی استحالہ (عہ ۲) درکنار استبعاد بھی نہیں۔

ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔

بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔" (القرآن الکریم ۲/۲۰)

نہ ظاہر میں ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادۃ (عہ ۱) اسباب ظاہر پر موقوف نہیں، نہ روح عام متکلّمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی۔ نہ جسم، جسم شہادت میں منحصر۔ جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ (عہ ۲)، کیفما کان (عہ ۳) شک نہیں کہ روح مفارق (عہ ۴) کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہ اعراض جسم وجسمانیت قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول (عہ ۵) یا لیت شعری جب ارواح شہدا کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت۔

(عہ ۱: عادت کے خلاف، کرامت وغیرہ عہ ۲: وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکر آیا ہے لہذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں۔ عہ ۳: کوئی بھی صورت ہو عہ ۴: جسم سے جدا روح عہ ۵: اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں

کوئی تاویل نہیں کی گئی)۔

الترمذی عن کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ارواح الشهداء فی طیر خضر تعلق من ثمر الجنة۔

امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شہدا کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہاے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

(جامع الترمذی ابواب فضائل الجہاد باب ماجاء فی ثواب شہید امین کمپنی دہلی ۱/۱۹۷)

جب کہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لیے یہی ارشاد :

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالك عن الزهری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نسمة المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله تعالیٰ فی جسده یوم یبعثه۔

امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے جسم کی طرف لوٹادے گا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث کرب بن مالک انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۵۵)

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے۔ حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق (عـا) کیا ہے؟ آخر حضرت ابراھیم علی ابیہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے صحیح حدیث میں ہے:

جنت میں دودایہ ان کی مدتِ رضاعت پوری کرتی ہیں:۔

رواہ احمد ومسلم عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ابراهیم ابنی وانه مات فی الثدی وان له ظئرین یکملان رضاعه فی الجنة۔

اس کو امام احمد و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرما گیا ہے بے شک

جنت میں اس کے لیے دو دایہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی۔

عہ ا: روح کے جسم سے جُدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/۲۵۴)

(مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۱۲)

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع (عہ ۲) قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف (عہ ۳) وبے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عہ ۲: ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا عہ ۳: من گھڑت، جھوٹ، بے ہودہ عہ ۴: روحوں کا تھیلا)۔

زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہاّل سے ہے:۔

جواب سوال ۳:

زنبیل ارواح (عہ ۴) چھین لینا خرافات مخترعہ جہاّل سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ، اولیاے بشر سے بالاجماع افضل۔ تو مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم۔ واللہ الھادی الیٰ سبیل الرشاد۔

تنبیہ:

مبناے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاے مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔ یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظرِ صحائف محو واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضاے ابرام نہ پایا تھا برکت دُعاے محبوب قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں:

لما ضعف ولدہ احمد و اشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الیٰ ربك فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل و شفی احمد من تلك الضعفۃ وعاش بعدھا ثلاثین عاما۔

یعنی جب ان کے صاحب زادے احمد ناتواں ہوکر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجیے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے، صاحب زادے نے شفا پائی اوراس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(الطبقات الکبریٰ (لواقح الانوار) خاتمۃ الکتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشربینی دارالفکر بیروت ۲/۱۸۵)

غوث اعظم کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ماننا گمراہی ہے:۔

جواب سوال۵:

یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں، گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ۔

اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضِی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل دینی کہ معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضِی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالاں کہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وباللہ التوفیق۔

وقتِ رکوب براق یا صعود عرش غوث پاک کا پائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا نہ شرعا محال ہے نہ عقلاً۔

جواب سوال ا:

رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اور وقتِ رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا، شرعاً و عقلاً اس میں کوئی بھی استحالہ نہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح۔ عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیا کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیا کا منکر۔ بلکہ باوضو سونے والے کے لیے حدیث میں وارد کہ:

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذاللہ بوے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نکلتی ہے، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے۔ کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔ درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنیٰ ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے؟۔۔۔۔۔۔۔

علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لیے زینہ بننے سے یہ کیوں کر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر۔۔۔۔۔۔ نردبان (سیڑھی) ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں۔

فرض کیجیے کہ ہنگام بت شکنی حضرت امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ کی عرض قبول

فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کربت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو معاذاللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنے محال، نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین بے چاروں کو مراد۔

واللہ الھادی الیٰ سبیل الرشاد

(اور اللہ تعالیٰ ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔)

یہ بیان ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام، وہ فقیر غفراللہ تعالیٰ کے مجلد دوم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور، اس میں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیا وعلما میں متعدّد بندگان خدا کے لیے ایسا حضور روحانی وارد۔

(۱،۲) مسلم اپنی صحیح اور ابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ودخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان۔

میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پہچل سنی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادرِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(کنزالعمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث ۳۳۱۶۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(مسند ابی داود الطیالسی عن جابر حدیث ۱۷۱۹ دارالمعرفۃ بیروت الجزء السابع ص ۲۳۸)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔ کما ذکرہ الحافظ فی التقریب۔ جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا۔

(تقریب التہذیب ترجمہ ۸۷۸۰ ام سلیم بنت ملحان دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۶۸۸)

(۳) امام احمد وابو یعلیٰ بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عباس اور (۴) طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنۃ فسمعت فی جانبہا وجسا فقلت یا جبرئیل ما ھذا قال ھذا بلال المؤذن۔

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال حدیث ۳۳۱۶۲ و ۳۳۱۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحییٰ بن ابی حیۃ ابن جناب الکلبی دار الفکر بیروت ۷/۲۶۷۰)

(۵) امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی، فقلت ماھذہ الخشفۃ، فقیل الغمیصاء بنت ملحان۔

میں بہشت میں رونق افروز ہوا، اپنے آگے ایک کھٹکا سنا، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت ملحان۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

(۶) امام احمد ونسائی وحاکم باسناد صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ، فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن نعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر۔

میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے ؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۳۶)

(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ مناقب حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۳/۲۰۸)

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۸)

یہ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں راہی جنان ہوئے

قالہ ابن سعد فی الطبقات و ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔

(ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا۔)

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۹)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ترجمہ حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۳/۴۸۸)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم۔

میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکار سنی۔"

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الطبقۃ الثانیۃ من المہاجرین والانصار

ترجمہ نعیم بن عبداللہ المعروف النحام دار صادر بیروت ۴/۱۳۸)

یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکرہ موسیٰ بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری و کذا قالہ ابن اسحٰق و مصعب الزبیری و آخرون کما فی الاصابۃ۔

جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحٰق اور مصعب زبیری اور دیگر علما نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔"

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ترجمہ نعیم بن عبداللہ ۸۷۷۶ دار صادر بیروت ۳/۵۶۸)

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیاے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔

امام ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوالمخارق سے مرسلاً راوی، حضور پر نور صلوات اللہ سلامہ علیہ فرماتے ہیں:

(۸) مررت لیلۃ اسریٰ بی برجل مغیب نور العرش، قلت: من ھذا، املك، قیل: لا۔ قلت: نبی، قیل: لا۔ قلت: من ھذا، قال: ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط۔

یعنی شب اسریٰ میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا، میں نے فرمایا: یہ کون ہے، کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا: نبی ہے عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا کون ہے؟ عرض کرنے والے نے عرض کی: یہ ایک مرد ہے دنیا میں اس کی زبان یادِ الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا، اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا۔

(الدر المنثور بحوالہ ابن ابی الدنیا تحت الآیۃ ۲/۱۵۲ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۱/۱۴۹)

(الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ابی الدنیا کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ الخ مصطفی البابی مصر ۲/۳۹۵)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدین سمیت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے شب اسریٰ بیت المعمور میں نماز پڑھی:۔

ثم اقول وباللہ التوفیق۔

(پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔) کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجیے، فیض قادریت جوش پر ہے، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجیے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسریٰ اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

(سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔)

اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیوں کر؟ ہاں ہم سے سنئے۔ واللہ الموفق۔

ابن جریر وابن ابی حاتم وابویعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعة فاذاانا بابراهيم الخليل مسندا لظهره الى البيت المعمور (فذكر الحديث الى ان قال) واذا بامتي شطرين شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب البيض وحجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد وهم على خير فصليت انا ومن معي من المومنين في البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معي (الحديث)

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا، ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرماہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح، اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ سپید پوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر وخوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹۴/۳)

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۳۹۴-۳۹۳)

(الدر المنثور بحوالہ ابن جریر وابن حاتم وغیرہ الخ تحت الآیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۷۲/۵)

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہٖ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلا شبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی، والحمد للہ رب العالمین۔ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے

ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔)

اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے۔ہاں سند محد ثانہ نہیں ۔۔۔۔۔پھر نہ ہو۔۔۔۔۔اس جگہ اسی قدر بس ہے۔سند معنعن کی حاجت نہیں۔ کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران فی نفی الفئی عن سید الاکوان "

(جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "ہدی الحیران فی نفی الفیئ عن سید الاکوان "میں اسے بیان کیا ہے۔)

معنعن: ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے "عن فلان" کے لفظ سے روایت کرے۔

امام جلال الدین سیوطی نے "مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء"میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ "بابی انت وامی یارسول اللہ "

(یارسول اللہ !میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔)کی نسبت فرماتے ہیں:

لم اجدہ فی شئ من کتب الحدیث الاثر (الی قولہ) بالاحکام۔

میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں۔

(نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ا/۲۴۸)

اور یہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزارہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ ومعارک غالیہ تک وصول رہے۔۔۔۔اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کو سخت مہلکہ ہائلہ ہے، والعیاذ باللہ رب العٰلمین (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا)۔۔۔۔۔۔

جیسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ "لباب المعانی" سیاہ کرکے مصر میں چھپوایا اور صرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت، فقیہ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نورالملۃ والدین شطنوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بہجۃ الاسرار شریف میں باسناد صحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفیع پر حضور پرنور سید الاولیا حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل روایت فرمائی، نہ صرف اس امام جلیل وکتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں کوئی دقیقہ بے ادبی اٹھا نہ رکھا۔

نعوذ باللہ من الخذلان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ القادر المستعان۔

(ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں جو قدرت والا ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔) یہ لباب عجاب اول تا آخر جہالات فاضحہ وخرافات واضحہ کا لب لباب ہے۔

کثرت مسائل کے نام فرصت عنقا نہ ہوتا تو فقیر اس کا رد لکھ دیتا۔ مگر الحمدللہ نار باطل خود منطفی (بجھی ہوئی) ہے اور ہمارے بلاد میں اس کا شر یکسر منتفی (ختم) فلا حاجۃ الی اشاعۃ خرافاتہ ولو علی وجہ الرد۔ (اس کی خرافات کو شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بطور رد ہو۔)

بالجملہ روایت نہ عقلاً دور نہ شرعاً مہجور، اور کلمات مشائخ میں مسطور وماثور اور کتب احادیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور۔۔۔ نہ روایاتِ مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر وسیع وموفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور، پھر رد وانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔

والحمدللہ العزیز الغفور، واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کا علم خوب تام اور خوب مضبوط ہے۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۸ صفحہ ۴۱۳۔۴۲۷}

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دستگیر ہیں، اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز :۔

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دستگیر ہیں، اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز ، سیدنا ابوالحسن نورالدین بہجۃ الاسرار شریف میں سیدنا ابوالقاسم عمر بزاز قدس سرہ سے روایت فرماتے ہیں:

قال سمعت السید الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غیر مرۃ عثر اخی حسین الحلاج فلم یکن فی زمانہ من یاخذ بیدہ ولو کنت فی زمانہ لاخذت بیدہ وانا لکل من عثر بہ مرکوبہ من اصحابی و مریدی و محبی الی یوم القیٰمۃ اخذ بیدہ۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

یعنی میں نے اپنے مولیٰ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو بارہا فرماتے سنا میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسلا ان کے وقت میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی دستیگری کرتا اس وقت میں ہوتا تو ان کی دستگیری فرماتا اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس سے لغزش ہوگی میں اس کا دستگیر ہوں۔

(بہجۃ الاسرار فضل اصحابہ و بشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲)

تمام مسلمانوں کی زبانوں پر حضور کا لقب غوث اعظم ہے یعنی سب سے بڑے فریاد رس شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب درکنار خود اسمٰعیل دہلوی نے جابجا حضور کو غوث اعظم یاد کیا ہے۔ یہ فریاد رسی و دستگیری نہیں تو کیا ہے، حضرت شیخ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں:

بعد از رحلت ارشاد پناہی قبلہ گاہی روز عید بزیارت مزار ایشاں رفتہ بود در اثنائے توجہ بمزار متبرک التفات تمام از روحانیت مقدسہ ایشاں ظاہر گشت و از کمال غریب نوازی نسبت خاصہ خود را کہ بحضرت خواجہ احرار منسوب بود مرحمت فرمودند۔

مرشد گرامی کے وصال کے بعد عید کے روز ان کے مزار اقدس کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ مزار مبارک کی طرف توجہ کے دوران مرشد گرامی کی روحانیت مقدسہ کا التفات تام ظاہر ہوا اور کمال غریب نوازی سے آپ نے وہ نسبت خاص عنایت فرمائی جو آپ کو حضرت

خواجہ احرار علیہ الرحمۃ سے حاصل تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب ۲۹۱ نولکشور لکھنوا/۴۱۳)

{فتاوی رضویہ شرر ضافاؤنڈیشن یف جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۶۔۱۰۵}

گیارھویں شریف اور بزرگوں کی یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا بالکل جائز ہے:۔

سوال:۔ گیارھویں کے لیے آپ کیا فرماتے ہیں، گیارھویں کے روز فاتحہ دلانے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے یا آڑے دن فاتحہ دلانے سے، بزرگوں کے دن کی یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ محبوبانِ خدا کی یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ حدیث میں ہے:

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتی قبور شھداء اُحد علی راس کل حول۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے اختتام پر شہداے احد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے۔

(جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ ۱۳/۲۴ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۳/۱۷۰)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اسی حدیث کو اعراس اولیاے کرام کے لیے مستند مانا، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا: ازینجاست حفظ اعراس مشائخ۔

مشائخ کے عرس منانا اس حدیث سے ثابت ہے۔"

(ہمعات ہمعہ ۱۱ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد پاکستان ص ۵۸)

گیارھویں شریف کی تعیین بھی اسی باب سے ہے مگر ثواب کی کمی بیشی اس پر نہیں جب کریں ویسا ہی ثواب ہوگا۔ ہاں اوقاتِ فاضلہ میں اعمال فاضلہ زیادہ نورانیت رکھتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضافاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۲۰۲}

حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گیارھویں شریف کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گیارھویں شریف کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ نذر دادن بر رُوح غوثِ اعظم علیہ الرحمہ اگر خالصاً لوجہ اللہ از برائے ایصال الثواب بروحِ مقدس شان مے باشد جائز بلکہ حسن ست لکن اگر در وقت نذر کردن خاص نام پیرانِ پیر علیہ الرحمہ ذکر کند و نام خداوند تعالیٰ ترک کند چناں چہ عادت جہال ست پس ناجائز بلکہ خوفِ کفر ہست۔

غوث اعظم علیہ الرحمہ کی روح پاک کی نذر دینی اگر خالصاً اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہو اور سرکار غوث پاک کی روح مقدس کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو جائز بلکہ مستحسن ہے، لیکن اگر نذر کرتے وقت خاص پیران پیر علیہ الرحمہ کا نام ذکر کرے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر چھوڑ دے تو جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے ناجائز ہے بلکہ کفر کا خوف ہے۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۲۰۵}

حضرت غوث پاک وسیلہ قضائے حاجات ہیں :۔

مندرجہ ذیل ابیات کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ ابیات صحیح ہیں یا نہیں؟

روبرو احمد کے ہم کو خوش وسیلہ آج تم ہو
خادموں میں ہم کو سمجھو المدد یا عبد القادر
تم شب معراج آکر دوش بر پاے پیمبر
لے چڑھے عرش بریں پر المدد یا عبد القادر

سیدنا اعلیٰ حضرت رضِی اللہ تعالیٰ عنہ جواباً تحریر فرماتے ہیں:

الجواب:۔ پہلے دو شعر بہت اچھے ہیں۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اذا سألتم اللہ حاجتہ فاسئلوہ بی۔ جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لیے دعا کرو تو میرا وسیلہ لے کر دعا مانگو۔ اور فرماتے ہیں رضِی اللہ تعالیٰ عنہ:

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ و من نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ،
جو کسی بے چینی میں مجھ سے فریاد کرے اس کی بے چینی دور ہو۔ اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی زائل ہو۔ یہ دونوں ارشاد امام اجل یکتا ابوالحسن علی قدس سرہ نے بہجتہ الاسرار شریف اور دیگر اکابر ائمہ وعلمانے اپنی تصانیف میں روایت کیے۔ وللہ الحمد،

اور پچھلے شعروں میں غلطی ہے۔ تفریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوش مبارک پر پائے انور رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا، نہ یہ کہ حضور غوثیت پائے اقدس کندھے پر لے کر شب معراج خود عرش پر گئے، شاعر اگر یوں کہتا مطابق روایت مذکور ہوتا لہ

تھا تمہارا دوش اطہر زینہ پائے پیمبر
جب گئے عرش بریں پر المدد یا عبد القادر

یہ دونوں صورتوں کو شامل ہے جب گئے یعنی جس وقت یا جس شب کہ اس میں پہلی صورت بھی داخل اور اگر ترجیع کا مصرع یوں ہوتا اور بہتر تھا۔
المدد یا غوث اعظم کہ خالی نام پاک کے ساتھ ندا بھی نہ ہوتی اور تقطیع سے لام بھی نہ گرتا ۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۳/امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف}

غوث پاک کے نام پر انگوٹھے چومنا:۔

سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا اسم شریف سن کر دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کا بوسہ دینا اور دونوں چشموں پر رکھنا شرع میں جائز ہے یا نہیں ؟

آپ جواباً ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس وانور صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں، جس طرح ذات عزت

احدیت مع جملہ صفات ونعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرما ہے۔
من رانی فقد رای الحق. تعظیم غوثیت، عین تعظیم سرکار رسالت ہے۔ اور تعظیم سرکار رسالت، عین تعظیم حضرت عزت ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم، اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جن کو شرع مطہر نے شان نبوت سے خاص فرمایا ہو تو وہی آیات واحادیث وارشادات ائمہ قدیم وحدیث اس کے جواز میں بھی کافی۔

کفانا الکافی فی الدارین وصلی وسلم علی سید الکونین وآلہ وصحبہ وغوث الثقلین وحزبہ وامتہ کل حین واین عدد کل اثر وعین. والحمد للہ رب النشأتین۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔''

{فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۳/امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف}

کیا غنیۃ الطالبین حضور غوث پاک کی تصنیف ہے؟

سوال:۔ حضور قطب الاقطاب سیدنا ومولانا محبوب سبحانی غوث الصمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ غنیۃ الطالبین میں مذہب حنفیہ کو گمراہ فرقہ میں مندرج فرمایا ہے اس کو اچھی طرح سے حضور واضح فرما کر تسکین وتشفی بخشیں کہ وسوسہ وخطرات نفسانی وشیطانی رفع ہو جائیں، عبد العظیم نامی ضلع غازیپور کے باشندے نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس میں رسالہ تقویۃ الایمان عرف تفویۃ الایمان کے مضمون کو مکتوبات مخدوم الملک رحمۃ اللہ علیہ ومجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور بھی بزرگان دین کے مکتوبات سے دکھلایا ہے وثابت کیا ہے کہ ان بزرگوں نے اپنے مکتوبات میں تقویۃ الایمان سے بھی سخت سخت الفاظ نام بنام لکھا ہے کہ اللہ چاہے تو فلاں کو مردود کردے وفرعون ونمرود کو چاہے مقبول کرے، سینکڑوں کعبہ تیار کردے وغیرہ وغیرہ۔

اب خاکسار عرض کرتا ہے کہ یا تو کوئی رسالہ ان کے جواب میں شائع فرمایا ہو تو بذریعہ ریلوے ڈاک پارسل ارسال ہو یا واضح خلاصہ جواب ارقام ہو والسلام مع الاکرام۔ غنیۃ الطالبین کے مضامین سے زیادہ اس لیے انتشار ہے کہ دونوں حضرات سے تعلق ورشتہ وایمان وایقان کا سلسلہ ملحق ہے، حنفی اگر مذہب ہے تو قادری مشرب ہے، اب ذرا بھی

ان دونوں پیشوا کی طرف سے ریب وشک دامنگیر ہوا کہ بہت بڑا حملہ ایمان پر ہونے کا خوف وڈر ہے، اللہ میرے حال زار پر رحم فرمائیں اس وقت میرے لیے بہت بڑا امتحان مدنظر ہے۔ زیادہ حد ادب۔

الجواب: بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم کرم فرما اکرمکم اللہ تعالیٰ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اولاً کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے۔ اور امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کردیا ہے،

فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وایاك ان تغتربما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ دسہ علیہ فیھا من سینتقم اللہ منہ والا فھو بریٔ من ذلك۔

یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیا، سردار اسلام ومسلمین حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی غنیہ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افترا کرکے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ اس سے بری ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب ان مافی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر مطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۱۴۸)

ثانیاً اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہل سنت وجماعت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے کہ:

خلاف ماقالت الاشعریۃ من ان کلام اللہ معنی قائم بنفسہ واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل۔

بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا معنی ہے جو اس کی ذات کے

ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بدعتی، گمراہ و گمراہ گر کے لیے کافی ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل فی اعتقاد ان القرآن حروف مفہومۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۹۱)

کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس کتاب میں تمام اہل سنت کو بدعتی، گمراہ گمراہ گر لکھا ہے اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا جائے شکایت ہے۔ لہذا کوئی محل تشویش نہیں۔

ثالثا پھر یہ خود صریح غلط اور افترا بر افترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ

ھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ۔ وہ بعض حنفی ہیں۔"

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل واما الجہمیۃ الخ ادارہ نشر و اشاعت علوم اسلامیہ پشاور ۱/۹۱)

اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر، آخر یہ تو قطعا معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے، جیسے زمخشری صاحب کشاف و عبدالجبار و مطرزی صاحب مغرب و زاہدی صاحب قینہ و حاوی و مجتبے، پھر اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا۔ بعض شافعیہ زیدی رافضی ہیں اس سے شافعیہ و شافعیت پر کیا الزام آیا۔ نجد کے وہابی سب حنبلی ہیں پھر اس سے حنبلیہ و حنبلیت پر کیا الزام آیا، جانے دو رافضی خارجی معتزلی وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا۔

رابعا کتاب مستطاب بھجۃ الاسرار میں بسند صحیح حضرت ابو التقی محمد بن ازہر صریفینی سے ہے مجھے رجال الغیب کے دیکھنے کی تمنا تھی مزار پاک امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مرد کو دیکھا دل میں آیا کہ مردان غیب سے ہیں وہ زیارت سے فارغ ہو کر چلے یہ پیچھے ہوئے ان کے لیے دریائے دجلہ کا پاٹ سمٹ کر ایک قدم بھر کا رہ گیا کہ وہ پاؤں رکھ کر اس پار ہو گئے انہوں نے قسم دے کر روکا اور ان کا مذہب پوچھا، فرمایا:

حنفی مسلم وما انا من المشرکین۔

ہر باطل سے الگ مسلمان، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،

یہ سمجھے کہ حنفی ہیں، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض کے لیے حاضر ہوئے حضور اندر ہیں دروازہ بند ہے ان کے پہنچتے ہی حضور نے اندر سے ارشاد فرمایا: اے محمد! آج روئے زمین پر اس شان کا کوئی ولی حنفی المذہب نہیں۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مختصرا دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۱۵۲)

کیا معاذ اللہ گمراہ بدمذہب لوگ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جن کی ولایت کی خود سرکار غوثیت نے شہادت دی، وہ وہابی رسالہ نظر سے نہ گزرا، یہاں چند امور واجب اللحاظ ہیں:

اولا وہ کلمات جو ان کتب سے مخالف نے نقل کیے اسمٰعیل دہلوی کے کلمات ملعونہ کے مثل ہوں ورنہ استشہاد مردود، یہاں یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ بعض متحمل لفظ جب کسی مقبول سے صادر ہوں بحکم قرآن انہیں معنی حسن پر حمل کریں گے، اور جب کسی مردود سے صادر ہوں جو صریح توہینیں کر چکا ہو تو اس کی خبیث عادت کی بنا پر معنی خبیث ہی مفہوم ہوں گے کہ:

کل اناء یترشح بما فیہ صرح بہ الامام ابن حجر المکی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

ہر برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے، امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

ثانیا وہ کتاب محفوظ مصوّن ہونا ثابت ہو جس میں کسی دشمن دین کے الحاق کا احتمال نہ ہو جیسے ابھی غنیۃ الطالبین شریف میں الحاق ہونا بیان ہوا، یونہی امام حجۃ الاسلام غزالی کے کلام میں الحاق ہوئے اور حضرت شیخ اکبر کے کلام میں تو الحاقات کا شمار نہیں جن کا شافی بیان امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا اور فرمایا کہ خود میری زندگی میں میری کتاب میں حاسدوں نے الحاقات کیے۔

اسی طرح حضرت حکیم سنائی و حضرت خواجہ حافظ وغیرہما اکابر کے کلام میں الحاقات ہونا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں بیان فرمایا، کسی الماری میں کوئی قلمی کتاب ملے اس میں کچھ عبارت ملنی دلیل شرعی نہیں کہ بے کم و بیش مصنف کی ہے پھر اس قلمی نسخہ سے چھاپا کریں تو مطبوعہ نسخوں کی کثرت کثرت نہ ہوگی اور ان کی اصل وہی مجہول قلمی ہے جیسے فتوحات مکیہ کے مطبوعہ نسخے۔

ثالثاً اگر بہ سند ہی ثابت ہو تو تواتر و تحقیق درکار امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر فرماتے ہیں:

لاتجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق، نعم یجوز ان یقال قتل ابن ملجم علیا فان ذلك ثبت متواترا۔

بلاتحقیق مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا جائز نہیں، ہاں یوں کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا، کیوں کہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے۔"

(احیاء العلوم کتاب آفات اللسان الافۃ الثامنۃ اللعن مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ ۳/۱۲۵)

جب بے تحقیق تام عام مسلمان کلمہ گو کی طرف گناہ کی نسبت ناجائز ہے تو اولیائے کرام کی طرف معاذ اللہ کلمہ کفر کی نسبت بلا ثبوت قطعی کیسے حلال ہو سکتی ہے۔

رابعاً سب فرض کرلیں تو اب وہابی کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین بری نہیں کہ فلاں فلاں نے بھی کی ہے کیا یہ جواب کوئی مسلمان دے سکتا ہے، بفرض غلط توہین جس سے ثابت ہو وہ ہی مقبول نہ ہوگا نہ یہ کہ معاذ اللہ اس کے سبب توہین مقبول ہو جائے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلند و عظمت والے اللہ کی توفیق سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۲۲۲۔۲۲۵}

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ کرنا جائز ہے:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض عالم و مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ کرنا ناجائز ہے، مہربانی فرما کر خلاصہ مسئلہ تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ یہ مبارک وظیفہ بے شک جائز ہے۔ فتاوی خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحبِ درمختار میں ہے:

اما قولھم یا شیخ عبد القادر فنداء فما الموجب لحرمتہ۔

ان کا "یا شیخ عبد القادر" کہنا نداء ہے تو اس کی حرمت کا موجب کیا ہے۔ یہاں اس کو ناجائز کہنے والے وہابی ہیں اور وہابیہ بے دین ہیں ان کی بات سننی جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

(الفتاوی الخیریۃ کتاب الکراھیۃ والاحسان دار المعرفۃ بیروت ۲/۱۸۲)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۵۴۸}

غوث اعظم نے فرمایا "جو کسی سختی میں مجھے یاد کرے گا اس کی سختی دور ہو جائے گی:۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان: جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے گا تو وہ سختی اس سے دور ہو جائیگی

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ و من نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ من توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ اخلاص احدیٰ عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطو الی جھۃ العراق احدیٰ عشرۃ خطوۃ یذکرھا اسمی ویذکر حاجتہ فانھا تقضی باذن اللہ۔

یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالی کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے۔ اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو اللہ کے اذن سے۔"

(بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲)

(زبدۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ و مریدیہ و محبیہ بکسلنگ کمپنی بمبئی ص ۱۰۱)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۶}

ڈوبی کشتی ترانے والی کرامت اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کو (معاذاللہ) تھپڑ مارنے والے واقعے کی تحقیق

سوال:۔ کیاارشادفرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ومشائخ کرام اوراولیائے عظام اس مسئلہ میں کہ حضرت بڑے پیرصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور کرامتیں جوکہ مولود شریف ووعظ وغیرہ میں بیان کی جاتی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ایک بڑھیالب دریابیٹھی روتی تھی، اتفاقاً حضرت کااس طرف سے گزرہوا۔ حضرت نے فرمایاکہ اس قدرکیوں روتی ہو؟ بڑھیانے عرض کیا: حضرت! میرے لڑکے کی بارہ برس ہوئے یہاں دریامیں مع سامان کے برات ڈوبی ہے میں یہاں آکرروزانہ روتی ہوں، آپ نے دعافرمائی آپ کی دعاکی برکت سے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی برات مع کل سامان کے صحیح وسالم نکل آئی اوربڑھیاخوش وخرم اپنے مکان کوچلی گئی۔

دوسرے یہ کہ حضرت کے ایک مرید کاانتقال ہوگیا، موتی کالڑکاحضرت کی خدمت میں حاضرہوا۔ اورحضرت سے عرض کیاکہ میرے والدکاانتقال ہوگیا۔ اس پرلڑکازیادہ رویاپیٹااور اڑگیا۔ توآپ کورحم آیاآپ نے وعدہ فرمایااورلڑکے کی تسکین کی۔ بعدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کومراقب ہوکرروکا، جب حضرت عزرائیل علیہ السلام رکے آپ نے دریافت کیاکہ ہمارے مرید کی روح تم نے قبض کی ہے؟ جواب دیاکہ ہاں آپ نے فرمایا۔ روح ہمارے مرید کی چھوڑدو عزرائیل علیہ السلام نے کہاکہ میں نے بحکم رب العالمین روح قبض کی ہے۔ بغیرحکم نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پرجھگڑاہوا۔ آپ نے تھپڑمارا، حضرت کے تھپڑسے عزرائیل علیہ السلام کی ایک آنکھ نکل پڑی اورآپ نے ان سے زنبیل چھین کراس روزکی تمام روحیں جوکہ قبض کی تھیں چھوڑ دیں۔ اس پرحضرت عزرائیل علیہ السلام نے رب العالمین سے عرض کیاوہاں سے حکم ہواکہ ہمارے محبوب نے ایک روح چھوڑنے کوکہاتھاتم نے کیوں نہیں چھوڑی ہم کوان کی خاطرمنظور ہے اگرانہوں نے تمام روحیں چھوڑدیں توکچھ مضائقہ نہیں۔

شرعاًان روایتوں کابیان کرنامجلس مولودشریف یاوعظ وغیرہ میں درست ہے، یانہیں؟ بحوالہ کتب معتبرتحریرفرمائیے۔ بینواتوجروا۔ (بیان فرمائیے اجردیے جاؤگے۔)

الجواب:۔ پہلی روایت اگرچہ نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے، اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں، اس کا انکار نہ کیا جائے۔ اور دوسری روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام۔ احمق، جاہل بے ادب نے یہ جانا کہ وہ اس میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کررہا ہے، کسی عالم مسلمان کی اس سے زیادہ توہین کیا ہوگی کہ معاذ اللہ اسے کفر کی طرف نسبت کیا جائے نہ کہ محبوبان الٰہی سیدنا عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہیں اور مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیر انبیا سے افضل ہیں کسی رسول کے ساتھ ایسی حرکت کرنا توہین رسول کے سبب معاذ اللہ اس کے لیے باعث کفر ہے، اللہ تعالی جہالت وضلالت سے پناہ دے۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۹ صفحہ ۶۲۹}

کسی پیر کامل سے مرید ہونا سنت ہے:۔

سوال:۔ مرید ہونا واجب ہے یا سنت؟ نیز مرید کیوں ہوا کرتے ہیں؟ مرشد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

الجواب:۔ مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتصال مسلسل۔ تفسیر عزیزی دیکھو آیہ کریمہ:

صراط الذین انعمت علیهم۔

راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔" (القرآن الکریم ۱/۷)

میں اس کی طرف ہدایت ہے، یہاں تک فرمایا گیا:

من لاشیخ له فشیخه الشیطٰن۔

جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔"

(عوارف المعارف الباب الثانی عشرۃ مطبعۃ الحسینی ص ۷۸ والرسالۃ القشیریۃ باب الوصیۃ للمریدین ص ۱۸۱)

صحت عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیح متصلہ میں اگر انتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کے برکات ابھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" {فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۰}

غوث اعظم اپنے متوسلین و معتقدین کی طرف ہر وقت متوجہ رہتے ہیں:۔

سلسلہ نقشبندیہ کے امیر کبیر حضرت مرزا مظہر جان جاناں اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں:

التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد باہیچکس از اہل ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک بآنحضرت بحالش مبذول نیست۔

حضور غوث الثقلین اپنے تمام مریدین و متوسلین کے حالات کی طرف توجہ رکھتے ہیں کوئی ان کا مرید ایسا نہیں کہ اس کی طرف آنجناب کی توجہ نہ ہو۔

(کلمات طیبات ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں مطبع مجتبائی دہلی ص ۸۳)

مذکورہ بالا عبارت کو نقل کرنے کے بعد امام اہل سنت فرماتے ہیں:

ذرا اس عبارت کے تیور دیکھیے اور لفظ مبارک "غوث الثقلین" بھی ملحوظ خاطر رہے اس کے یہی معنی ہے نا کہ انس و جن سب کی فریاد کو پہنچنے والے۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۹/رضا فاؤنڈیشن لاہور)

پیر کامل میسر نہ ہو تو طالب خدا کیا کرے؟

سوال:۔ جس حالت میں کہ پیر کامل میسر نہ ہو تو طالب خدا کو کیا کرنا چاہیے؟ فقط

الجواب:۔ درود شریف کی کثرت کرے یہاں تک کہ درود کے رنگ میں رنگ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۴}

جس کا کوئی پیر نہیں شیطان اس کا پیر ہے، اس کے پورے مصداق روافض و وہابیہ و غیر مقلدین ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی مسلمان طریقہ معرفت میں کسی کا مرید نہ ہو تو کیا حشر میں اس کا پیر شیطان ہو گا؟ بیّنوا توجروا۔

(بیان فرمائیے اجر دیے جاؤ گے۔)

الجواب:۔ ایک حدیث روایت کی جاتی ہے:

من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطٰن۔

جس کا کوئی پیر نہیں شیطان اس کا پیر ہے۔"

(عوارف المعارف الباب الثانی عشرۃ مطبعۃ المشہد الحسینی ص ۷۸ والرسالۃ القشیریۃ باب الوصیۃ للمریدین ص ۱۸۱)

اس کے پورے مصداق وہ لوگ ہیں کہ مشائخ کرام کے قائل ہی نہیں، جیسے روافض ووہابیہ وغیر مقلدین۔ اور شرف وبرکت اتصال بمحبوب ذوالجلال علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت سنت متوارثہ مسلمین ہے، اور اس میں بے شمار منافع وبرکت دین ودنیا وآخرت ہیں بلکہ وہ، وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔

(اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔) کے طرق جلیلہ سے ہے۔" (القرآن الکریم ۵/۳۵)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۵}

اپنے پیر کے وصال کے بعد دوسرے کا مرید ہونا جائز ہے:۔

سوال:۔ جو شخص کسی پیر سے مرید ہوا ہو اور قبل اس کے کہ وہ طریقت کی تعلیم پورے طور سے پائے اس کے پیر نے انتقال کیا تو بعد مرجانے اول پیر کے وہ شخص کسی دوسرے عالم سے جو علم قرآن وحدیث وفقہ میں کامل وسند یافتہ ہو اور پیر کامل سے اس کو اجازت مرید کرنے کی اور خلافت حاصل ہو مرید ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور مرید ہونا اس کا شرعًا از روے شریعت جائز ودرست ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ جائز ہے، اس پر شرع سے کوئی ممانعت نہیں جب کہ وہ عالم چاروں شرائط پیری کا جامع ہو اگر ایک شرط بھی کم ہے تو اس سے بیعت جائز نہیں۔ سب سے اہم واعظم شرط مذہب کا سنی صحیح العقیدہ مطابق عقائد علماے حرمین شریفین ہونا۔

دوسری شرط فقہ کا اتنا علم کہ اپنی حاجت کے سب مسائل جانتا ہو اور حاجت جدید پیش آئے تو اس کا حکم کتاب سے نکال سکے۔ بغیر اس کے اور فنون کا کتنا ہی بڑا عالم ہو عالم نہیں۔

تیسری شرط اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صحیح ومتّصل ہو۔

چوتھی شرط علانیہ کسی کبیرہ کا مرتکب یا کسی صغیرہ پر مصر نہ ہو۔

ان شرائط کے ساتھ اس سے ارادت کر سکتا ہے، مگر یہ ارادت، ارادت استفاضہ ہوگی نہ کہ ارادت استعاضہ، یعنی پیر کو چھوڑ کر اس کے عوض پیر بنانا کہ جو ایسا کرے گا دونوں طرف سے محروم رہے گا بشرطیکہ اس کا پہلا پیر ان چاروں شرائط کا جامع تھا، اور اگر اس میں وہ شرطیں نہ تھیں تو وہ پیر بنانے کے قابل ہی نہ تھا آپ ہی کسی دوسرے جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت چاہیے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۵}

پیر ہونے کے لیے سید ہونا ضروری نہیں :۔

سوال:۔ پیر ہونے کے لیے سید اور آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا ضرور ہے دوسری قوم کا عالم وطریقت سے واقف و پیر سے اجازت و خلافت پایا ہوا پیر ہونے اور مرید کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے یا کیا تحقیق اس مسئلہ کی ہے مع سند جواب درکار ہے۔

الجواب:۔ یہ محض باطل ہے، پیر ہونے کے لیے وہی چار شرطیں درکار ہیں، سادات کرام سے ہونا کچھ ضرور نہیں، ہاں ان شرطوں کے ساتھ سید بھی ہو تو نور علیٰ نور۔ باقی اسے شرط ضروری ٹھہرانا تمام سلاسل طریقت کا باطل کرنا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ سلسلۃ الذہب میں سیدنا امام علی رضا اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان جتنے حضرات ہیں کوئی سادات کرام سے نہیں اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں تو امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بعد ہی سے امام حسن بصری ہیں کہ نہ سید نہ قریشی نہ عربی، اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا خاص آغاز ہی حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اسی طرح دیگر سلاسل رضوان اللہ تعالیٰ علی مشائخہا اجمعین۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۶}

دوسرے شیخ سے طالب ہو مگر اپنی ارادت شیخ اول ہی سے رکھے:۔

سوال: اے علمائے راسخین! اس مسئلہ کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ جس مرید کو اپنے شیخ سے تعلیم طرق صوفیہ مراتب اذکار واشغال وغیرہ نہ معلوم ہوئے اور وہ شیخ انتقال فرما گئے یا بوجوہات معقولہ ان سے تعلیم محال۔ پس اس مرید کو شیخ ثانی سے تجدید بیعت توبہ

کر کے طالب ہونا اولیٰ ہے یا کہ اسی حال پر بے تعلیم رہنا مناسب، اور خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بیعت ہر خلافت کے وقت کس لیے صادر ہوئی۔

الجواب:۔ دوسرے شیخ سے طالب ہو مگر اپنی ارادت شیخ اول ہی سے رکھے اور اس سے جو فیض حاصل ہو وہ اپنے ہی کی عطا جانے۔ اولیاے کرام فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے، ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے، ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہو سکتے۔ خلفاے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دست اقدس پر بیعتیں ان کو امام ماننے اور ان کی اطاعت کرنے کی تھیں جیسے ہر جدید بادشاہ کے ہاتھ پر کی جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۶ صفحہ ۵۸۰}

پیر میں چار شرطیں لازمی ہیں۔ جس میں ایک بھی کم ہو اس سے بیعت جائز نہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ

کمترین ایک مولوی وحید صاحب نامی کے ہاتھ پر بیعت ہوا تھا دس بارہ برس تک برابر خدمت کرتا رہا جہاں تک ہو سکتا اپنی برادری کے لوگوں کو بھی آپ کی بیعت میں داخل کرایا، جب مولوی صاحب کا رسوخ ہماری برادری میں اچھی طرح اثر پذیر ہو گیا تو مولوی صاحب لگے ہماری برائی کرنے، جب مجھے اس کی خبر ہوئی تو حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ خاکسار خادم قدیم سے کچھ قصور ہوا ہے تو حضور مجھ کو سزا دیتے عام لوگوں میں بلاسبب رسوا کرنا کیا مصلحت ہے، اس پر جھوٹی قسم کھا گئے کہ ہم نے کچھ کسی سے نہ کہا، اتفاق سے وہ لوگ بھی موجود تھے اس وقت مولوی صاحب بہت نادم ہوئے، میں خاموش ہو گیا، وقت گذشت کیا، کیوں کہ ہر طرح سے اپنی برائی ہوتی تھی اگرچہ مولوی صاحب کی ہی غلطی کیوں نہ ہو۔

دوسرے آپ نے ایک شادی بھی اس بستی کی ایک ایسی عورت سے کر لی جو مرید بھی نہیں اور جس کا شوہر مفقود الخبر ہو گیا ہے، اس سے تمام بستی کے لوگ بدگمان و بد عقیدہ ہو گئے یہاں تک کہ نماز بھی ان کے پیچھے نہ پڑھتے تھے، تابعدار نے اپنا پیر بنالیا تھا، اس لیے بہت ہی کوشش و بستی کے لوگوں کی خوشامد کر کے فساد کو رفع دفع کرایا مگر چندروز کے بعد آپ نے اپنی

منکوحہ صاحب کو علانیہ مسجد میں بلا پردہ آنے پر کچھ روک ٹوک نہ کیا یہاں تک کہ مسجد کے پابند نمازی لوگوں نے بھی کہا مگر جواب یہ ملا کہ لونڈی ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا ہماری پٹھان برادری کی لڑکی ہے لونڈی کیسے ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ بہت شر پیدا ہو گیا۔ نہ بی بی صاحبہ پردے میں رہتی ہیں نہ مولوی صاحب تنبیہ کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں تین بچے بھی ہو گئے مگر حالت ہنوز روز اول ہے۔

اب یہ ہو گیا ہے کہ نئے نئے لُچّے لفنگے روز مرید ہوتے ہیں۔ غریب پابند صوم وصلاۃ کے قدیم خدمت گزار مردود علانیہ بنائے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارا مردود کیا ہوا خدا اور رسول اور پیروں کا مردود ہے۔ ہماری بی بی امہات المومنین ہیں مریدوں کے لیے۔ ہر روز نئے نئے جھگڑے فساد برپا ہوتے رہتے ہیں۔ آج ایک مرید کو مقبول بنایا کل دوسرے کو مردود کیا، یہ سب باتیں تو ظاہر ہیں، علاوہ اس کے ایسے حالات ہیں جن کا اظہار کرنا زبان گوارا نہیں کرتی۔ یہ خاکسار عجیب پریشانی میں ہے۔ خدا کے واسطے رسول کے واسطے اور اپنے طریقت کے بزرگوں کے واسطے مجھے کوئی راہ نجات کی بتائیں، یہ کہ ایسی حالت میں کسی دوسرے صاحب شریعت وطریقت کے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہوں یا نہیں؟ اور ایسے شخص کی بیعت فسخ ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ پیر میں چار شرطیں لازم ہیں:

اول سنی صحیح العقیدہ مطابق عقائد علماء حرمین شریفین ہو۔

دوسرے اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔

تیسرے فاسق معلن نہ ہو۔

چوتھے اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متّصل ہو۔

جس میں یہ چاروں شرطیں جمع ہیں اس کے ہاتھ پر بیعت جائز ہے اور ایسے پیر کے افعال واقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجب محرومی برکات دارین ہے، اس کی جوبات اپنے ذہن میں خلاف معلوم ہو واجب ہے کہ اچھی تاویل کرے اور تاویل میں سمجھ نہ آئے تو یہ سمجھے کہ اس کا کوئی عمدہ منشا ہو گا جو میری سمجھ میں نہ آیا، اب آپ اپنے پیر کو دیکھیے ان چار شرطوں میں سے اگر کسی شرط کی کمی ہے تو بیعت ناجائز ہوئی، آپ کو چاہیے کہ کسی پیر جامع شرائط پر بیعت کریں، کمی شرط کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ اس کی منکوحہ باریک

کپڑے پہنے جن سے بدن یا بال چمکتے ہوں، یا بالوں یا گلے یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا کپڑے اتنے چست ہوں کہ بدن کی ہیأت بتاتے ہوں اور وہ یوں علانیہ مجمع مرداں میں آتی ہے اور شوہر جائز رکھے تو دیّوث فاسق معلن ہے قابل پیری نہیں، اور اگر ایسا نہیں اور چاروں شرطیں جمع ہیں تو اس پر اعتراض جائز نہیں اور اس کی بیعت سے روگردانی منع ہے، وہ قسم جو اس نے کھائی اس میں تاویل یہ سمجھے کہ ہم نے خود کسی سے کچھ نہ کہا بلکہ ہم سے کہلوایا گیا اس طرح حضرت سیدتنا کلثوم بنت حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے شوہر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر جو فضائل ان کے بیان کئے ان کے والد امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا:

واللہ ماقالت ولکن قولت۔

خدا کی قسم یہ انہوں نے نہ کہے بلکہ ان سے کہلوائے گئے، اور اس کا کہنا کہ مریدوں کے لیے میری بیوی امہات المومنین ہیں اگرچہ سخت معیوب وناشائستہ ہے مگر نہ اس قابل کہ چاروں شرطیں ہوتے ہوئے اس کی بیعت فسخ کی جائے۔"

(تاریخ الامم والملوک للطبری من ندب عمر ورثاہ رضی اللہ عنہ دار القلم بیروت ۲۸/۵)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۸۸}

کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر مرید ہو سکتی ہے؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت بغیر اجازت شوہر کے مرید ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر بغیر اجازت ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو پیر دنیوی مفادات کے لیے مرید سے پابندی شرع کو نہ کہے وہ پیر غوایت ہے شیخ ہدایت نہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے احکام کو بیان کرتے ہیں امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

یہ امر و نہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اس کے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دے گی۔ جیسے جب کہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصاً جب کہ کوئی امر اہم اصلاح پا رہا ہو، مثلاً کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجیے تو ہرگز نہ مانیں گے، غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائے گی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کے لیے انتظار وقت و حالت ترک نہی نہیں بلکہ اس کی تدبیر وسیع ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر و نہی منجر بضرر ہوں ظاہراً نادر ہے۔ ایسے متبعوں، مقتداؤں، پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع و مریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو با وصف قدرت و عدم مضرت ان کے سیاہ و سفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گزران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندی شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے در صورت امر و نہی اپنے پلاؤ و قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(جامع الاحادیث جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف حصہ اول ۹/۲۱۶)

فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں: جو اشخاص بوجہ لاعلمی کے خلاف شرع پیر مثل داڑھی منڈا اور کانوں میں مندرے پہنے ہوئے اور گیسو دراز کے مرید ہو چکے ہوں ان کی بیعت جائز ہوگی اور ان کو جائے دیگر بیعت ہونے کا حکم ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ فاسق کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں۔ اگر کر لی ہو فسخ کر کے کسی پیر متقی، سنی، صحیح العقیدہ، عالم دین، متصل السلسلۃ کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو:

اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔

دوم علم دین رکھتا ہو۔

سوم فاسق نہ ہو۔

چہارم اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متّصل ہو۔

اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۶۰۳}

ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے :۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بزرگ سے خاندان قادریہ میں بیعت ہے اور اس کی طبیعت خاندان چشتیہ صابریہ میں بھی بیعت ہونے کو چاہتی ہے اور اس کا پیر صرف خاندان قادریہ میں بیعت کرتا ہے اور کسی دوسرے خاندان چشتیہ صابریہ وغیرہ میں بیعت نہیں کرتا۔ اگر زید کسی دوسرے بزرگ سے خاندان چشتیہ صابریہ میں بیعت ہو جائے اور نیز اس کا پیر زندہ ہو تو ایسی صورت کچھ حرج تو نہیں ہے۔ زید کا خیال ہے کہ وہ دونوں پیروں کو برابر سمجھے گا اور حسب معمول دونوں شجرے پڑھے گا اور دونوں پر عمل کرے گا۔

الجواب:۔ اکابر فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔ یہ وسوسہ ہے اس پر عمل نہ کیا جائے، یک در گیر محکم گیر (ایک ہی دروازہ پکڑو مگر پکڑو مضبوطی سے۔) پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔ حدیث میں ارشاد ہوا:

من رزق شئ فلیلزمه۔

جس کو کسی چیز میں (یعنی اس کے سبب سے) رزق دیا جائے تو چاہیے کہ اس پر لزوم اختیار کرے۔

(کنز العمال بر مذھب عن انس حدیث ۹۲۸۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹/۴)

قرآن عظیم کی آیت بھی اسی معنی کا افادہ فرماتی ہے جو کارڈ پر نہیں لکھی جا سکتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۴}

شجرہ خوانی کے فوائد :۔

شجرہ خوانی کے متعدّد فوائد ہیں:

اوّل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اپنے اتصال کی سند کا حفظ۔

دوم صالحین کا ذکر کہ موجب نزول رحمت ہے۔

سوم نام بنام اپنے آقایان نعمت کو ایصال ثواب کہ ان کی بارگاہ سے موجب نظر عنایت ہے۔

چہارم جب یہ اوقات سلامت میں ان کا نام لیوا رہے گا وہ اوقات مصیبت میں اس کے دستگیر ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تعرّف الی اللہ فی الرخاء یعرفك فی الشدۃ۔ رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ عن ابی ھریرۃ وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بسند حسن۔

تو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان وہ مصیبت میں تجھ پر نظر کرم فرمائے گا۔ اس کو ابوالقاسم بن بشران نے امالی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی کے غیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

(کنزالعمال حدیث ۳۲۲۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/۷۹)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۱}

جسے کسی پیر سے اجازت نہ ملی ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں :۔

سوال:۔ علمائے شریعت وہادیان طریقت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید کی مختلف حالتیں ہوئیں، کبھی فسق وفجور کی طرف مائل رہتا تھا اور کبھی عبادت الٰہی میں مستغرق ہو جاتا

تھا، آخر میں وہ کئی پیروں سے بیعت ہوکر مختلف قسم کی ریاضتیں اور بہت سی عبادتیں کیں اور چلّے کیے، اب وہ ولایت کا مدعی ہے اور کہتا ہے میں قطب ارشاد ہوں، اب وہ فسق وفجور کی طرف مائل ہونے کی یہ وجہ بتاتا ہے کہ پہلے میں اس لیے کرتا تھا کہ لوگ مجھ پر بدگمان رہیں اور میری ولایت ظاہر نہ ہو اور اب چوں کہ خداے تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس لیے اپنی ولایت ظاہر کرتا

ہوں۔ اور لوگوں سے بیعت بھی لیتا ہے حالاں کہ اس کو کسی ظاہری پیر سے اجازت نہیں ملی ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ خدا کی طرف سے بذریعہ الہام مجھے اجازت ملی ہے اور اب کسی بندہ کی طرف رجوع کرنا میرے لیے ناجائز ہے، اس کے آثار یہ ہیں کہ اس کی توجہ میں بڑا زبردست اثر ہے اس سے بیعت کرنے کے تھوڑے دنوں بعد لطیفہ قلب روشن ہوکر ذکر جاری ہوجاتا ہے اس کا مجلس پر بھی اثر ہو جاتا ہے اور اس سے بیعت کرنے پر بہت سے گمراہ آدمی پابند صوم وصلاۃ ہوجاتے ہیں اور ان کے دل میں عشق الٰہی بھر جاتا ہے اور دیوانہ وار پھرتے ہیں اس کی سرّی نماز میں بہت شوروغل ہوتا ہے اور کبھی جذبہ آتا ہے رقص بھی کرتے ہیں، کیا مذکورہ بالا صفات کے ساتھ موصوف شخص سے جو کسی ظاہری پیر سے اجازت یافتہ نہ ہو بیعت کرنا اور اسے بیعت لینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ ایسے شخص کو بیعت لینا جائز نہیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہے

اے پسر شرط صحت بیعت | در طریقت اجازت سلف ست
بدغل سکہ نہ بہرہ مزن | کان رہ کاسدان نا خلف ست

(اے بیٹے! بیعت کے صحیح ہونے کی شرط، طریقت میں اسلاف کی اجازت ہے۔ فریب کے ساتھ مٹی کے برتن پر مہر مت لگا کہ یہ طریقہ کھوٹے نااہلوں کا ہے۔)

(سبع سنابل سنبلہ دوم دربیان پیری ومریدی مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۴۰)

حضرت سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودیگر اکابر کرام قدست اسرارہم فرماتے ہیں:

من لاشیخ لہ فشیخہ الشیطان۔

بے پیرے کا پیر شیطان ہوتا ہے۔

(عوارف المعارف الباب الثانی عشرۃ مطبعۃ المتشہد الحسینی ص ۷۸ والرسالۃ القشیریۃ باب الوصیۃ للمریدین ص ۱۸۱)

یہ جوظاہری ذوق وشوق لوگوں میں دیکھا جاتا ہے قابل اعتبار نہیں شیطان کی طرف سے بھی ہوتا ہے اوراس پرواضح دلیل نماز میں شوروغل مچانا، اوررقص کرنا یہ نہیں مگر شیطان کی طرف سے کہ نماز فاسد کرے، صحابہ کرام واکابر اولیاے عظام سے ایسا کبھی منقول نہ ہوا ان سے زیادہ تاثیر وبرکت کس کی ہوسکتی ہے مگر صادقین سے برکت ہوتی ہے اور کاذبین سے حرکت۔

قال اللہ تعالیٰ ولاتبطلوا اعمالکم۔ اپنے عمل باطل نہ کرو۔ "(القرآن الکریم ۴۷/۳۳)

وقال تعالیٰ وقوموللہ قٰنتین۔ اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔"

(القرآن الکریم ۲۳۸/۸)

اس کا اقرار کرنا کہ فسق وفجور کرتا تھا اوراس کا عذر بیان کرنا کہ اخفا ولایت کے لیے تھا، عذر بدتراز گناہ ہے۔ حضرات ملامتیہ قدست اسرارہم کی ریس کرتا ہے، وہ کبھی مستحب بھی ترک نہیں کرتے معاذاللہ فسق وفجور کیا معنی۔

او گمان بردہ کہ من کردم چو | او فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

(اس نے گمان کیا کہ میں نے بھی اس کی مثل کیا، وہ جنگجو فرق کو کب دیکھتا ہے۔)

شیطان کے دھوکے اس سے بہت زیادہ سخت ہوتے ہیں، حضرت سیدی ابوالحسن جوسقی خلیفہ حضرت سیدی علی بن ہیتی فیض یافتہ بارگاہ سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مرید کو اعتکاف میں بٹھایا ایک شب حجرہ سے زارزار رونے کی آواز آئی، دروازہ پرتشریف لے گئے، حال پوچھا، عرض کی شب قدر میرے پیش نظر ہے آفاق نور سے روشن ہیں درودیوار حجروشجر سجدے میں گرے ہیں میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں سینے میں ایک لوہے کی سلاخ ہے کہ جھکنے نہیں دیتی اس پر روتا ہوں۔ فرمایا:

اے فرزند! یہ لوہے کی سلاخ وہ سِرہے جو میں نے تیرے سینے میں القا کیا ہے وہ تجھے جھکنے نہیں دیتا یہ شب قدر نہیں شیطان کا شعبدہ ہے۔ یہ فرماکر دونوں دست مبارک پھیلائے اورآہستہ آہستہ انہیں قریب لاتے گئے جتنا ہاتھ سمٹتے وہ نور تاریکی سے مبدل ہوتا تھا جب دونوں ہاتھ مل گئے واویلا اور فریاد کی آواز آئی۔ فرمایا: اب تو میرے مریدوں کو اغوانہ کرے گا۔ یہ فرماکر چھوڑدیا۔ وہ جھوٹا کرشمہ سب باطل ہوگیا۔ اس کے دھوکے اس سے بھی سخت ہیں، والعیاذ

باللہ تعالیٰ۔ اور اس کا وہ کلمہ کہ ”اب کسی بندہ کی طرف رجوع میرے لیے ناجائز ہے'' اگر اپنے ظاہر عموم پر رکھا جائے تو صریح کلمہ کفر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بندے ہیں اور ان سے کسی وقت بے نیازی کسی نبی مرسل کو بھی نہیں ہو سکتی نہ کہ این وآں۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ من وساوس الشیطان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔
شیطان کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، بلندی وعظمت والے معبود کی توفیق کے بغیر کوئی طاقت وقوت نہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔“

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد۲۶ صفحہ ۵۹۲}

ہر شقی وسعید کا ان پر پیش کیا جانا لوح محفوظ کا ان کے پیش نظر ہونا:۔

امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظمت شاہ بغداد میں گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اے مسلمان! اے سنی بھائی! اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے؟ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب، ان کے وارث، ان کے فرزندان کے دل بند غوث الثقلین، غیث الکونین حضور پرنور سیدنا ومولانا امام ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کر لے۔ اپنی ان باتوں کی تائید میں مستند کتاب ”بہجۃ الاسرار“ کے حوالے سے امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں:

امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الروفی (جنہیں امام جلیل عارف باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد مکی یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرآۃ الجنان میں الشیخ الامام الفقیہ المقرادی) سے وصف کیا۔ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں خود روایت فرماتے ہیں:

اخبرنا ابو محمد عبدالسلام بن ابی عبداللہ محمد بن عبدالسلام بن ابراھیم بن عبدالسلام البصری الاصل البغدادی المؤلد والدار بالقاھرۃ سنۃ احدٰی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی بن سلیمان البغدادی الخباز ببغداد سنۃ ثلث وثلثین وستّمائۃ قال اخبرنا الشیخان الشیخ ابوحفص عمر الکمیاتی ببغداد وسنۃ احدٰی

وتسعین وخمسمائۃ قالا کان شیخنا الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمشی فی الھواء علی رؤوس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ماتطلع الشمس حتی تسلم علی وتجئی السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی مایجری فیھا ویجیء الشھر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ، ویجیئ الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض ـہ ۔ صدقت یا سیدی واللہ فانما انت کلمت عن یقین لاشك فیہ ولاوھم یعتریہ انما تنطق فتنطق وتعطیٰ فتفرق وتؤمر فتفعل والحمدللہ رب العالمین۔

یعنی امام اجل حضرت ابوالقاسم عمر بن مسعود وبزاراور حضرت ابوحفص عمر کیمیاتی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے:

آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! کہ تمام سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے، میں اللہ عزوجل کے علم ومشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا وارث ہوں۔ سچ فرمایا ہے آپ نے اے میرے آقا، بخدا آپ یقین پر مبنی کلام فرماتے ہیں جس میں کوئی شک اور وہم راہ نہیں پاتا۔ بے شک آپ سے کوئی بات کہی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں اور آپ کو عطا ہوتا ہے تو آپ تقسیم فرماتے ہیں۔ آپ کو امر کیا جاتا ہے تو آپ عمل کرتے ہیں۔ اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر کلما اخبر بہا عن نفسہ الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۵۰)

{فتاوی رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۳۰ صفحہ ۴۹۲}

مصیبت کے وقت میں یارسول اللہ یاعلی یاشیخ عبدالقادر کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوی میں ہے:

سُئل عمّا یقعُ من العامّۃِ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان ونحوذٰلك من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخِ اِغاثۃ بعد موتھم ام لا فاجاب بما نَصّہ، انّ الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصّالحین جائزۃ وللانبیاء وللرسل والاولیاء والصالحینِ اِغاثۃ بعد موتھم الخ

یعنی ان سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا ومرسلین واولیا وصالحین سے فریاد کرتے اور یاشیخ فلاں (یارسول اللہ، یاعلی، یاشیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیا بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا و مرسلین واولیا وعلما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ الخ۔"

(فتاوی الرملی فی فروع الفقہ الشافعی مسائل شتّٰی دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/۷۳۳)

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں :

سئلت ممن یقول فی حال الشدائد یارسول اللہ اویا علی اویا شیخ عبدالقادر مثلاً ھل ھو جائز شرعاً ام لا، اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء وندائھم والتوسل بھم امر مشروع وشئ مرغوب لاینکرہ الامکابر او معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام الخ۔

یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یارسول اللہ یاعلی یاشیخ عبدالقادر، مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں اولیا سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسّل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحبِ عناد، اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے۔"

(فتاویٰ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۴}

قضاے حاجت کے لیے ایک ختم کی ترکیب :۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ''میں قضاے حاجت کے لیے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل کرتے ہیں۔

اوّل دو رکعت نفل، بعد ازاں یک صد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یک صد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی۔

پہلے دو رکعت پڑھے پھر ایک سو گیارہ بار درود شریف، ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید، پھر ایک سو گیارہ بار یہ پڑھے، اے شیخ عبد القادر جیلانی خدا را کچھ عطا فرمائیں۔

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ)

{فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۴}

قوم جن پر سرکار غوث الثقلین کی سلطنت :۔

اور سب سے اجل و اعظم یہ کہ امام اوحد سیدی ابو الحسن نور الملۃ والدین علی لخمی قدس سرہ نے کتاب مستطاب ''بہجۃ الاسرار و معدن الانوار'' میں ائمہ اجلہ عارفین باللہ حضرت سید تاج الملۃ والدین ابو بکر عبد الرزاق و حضرت سید سیف الملۃ والدین ابو عبداللہ عبد الوہاب و حضرت عمر کیمیاتی و حضرت عمر بزار و حضرت ابو الخیر بشیر بن محفوظ قدست اسرارہم سے باسانید صحیحہ روایت کیا کہ ان سب حضرات سے حضرت ابو سعید عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی از جی نے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارک وصال اقدس سے سات برس پہلے ۵۵۴ھ میں بیان کیا کہ ۵۳۷ھ میں ان کی صاحبزادی فاطمہ ناکتخدا سولہ سال کی اپنے مکان کی چھت پر گئی، وہاں سے کوئی جن اڑا لے گیا، یہ بارگاہ انور سرکار غوثیت میں حاضر ہو کر نالش ہوئے۔

ارشاد فرمایا:

اذهب الليلة الى خراب الكرخ و اجلس على التل الخامس و خط عليك دائرة فى الارض و قل و انت تخطها: بسم الله على نية عبد القادر۔

آج رات ویرانہ کرخ میں جاؤ، اور وہاں پانچویں ٹیلے پر بیٹھو، اور اپنے گرد زمین پر ایک دائرہ کھینچو۔ اور دائرہ کھینچنے میں یہ پڑھو: بسم اللہ علی نیة عبد القادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب رات کی پہلی اندھیری جھکے گی مختلف صورتوں کے جن گروہ گروہ تمہارے پاس آئیں گے۔ خبردار! انہیں دیکھ کر خوف نہ کرنا۔ پچھلے پہر ان کا بادشاہ لشکر کے ساتھ آئے گا۔ اور تم سے کام پوچھے گا۔ اس سے کہنا: حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور لڑکی کا واقعہ بیان کرنا۔

حضرت ابو سعید عبد اللہ فرماتے ہیں: میں گیا اور حسب ارشاد عمل کیا۔ مہیب صورتوں کے جن آئے، مگر کوئی میرے دائرے کے پاس نہ آسکا۔ وہ گروہ گروہ گزرتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا۔ اور اس کے آگے جن کی فوجیں تھیں۔ بادشاہ دائرے کے سامنے آکر ٹھہرا۔ اور کہا اے آدمی! تیرا کیا کام ہے؟ میں نے کہا: حضور سید عبد القادر نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میرا یہ کہنا تھا کہ فوراً بادشاہ نے گھوڑے سے اتر کر زمین چومی۔ اور دائرے کے باہر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ فوج بھی بیٹھی۔ بادشاہ نے مجھ سے مقصد پوچھا، میں نے لڑکی کا واقعہ بیان کیا، بادشاہ نے ہمراہیوں سے کہا: کس نے یہ حرکت کی؟ کسی کو معلوم نہ تھا کہ اتنے میں ایک شیطان لایا گیا اور لڑکی اس کے ساتھ تھی، کہا گیا کہ یہ چین کے عفریتوں سے ہے۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کیا باعث ہوا؟ کہ تو اس لڑکی کو حضرت قطب کے زیر سایہ سے لے گیا۔ کہا یہ میرے دل کو بھائی، بادشاہ نے حکم دیا، اس عفریت کی گردن ماری گئی، اور لڑکی میرے حوالے کی، میں نے کہا:

یں نے آج کا سا معاملہ نہ دیکھا، جو تم نے حکم حضور کے ماننے میں کیا، کہا: ہاں وہ اپنے دولت کدے سے ہم میں عفریتوں پر جو زمین کے منتہیٰ پر ہوتے ہیں، نظر فرماتے ہیں۔ تو وہ ہیبت سے اپنے مسکنوں کی طرف بھاگ جاتے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو قطب کرتا ہے جن وانس سب پر اسے قابو دیتا ہے۔ انتہیٰ۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۲ صفحہ ۶۹۰/امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف}

غوث اعظم قدس سرہ کو صدق دل سے یاد کرنا پریشانیوں سے نجات دلاتا ہے:۔

امام اجل سیدی ابوالحسن نور الملتہ والدین علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز جن کو امام فن رجال شمس الدین ذہبی نے طبقات القراء اور امام جلیل جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں الامام الاوحد کہا یعنی بے نظیر امام اپنی کتاب مستطاب بہجتہ الاسرار شریف میں محد ثانہ اسانید صحیحہ معتبرہ سے روایت فرماتے ہیں :

اخبرنا ابو العفاف موسی بن عثمان البقاء بالقاھرۃ ٦٦٣ھ قال اخبرنا ابی بدمشق ٦١٤ھ قال اخبرنا الشیخان ابو عمرو عثمان الصریفینی و ابو محمد عبد الحق الحریمی ببغداد ٥٥٩ھ قالا کنا بین یدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ بمدرستہ یوم الاحد ثالث صفر ٥٥٥ھ۔

ہم سے ابوالعفاف موسیٰ بن عثمان بن موسیٰ بقاعی نے ٦٦٣ھ میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں میرے والد ماجد عارف باللہ ابوالمعانی عثمان نے ٦١٤ھ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو ولی کامل حضرت ابو عمرو عثمان صریفینی و حضرت ابو محمد عبدالحق حریمی نے ٥٥٩ھ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ

ہم ٣ صفر روز یک شنبہ ٥٥٥ھ میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا، اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ فرمایا، اور دوسری کھڑاؤں پھینکی، وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئیں۔ پھر تشریف رکھی، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، ٢٣ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا: ان معنا للشیخ نذرا، ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے۔ فاستأذناہ فقال خذوہ منھم، ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا، حضور نے فرمایا: لے لو، انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں۔ ہم نے ان سے کہا یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا ٣ صفر روز یک شنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہ زن جن کے دو سردار تھے ہم پر آ پڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کیے اور ایک نالے پر تقسیم کو

اترے، نالے کے کنارے ہم تھے۔" فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبد القادر فی ھذا الوقت و نذرنا له شیئا من اموالنا ان سلمنا" ہم نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت حضور غوث اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لیے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے یہ آکر ہم سے بولے آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی، ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لیے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پانی سے بھیگی رکھی ہے، ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال ہمیں پھیر دیے اور کہا اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔

نیز فرماتے ہیں قدس سرہ۔

حدثنا ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف الازجی قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسماعیل قال اخبرنا الشیخ ابن محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ یقبل النذر و یأکل منھا

ہم سے حدیث بیان کی ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف ازجی نے کہا ہمیں شیخ ابو العباس احمد بن اسماعیل نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نذریں قبول فرماتے اور ان میں سے بذات اقدس بھی تناول فرماتے۔ اگر یہ نذر فقہی ہوتی تو حضور کا کہ اجلہ سادات عظام سے ہیں اس سے تناول فرمانا کیوں کر ممکن تھا۔"

{فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۱۔ ۶۱۲/امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف}

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی سخاوت:۔

حدثنا الشریف عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی قال اخبرنا ابی قال کنت مع سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ و رأی فقیرا مکسور القلب فقال له: ما شأنك، قال مررت الیوم بالشط و سألت ملاحا ان یحملنی الی الجانب الآخر فابی و انکسر قلبی لفقری، فلم یتم کلام الفقیر حتی دخل رجل معه صرة فیھا ثلاثون دینارا

نذر الشیخ فقال الشیخ لذالك الفقیر: خذ هذه الصرة و اذهب بها الی الملاح وقل له: لا ترد فقیرا ابدا او خلع الشیخ لذلك قمیصه و اعطاه للفقیر فاشتری منه بعشرین دینارا۔"

ہم سے شریف ابو عبداللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے والد ماجد نے فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ عرض کی کل میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جا اس نے نہ مانا محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا، فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جاکر ملاح کو دو اور اس سے کہنا کبھی کسی فقیر کو نہ پھیرے، اور حضور نے اپنا قمیص مبارک اتار کر اس فقیر کو عطا فرمایا کہ وہ اس سے بیس اشرفیوں کو خرید اگیا۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۲/امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے:۔

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

جواباً آپ نے ارشاد فرمایا: بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

غوث پر ہر حال بے مراقبہ مثل آئینہ ہے، غوث کے چار وزرا ہوتے ہیں۔

پھر پوچھا گیا کہ غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں؟

جواب دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں، غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبد الرب اور دست چپ عبد الملک۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا، اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے، اور

وزارت امیرالمومنین فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما عطا ہوئی، اس کے بعد امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے، پھر امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے، پھر مولیٰ علی کو، اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب تک ہونگے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔"

افراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع لاتے ہیں:۔

عرض:۔ حضور افراد کون اصحاب ہیں؟

ارشاد:۔ اجلہ اولیاے کرام سے ہوتے ہیں، ولایت کے درجات ہیں، غوثیت کے بعد فردیت،

ایک صاحب اجلہ اولیاے کرام سے کسی نے پوچھا، حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟ فرمایا ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی فرماتے تھے میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے ایک صاحب اسے اوڑھے سو رہے ہیں میں نے پاوں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا اٹھو مشغول بخدا ہو، کہا آپ اپنے کام میں مشغول رہیں، مجھے میری اپنی حالت پر رہنے دیجیے، میں نے کہا کہ میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا کہ میں مشہور کردوں گا کہ یہ حضرت خضر ہیں، میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ ہی کا حق ہے میں نے کہا تمہیں دعا کرنی ہوگی کہا" و فر اللہ حظك منہ" اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائے گا اور فوراً نظر سے غائب ہوگئے حالاں کہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ

میری نگاہ سے غائب ہوسکے،وہاں سے آگے بڑھا،ایک اور اسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سورہی ہے،وہ اس کے کمبل کا نور ہے میں نے پاوں ہلاکر ہوشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی اے خضر احتیاط کیجیے اس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رکے یہاں تک کہ روکے گئے میں نے کہا اٹھ مشغول بخدا ہو کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے اپنی حالت پر رہنے دیں،میں نے کہا تو میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے،کہا میں مشہور کردوں گی کہ یہ حضرت خضر ہیں،میں نے کہا میرے لیے دعا کرو،کہا دعا تو آپ کا حق ہے میں نے کہا تمہیں دعا کرنی ہوگی کہا" وفر اللہ حظك منه" اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہوجاوں تو ملامت نہ فرمائے گا،میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے کہا یہ تو بتائے جا،کیا تو اسی مرد کی بیوی ہے کہا ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہوگیا تھا اس کی تجہیز وتکفین کا ہمیں حکم تھا یہ کہا اور نگاہ سے غائب ہوگئی۔ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ لوگ افراد ہیں،میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں،فرمایا ہاں شیخ عبدالقادر جیلانی۔"

غوث کے انتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے؟

عرض:۔ غوث کے انتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے؟

ارشاد:۔ غوث کی جگہ امامین سے غوث کردیا جاتا ہے اور امامین کی جگہ اوتاد اربعہ سے،اور اوتاد کی جگہ بدلا سے،بدلا کی جگہ پر ابدال سبعین سے،اور ان کی جگہ تین سو نقبا سے،پھر اولیا سے،اور اولیا کی جگہ عامہ مومنین سے کردیا جاتا ہے،کبھی بلا لحاظ ترتیب کافر کو مسلمان کرکے بدل کردیتے ہیں ان کا مرتبہ ابدال سے زیادہ ہے۔"

(الملفوظ حصہ اول ۱۰۴-۱۰۶)

عرض:۔ کھڑاوں پہننا کیسا ہے؟

ارشاد:۔ صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد وضو کھڑاویں پہنا کرتے۔"

(الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۵۰)

حضور غوث اعظم کا ذکر خطبہ میں مستحب ہے:۔

عرض:۔ رغمالانوف الوھابیہ والرافضیہ، خطبہ میں سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیسا ہے؟

ارشاد:۔ جائز و مستحسن ہے اور میرے تو اکثر خطبوں میں حضور ذکر ہوتا ہے ہاں التزام سے نہیں۔"

(الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۱۵)

ارادت شرط اہم بیعت ہے:۔

عرض:۔ حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یازروق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

ارشاد:۔ مگر میں نے کبھی اس قسم کی کبھی مدد نہ طلب کی، جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث ہی کہا ایک درگیر محکم گیر، میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوا، احاطہ میں مزامیر کا شور مچا تھا، طبیعت منتشر ہوتی تھی، مین نے عرض کیا حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے جیسے ہی پہلا قدم روضہ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے، قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی، معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے، یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے یا غوثاہ زبان سے نکلا، وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا (پھر ارشاد فرمایا) ارادت شرط اہم ہے بیعت میں بس مرشد کی ذرا سی توجہ درکار ہے اور دوسری طرف اگر ارادت نہیں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

ایک صاحب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں سے تھے، انہوں نے واقعہ میں یعنی سوتے جاگتے میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے۔ اس پر حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں

اور نیچے ایک مخلوق جمع ہیں ہر ایک اپنی اپنی چٹھی دیتا ہے حضرت اس کو بارگاہ رب العزت میں پیش کرتے ہیں یہ چپکے کھڑے رہے جب حضرت نے بہت دیر تک انہیں دیکھا اور انہوں نے کچھ نہ کہا تو خود فرمایا "ھات اعرض قصتك" لاؤ کہ میں تمھاری عرضی پیش کروں، انہوں نے عرض کیا "او شیخی عزلوہ" کیا میرے شیخ کو معزول کردیا گیا، فرمایا "واللہ ماعزلوہ ولن یعزلوہ" خدا کی قسم ان کو معزول نہیں کیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے انہوں نے عرض کی، تو بس میرا شیخ کافی ہے، آنکھ کھلی، حاضر ہوئے دربار میں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں، قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں حضور نے ارشاد فرمایا:

"ھات اعرض قصتك" لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں (فرمایا) ارادت یہ ہے۔ ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند۔ (پھر فرمایا) جب تک مرید یہ اعتقاد نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اولیاے زمانہ سے میرے لیے بہتر ہے، نفع نہ پائے گا۔ علی بن ہیتی نے جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص خلیفہ ہیں، ایک بار حضور کی دعوت کی، ان کے خاص مرید تھے حضرت علی جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ کھانا لائے خیال کرتے ہیں کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضا نہیں کرتی، انہوں نے اس طرح روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کے حضور ایک ساتھ جاکر گریں، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

یہ مرید تمہارا بہت باادب ہے، علی بن ہیتی نے عرض کیا بہت ترقیاں کرچکا ہے، اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں، علی جوسقی یہ سنتے ہی ایک کونہ میں گئے اور رونا شروع کیا، حضور نے فرمایا اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو، جس پستان کا ہلا ہوا (مانوس) ہے اسی سے دودھ پیے گا دوسرے کو نہیں چاہتا (پھر فرمایا) اپنے تمام حوائج میں اپنے شیخ ہی کی طرف رجوع کرے۔"

(الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۵۴۔۵۶)

غوث اعظم کے مرید کی دلچسپ حکایت:۔

عرض:۔ کیا مجدد الف ثانی نے کہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی تفضیل بھی لکھی ہے؟

ارشاد:۔ "تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ"

پھر فرمایا: مکتوبات کی اول دو جلدوں میں ایسے الفاظ ملیں گے جن میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو کیا گنتی، تیسری جلد میں فرماتے ہیں جو کچھ فیوض و برکات کا مجمع ہے وہ سب سرکار غوثیت سے ملے ہیں، نور القمر مستفاد من نور الشمس، اسی میں لکھا ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ میں نے اگلی جلدوں میں کہا صحو سے کہا، نہیں بلکہ زیادہ سکر ہے، اب اگر کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے اس کو وہ جانے، ہم تو ایسے شیخ کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا، خدا کے فرمانے سے کہا۔ تمام جہان کے شیوخ نے جو زبانی دعویٰ کیے ہیں ظاہر کردیا ہے کہ ہمارا سکر ہے۔ اور ایسی غلطیاں دو وجھوں سے ہوتی ہیں یا ناواقفی یا سکر، سکر تو یہی ہے اور ناواقفی یہ کہ مثلاً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بزرگ سیدی عبد الرحمن طفسونجی نے ایک روز بر سر منبر فرمایا:

"انا بین الاولیاء کالکرکی اطول عنقا "میں اولیا میں ایسا ہوں جیسے کلنگ سب میں اونچی گردن، وہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید حضرت سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے، انہیں ناگوار ہوا کہ حضور پر اپنے آپ کو تفضیل دی، گدڑی پھینک کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں آپ سے کشتی لڑنا چاہتا ہوں حضرت سیدی عبد الرحمن نے ان کو سر سے پیر تک دیکھا پھر پیر سے سر تک دیکھا پھر سر سے پیر تک دیکھا غرض اسی طرح کئی بار نظر ڈالی اور خاموش ہو گئے لوگوں نے حضرت سے سبب پوچھا فرمایا میں نے دیکھا اس کے جسم کو کہ کوئی رونگٹا رحمت الٰہی سے خالی نہیں ہے اور ان سے فرمایا گدڑی پہن لو۔ انھوں نے کہا فقیر جس کپڑے کو اتار کر پھینک دیتا ہے دوبارہ نہیں پہنتا۔ بارہ روز کے راستہ پر ان کا مکان تھا اپنی زوجہ مقدسہ کو آواز دی فاطمہ میرے کپڑے دو انہوں نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر کپڑے دیے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پہن لیے، حضرت سیدی عبد الرحمن نے دریافت کیا، کس کے مرید ہو؟ فرمایا میں غلام ہوں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، انہوں نے اپنے دو مریدوں کو بغداد بھیجا کہ حضور سے جا کر عرض کرو بارہ برس سے قرب الٰہی میں حاضر ہوتا ہوں آپ کو نہ جاتے دیکھا نہ آتے،

ادھر سے یہ دونوں مرید چلیں ہیں کہ ادھر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دو مریدوں سے ارشاد فرمایا طفسونج جاؤ راستہ میں شیخ عبد الرحمن کے دو آدمی ملیں گے، ان کو واپس لے جاؤ، شیخ عبد الرحمن کو جواب دو کہ وہ جو صحن میں ہے کیوں کر دیکھ سکتا ہے اس کو جو دالان میں ہے اور وہ جو دالان میں ہے اسے کیوں کر دیکھ سکتا ہے جو کوٹھری میں ہے اور وہ جو کوٹھری میں ہے اسے کیوں کر دیکھ سکتا ہے جو نہانخانہ خاص میں ہو۔ میں نہانخانہ خاص میں ہوں اور علامت یہ ہے کہ فلاں شب بارہ ہزار اولیا کو خلعت عطا ہوئے تھے یاد کرو کہ تم کو جو خلعت ملا تھا وہ سبز تھا اور اس پر سونے سے قل ھو اللہ شریف لکھی تھی یہ سن کر شیخ عبد الرحمن نے سر جھکالیا اور فرمایا:

صدق الشیخ عبد القادر و ھو سلطان الوقت۔"

(الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۶۹۔۷۰)

حضور غوث اعظم نے کفار کو بعد ہدایت اوتاد و ابدال کر دیا:۔

عرض: حضور یہ شعر کیسا ہے؟ ؎

ارے یہ وہ ہیں عبد القادر محبوب سبحانی
کہ نا بینا کو بینا چور کو ابدال کرتے ہیں

ارشاد:۔ کوئی حرج نہیں۔ حضور نے تو کافروں کو اوتاد و ابدال بنایا ہے (پھر فرمایا) ایک صاحب پیر کامل کی تلاش میں تھے بہت کوشش کی مگر پیر کامل نہ ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا، وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ضرور ہم انہیں اپنی راہ دکھائیں گے۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں۔ ہم نے اس قدر مجاہدات کیے کچھ نہ ہوا، جھوٹے ہیں تاکید کے ساتھ فرمایا جاتا ہے، لَنَهْدِیَنَّهُمْ حقیقتہ مجاہدہ ہی نہیں کرتے۔ خیر، ان کی طلب صادق تھی، جب کوئی نہ ملا تو مجبور ہو کر ایک رات عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا اس سے بیعت کرلوں گا۔ صبح کی نماز پڑھنے جا رہے تھے سب میں پہلے راہ میں ایک چور ملا جو چوری کیے آرہا تھا انہوں نے ہاتھ پکڑ لیا کہ حضرت بیعت لیجیے، وہ حیران ہوا، بہت انکار کیا نہ مانے آخر کار اس نے مجبور ہو کر کہدیا کہ حضرت میں چور ہوں یہ دیکھیے چوری کا مال میرے پاس موجود ہے، آپ نے فرمایا، میرا تو میرے رب سے عہد ہے کہ آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا بیعت کرلوں گا اتنے میں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تشریف لائے اور اس چور

کو مراتب دیے، تمام مقامات فوراً طے کرائے، ولی کیا اور اس سے بیعت لی اور انہوں نے ان سے بیعت لی (پھر فرمایا) طلب صادق کبھی خالی نہیں جاتی، دنیا میں جن چیزوں کو طلب کرتے ہیں وہ دو قسم ہیں، ایک وہ کہ آپ طلب کریں اور وہ بھاگیں، اور دوسری وہ جو اپنی جگہ پر رہیں کہیں بھاگ کر نہ جائیں، نہ آپ کی طرف آئیں، اور یہاں فرمایا جاتا ہے جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک گز آتا ہوں اور جو میری طرف دو گز آتا ہے اس کی طرف چار گز آتا ہوں اور جو میری طرف آہستہ آتا ہے میں اس کی طرف لپک کر آتا ہوں اور جو میری طرف لپک کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(پھر فرمایا) حضرت سیدنا شاہ آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ مارہرہ شریف میں تشریف فرما ہیں، ایک صاحب سب سجادوں میں گھومے ہوئے مجاہدے، ریاضتیں کیے ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے یہی شکایت کی کہ اتنی برسوں سے طلب میں پھرتا ہوں مقصود حاصل نہیں ہوتا، فرمایا ٹھہرو، ایک حجرہ میں خانقاہ شریف کے ٹھہرایا، خادم کو حکم دیا، انہیں مچھلی کھانے کو دی جائے اور پانی کا ایک قطرہ نہ دیا جائے اور بعد کھانا کھانے کے فوراً حجرہ باہر سے بند کر دیا جائے، خادم نے مچھلی دی جب وہ کھا چکے فوراً زنجیر بند کر دی، اب یہ اندر سے چلاتے ہیں چیختے ہیں کہ مجھے پانی دیا جائے مگر کون سنتا ہے صبح کو حضور نماز کے واسطے تشریف لائے، خادم حجرہ کھولا، کھلتے ہیں پانی پر جا گرے اور جس قدر پیا گیا خوب پیا، نماز کے بعد حضرت نے فرمایا، خیریت ہے عرض کیا حضور رات تو خادموں نے مار ہی ڈالا تھا کہ مجھے ایسی گرمی میں اول تو مچھلی کھانے کو دی، دوسرے ایک قطرہ پانی کا نہ دیا، اور پیاسا ہی حجرہ میں بند کر دیا، فرمایا پھر رات کیسی گزری، عرض کیا جب تک جاگتا رہا پانی کا خیال، جب سویا سوائے پانی کے اور کچھ نہ دیکھا، فرمایا طلب صادق اس کا نام ہے، کبھی ایسی طلب بھی کی تھی جس کی شکایت کرتے ہو، وہ مجاہدات کیے ہوئے تھے قلب صاف تھا، نفس کا جو دھوکا تھا فوراً کھل گیا اور مقصود حاصل ہو گیا، اپنا نام لینے والے کو وہ ضائع نہیں چھوڑتا (اسی سلسلہ میں فرمایا) سلطان عالمگیر علیہ الرحمہ کو ایک بہروپیے نے صوفی بن کر دھوکا دے دیا، آپ نے حسب وعدہ انعام دینا چاہا اس نے کہا، خدا کا جھوٹا نام لینے سے تو تم جیسا بادشاہ میرے پاس حاضر ہوا سچا نام لوں گا تو کیوں نہ مجھ پر رحم فرمائے گا، (پھر فرمایا) یہی معنیٰ ہیں حضرت جامی علیہ الرحمہ کے اس شعر کے ؎

متاب از عشق رو گر چہ مجاز یست
کہ آں بحر حقیقت کار ساز یست

جو کسی کا تشبہ کرتا ہے اللہ اس کو بھی اسی گروہ میں شامل کر دیتا ہے۔ من تشبه بقوم فهو منهم، تشبہ کا یہ فائدہ ہوتا ہے، (پھر فرمایا) یہ حاصل ہے ہماری نماز و روزہ کا، صرف اصلی نمازیوں کا تشبہ ہے اور من تشبه بقوم فهو ان شاء اللہ تعالیٰ منهم۔

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔ تواجد سے وجد پیدا ہوتا ہے تشبہ کی صورت یہ ہے کہ بتکلف وجد بنائے، ہوتے ہوتے ہو جائے گا، ہاں یہ نیت نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں، یہ ریا ہے اور حرام ہے حدیث میں ہے، لا تمارضوا فتمرضوا۔ بہ تکلف بیمار نہ بنو کہ حقیقتاً بیمار ہو جاؤ گے، دوسری حدیث سخت تر ہے۔ لا تمارضوا فتمرضوا فتموتوا فتدخلوا النار۔ جھوٹے بیمار مت بنو کہ سچے بیمار ہو جاؤ گے اور مر جاؤ گے تو جہنم میں داخل ہو گے۔"

(الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۔۳۱)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں:۔

سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان السلاطین ست، شاہ ابو المعالی رحمہ اللہ در تحفہ قادریہ می آرد: چوں سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ چیزے بر خلیفہ نوشتن خواستے رقم فرمودے کہ شاہ عبد القادر ترامی فرماید و فرمائش بر تو نافذ ست و او ترا قدوہ ست و بر تو حجت۔ چوں خلیفہ فرمان والا دیدے بوسیدے وگفتے شیخ راست می فرماید۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۵۷)

ترجمہ: سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ شاہ ابو المعالی رحمہ اللہ تحفہ قادریہ میں نقل فرماتے ہیں کہ

"جب سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ کو کچھ لکھنا چاہتے تو یوں رقم فرماتے کہ شیخ عبد القادر تجھے حکم دیتا ہے، اس کا حکم تجھ پر نافذ ہے، وہ تیرا پیشوا اور تجھ پر حجت ہے۔ خلیفہ جب فرمان والا دیکھتا تو اسے بوسہ دیتا اور کہتا: شیخ سچ فرماتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

(تاب منظم ترجمہ: اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۲۱/۱۲۲)

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا:

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم میں تحریر فرماتے ہیں: ؎

من رانی قد رأی الحق گر بگوئی می سزد
زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی

قلت: من رآنی، الخ۔ اقول:
در حدیث صحیح ست کہ مصطفیٰ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من رأنی فقد رأی الحق، اخرجہ احمد والشیخان عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
عرضہ می دارد کہ اگرچہ ایں مرتبۂ عالیہ شایان شان جناب مصطفیٰ ست صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر کہ او رادید حق رادید، اما ازاں جا کہ ذات پاک شما آئینہ مصطفیٰ ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و پر ظاہر کہ چوں صورت جمیلے در آئینہ جلوہ نما باشد ہر کہ بر آئینہ نگاہ کند لا محالہ طلعت آں صاحب جمال دیدہ باشد پس ناظر شما ناظر مصطفیٰ ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و ناظر او بحکم حدیث بینندہ حق، پس درست آمد کہ فرمائی، من رانی فقد رأی الحق۔

بالجملہ آں جا ایں معنی اصالۃ ست و ایں جا وساطۃ۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔
(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۵۸)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: (شعر) اگر کہو کہ "جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا" تو بجا ہے، اس لیے کہ تم ماہ طیبہ کے تابناک آئینہ ہو۔

قلت: من رآنی۔ الخ۔ اقول: حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: من رأنی فقد رأی الحق۔ (جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا) اسے امام احمد اور بخاری ومسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ یہ مرتبہ بلند اگرچہ جناب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شایان شان ہے کہ جس نے انہیں دیکھا حق کو دیکھا، مگر آپ کی ذات پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

آئینہ ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ جب آئینے میں کوئی جمیل صورت جلوہ نما ہو تو جو شخص آئینے پر نظر ڈالے گا یقیناً اس صاحب جمال کی طلعت کا مشاہدہ کرے گا، تو چوں کہ آپ آئینہ مصطفیٰ ہیں اس لیے آپ کو دیکھنے والا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے والا ہے اور انہیں دیکھنے والا بحکم حدیث حق کو دیکھنے والا ہے۔ تو درست ہے اگر آپ فرمائیں ''من رأنی فقد رأی الحق'' جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ مختصر یہ کہ وہاں یہ معنی اصالتہ ہیں اور یہاں وساطتہ۔''

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۱۲۲)

میں ایسے یقین سے بات کرتا ہوں جس میں کوئی شک نہیں:۔

وفرمود، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سوگند بر شما کہ چوں کلام من شنوید صدقت گوئید کہ من از یقینے سخن می گویم کہ دراں ہیچ شکے نیست۔ می گویانند آں گاہ می گویم، و می دہند پس بخش می کنم، و کار می فرمایند آں گاہ می کنم، تکذیب شما سخنان مرا زہرے ست قاتل مردین شمار او سبب ذہاب دنیا و آخرت شما، من سیافم من قتالم، شما پیش من در رنگ شیشہا می نمائید۔ می بینم آں چہ در دل شما ست۔ علما ایں ہمہ کلمات را در تصانیف خودہا، باسانید معتمدہ از حضرت قادریت روایت کردہ اند۔ فطوبیٰ للمصدقین وتعسا للمکذبین۔ شعر: ؎

و اقول یا شیخی صدقت و ربنا
واللہ انت الصادق المصدوق

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۶۰)

ترجمہ وتشریح

ترجمہ: اور فرماتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

تم پر قسم ہے کہ جب میرا کلام سنو "صدقت" (آپ نے سچ فرمایا) کہو اس لیے کہ میں ایسے یقین سے بات کرتا ہوں جس میں کوئی شک نہیں۔ جب کہلواتے ہیں اس وقت کہتا ہوں۔ دیتے ہیں تو بانٹتا ہوں۔ حکم دیتے ہیں تو تعمیل کرتا ہوں۔ میری باتوں کو جھٹلانا تمھارے دین کے لیے زہر قاتل اور تمھاری دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ میں شمشیرزن ہوں۔

میں قتال ہوں۔ تم میرے سامنے شیشوں کی طرح ہو کہ جو کچھ تمھارے دل میں ہے میں دیکھ رہا ہوں۔ علما نے یہ سب کلمات اپنی تصانیف میں باسانید معتمدہ حضرت قادریت سے روایت کیے ہیں۔ تو تصدیق کرنے والوں کے لیے سعادت و فیروز مندی ہے اور جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ شعر:

اور میں کہتا ہوں: اے میرے شیخ! بخدا آپ نے سچ فرمایا: خدا کی قسم آپ سچے ہیں، آپ سے سچ کہا گیا ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۲۶)

میں عالم بالا میں باز اشہب ہوں:۔

ے

تا پرے بخشودہء از عرش بالا بودہء
آں قوی پر باز اشہب صاحب طیراں توئی

قلت: آں قوی پر، الخ۔ اقول: باز اشہب آں کہ سیاہیش بسپیدی باشد و باز ایں رنگ خیلے قوی پر باشد۔ حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ در قصیدہ شریفہ فرماید۔ شعر: ے

انا بلبل الافراح، املؤ دوحها
طربا و فی العلیاء باز اشهب

سیدی عقیل منجی قدس سرہ راگفتند: جوانے ست عجمی شریف فاطمی عبد القادر نام کہ در بغداد شہرت یافتہ است۔ فرمود او در آسمان مشہور ست ازاں کہ در زمین، جوانے ست والا قدر، در ملکوت اورا باز اشہب خوانند۔ (اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۶۱/۶۲)

ترجمہ و تشریح

مذکورہ بالا فارسی شعر اور جملوں کا ترجمہ و تشریح و توضیح کرتے ہوئے امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں:

ترجمہ: (شعر) اگر پر و پرواز بخشا ہوا کوئی فرد عرش سے بھی اوپر گیا ہے تو وہ قوی پر، باز اشہب، صاحب پرواز تم ہو۔

قلت: آں قوی پر الخ۔ اقول: باز اشہب وہ ہے جس کی سیاہی سپیدی کے ساتھ ہو۔ اس رنگ کا باز بہت قوی ہوتا ہے۔ حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

میں مسرتوں والا بلبل ہوں، فرحتوں کے درختوں کو مسرت و شادمانی سے بھر دیتا ہوں،
اور میں عالم بالا میں باز اشہب ہوں۔

سیدی عقیل منجی قدس سرہ سے لوگوں نے کہا عبد القادر نامی ایک عجمی، سید، فاطمی جوان ہے جو بغداد میں شہرت یافتہ ہے۔ فرمایا: وہ زمین میں جتنا مشہور ہے اس سے زیادہ آسمان میں مشہور ہے، بڑی قدر و منزلت والا جوان ہے۔ ملکوت میں اسے باز اشہب کہتے ہیں۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۲۸)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جامع کمالات ظاہر و باطن ہونا :۔

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات ظاہری و باطنی کو نظم و نثر کی شکل میں بزبان فارسی تحریر فرماتے ہیں ؂

شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد
ہم بہار ایں گل و ہم ابر آں باراں توئی

قلت: شرع از رویت الخ۔ اقول: لطافت ایں شعر و مناسبت شرع با "رو" و عرفان بہ "پہلو" و شریعت بہ "باراں" کہ از آسمان آید و حیات بخشد، و معرفت بہ "گل" کہ از باران دمد و ثمرہ اش باشد پیدا است۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۶۳)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: (شعر) شریعت تمہارے چہرے سے برستی ہے اور معرفت تمہارے پہلو سے چمکتی ہے۔ تم اس گل کی بہار بھی ہو اور اس بارش کا ابر بھی۔ (تم گلستان معرفت کی بہار اور باران شریعت کا ابر دونوں ہو)

قلت: شرع از رویت الخ۔ اقول: اس شعر کی لطافت عیاں ہے۔ اس میں کئی مناسبتیں

جمع ہیں: (۱) شرع کی مناسبت رخ سے ہے (۲) عرفان کی مناسبت پہلو سے (۳) شریعت کی مناسبت بارش سے، جو آسمان سے آتی ہے اور حیات بخش ہوتی ہے۔ (۴) معرفت کی مناسبت گل سے، جو بارش سے اگتا ہے اور اس کا ثمرہ ہوتا ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۳۱)

جو رمز پوشیدہ ہے اسی سے ہمارے غوث اعظم قدس سرہ ہیں:۔

؎

پردہ بر گیر از رخت اے مہ کہ شرح ملتی
رخ بپوش اے جاں کہ رمز باطن قرآں توئی

قلت: رمز باطن قرآں۔ الخ۔

اقول: قرآن عظیم راہفت بطن ست، ہر یکے از دیگرے نازک و باریک تر، علم ظاہر ہمیں بدرجۂ اولیٰ رسد، آں ہم بتفاوت عظیم، و علوم اولیا تا سہ درجہ، و دریںہا شدہ و شدنی ہمہ مندرج ست کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔

ازیں جاست کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماید اگر مارارسن پارہ گم می شود از قرآن می جوئیم، یعنی قرآن خبر می دہد کہ آں جاست و از علم ہمیں درجات ست کہ علی فرمود۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ اگر خواہم از تفسیر فاتحہ ہفتاد شتر بار کنم، و نہایت ایں درجات علم ابی بکر صدیق ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ و کان ابوبکر اعلمنا (رواہ البخاری وغیرہ عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، منہ رحمہ اللہ تعالیٰ) بعد ایںہا چہار درجہ دگر ست کہ آں جا در ماند عالم و گم شد علوم، جز علم خدا و رسول او، صلی اللہ علیہ وسلم۔ و دریخلق ما لا تعلمون۔ رمزے کہ نہانست سیدما ازاں ست رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۶۳/۶۴)

ترجمہ و تشریح:۔

ترجمہ (شعر): اپنے رخ سے پردہ ہٹاؤ اے چاند! اس لیے کہ تم دین کی شرح ہو۔ چہرہ چھپاؤ اے محبوب! اس لیے کہ تم باطن قرآں کا راز نہاں ہو۔

قلت: رمز باطن قرآں۔

اقول: قرآن عظیم کے سات بطن ہیں، ہر ایک دوسرے سے زیادہ نازک اور باریک ہے۔ علم ظاہر کی رسائی بس پہلے درجہ تک ہے۔ اس میں بھی بہت عظیم تفاوت ہے۔ اور علوم اولیا کی رسائی تین درجوں تک ہے۔ ان درجات میں وہ سب مندرج ہے جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔ ارشاد ہے۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین۔ (نہ کوئی تر ہے نہ کوئی خشک مگر ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔" (انعام س٦ آیت ٥٩)

یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اگر ہماری رسی کا ٹکڑا گم ہوجائے تو اسے قرآن سے تلاش کرتے ہیں۔ یعنی قرآن بتادیتا ہے کہ فلاں جگہ ہے۔ انہی درجات کے علم سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹوں پر بار کردوں۔ اور ان درجات کی انتہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے۔ ان کے وصف میں مذکور ہے: و کان ابوبکر اعلمنا۔ (ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (اسے امام بخاری نے بسر بن سعید سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ منہ رحمہ اللہ) ان درجات سے آگے چار درجات اور ہیں جہاں عالم درماندہ ہے اور علوم گم ہیں بجز علم خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یخلق مالا تعلمون (وہ پیدا فرمائے گا جو تم نہیں جانتے) میں جو رمز پوشیدہ ہے اسی سے ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ١٣١/١٣٢)

قطب تو میرا خادم اور غلام ہوتا ہے

از سید نامی آرند کہ فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: نظم ؎

قالت		الأولیاء		جمعا	بعزم
انت	قطب	علی		جمیع	الانام
قلت	کفوا	ثم	اسمعوا	نص	قولی
انما		القطب	خادمی	و	غلامی

کل قطب یطوف بالبیت سبعا
و انا البیت طائف بخیامی

ہمہ اولیا بجزم گفتند تو بر تمام مخلوق قطبی، گفتم توقف کنید باز سخن صریحم بشنوید، قطب نباشد مگر مرا خادمے و غلامے، ہر قطب ہفت کرت بخانہ کعبہ طواف کند، و من آنم کہ خانہ کعبہ گرد خیمہاے من طواف می آرد۔ کذا نقلوا۔ و شک نیست کہ او۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہم قطب الوریٰ ست و ہم از قطبیت ارفع واعلیٰ' چناں کہ صدیق اکبر رضِی اللہ تعالیٰ عنہ ہم صدیق اکبر ست وہم از صدیقیت بالاو برتر۔ کما صرح بہ الامام الاجل محی الدین ابن العربی قدس سرہ۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ٦٤)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: حضرت غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

تمام اولیا نے جزم کے ساتھ کہا کہ آپ تمام مخلوق کے قطب ہیں۔ میں نے کہا توقف کرو پھر میری صاف بات سنو، قطب تو میرا خادم اور غلام ہوتا ہے۔ ہر قطب سات بار خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے، اور میں وہ ہوں کہ خانہ کعبہ میرے خیموں کے گرد طواف کرتا ہے۔ کذا نقلوا (بیان کرنے والوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے)

اور شک نہیں کہ سرکار غوث اعظم رضِی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الوری' بھی ہیں اور قطبیت سے ارفع واعلیٰ بھی، جیسے صدیق اکبر رضِی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر بھی ہیں اور صدیقیت سے برتر وبالا بھی۔ جیسا کہ امام اجل محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے تصریح فرمائی ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ١٣٢/١٣٣)

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

مذکورہ بالا عنوان کے متعلق ماقبل میں اگرچہ گفتگو ہو چکی ہے مگر یہاں اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم و ترجمہ تاب منظم کی روشنی میں ایک تفصیلی و تحقیقی تحریر ملاحظہ فرمائیں: ؎

آں کہ پایش بر رقاب اولیاے عالم ست
و اں کہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی

قلت: آں کہ پایش، الخ۔

اقول: اشارہ است بآنچہ متواتر شد ازاں جناب مالک رقاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ روضے بر سر منبر علی رؤوس الاشہاد ارشاد فرمود:

قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔ ایں پاے من بر گردن ہر ولی خدا۔ ہمہ اولیا گردن نہادند وپاے جناب زیب رقاب نمودند۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

وبالیقین بشہادت اولیاے سابقین ولاحقین ومعاصرین آں جناب رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم ثابت شدہ است کہ آں سرور بفرمودن ایں کلمہ مامور بود از حضرت عزت جل وعلا پس معاذ اللہ احتمال سُکر را چہ گنجائش؟ وخود اگر از سُکر بودے چرا دیگراں بہ تسلیم شتافتندے، ومنکراں کیفر کفران یافتندے چناں کہ شیخ اصبہان را روے نمود کہ بیک نگاہ قہر قادریت بند بند بدنش از ہم ریخت۔ والعیاذ باللہ القادر من غضب عبد القادر۔ شعر؎

قہر مکن قہر تو عالم گداز
مہر کن اے مہر تو بے کس نواز

نعم یستقیم ذلک فی اغیارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابی القاسم الجرجانی قدس سرہ الرحمانی وایاہم یعنی السید الجلیل امام الفریقین السہروردی نور اللہ مضجعہ کما نص علیہ فی شرح العوارف، فمن الظن حمل کلامہ علی حضرۃ الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع ان شیخ الشیخ السہروردی من الذین وضعوا لہ الرقاب، فرفعہم رب الأرباب، واللہ الہادی فی کل باب۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۶۷/۶۸)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: (شعر) وہ جس کا قدم اولیاے جہان کی گردنوں پر ہے، اور جس نے یہ فرمایا حق فرمایا، خدا کی قسم! وہ تم ہی ہو۔

قلت: آں کہ پایش، الخ۔ اقول: اس سے اس جانب اشارہ ہے جو آں جناب مالک رقاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتواتر ثابت ہے کہ ایک دن مجمع حاضرین میں بر سر منبر ارشاد فرمایا:

"قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ"۔ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تمام اولیا

نے گردنیں جھکادیں اور حضرت کے پاے مبارک کواپنی گردنوں کی زینت بنالیا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم۔

یہ ثابت ہوچکاہے کہ آں سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ عزت جل وعلا سے یہ کلام فرمانے کاحکم ہوا تھا۔ اس لیے معاذاللہ احتمال سُکر کی کیا گنجائش؟ اور اگر وہ سکر میں تھے تو دیگر اولیا نے قبول وتسلیم میں کیوں جلدی کی؟ اور منکرین کیفر کفران تک کیوں پہنچے؟ جیسے شیخ اصبہان کاحال ہواکہ سرکار قادریت کی ایک نگاہ قہر سے ان کے جسم کا بند بند ٹوٹ کے گر گیا۔ والعیاذ بالقادر من غضب عبدالقادر (خداے قادر کی پناہ عبدالقادر کے غضب سے)

ترجمہ شعر:

اے آفتاب قہر نہ کر کہ تیرا قہر جہان کو پگھلا دینے والا ہے۔ لطف کر کے تو بیکسوں کو نوازنے والا ہے۔

ہاں سُکر کی بات دوسرے حضرات کے بارے میں درست ہے۔ جیسے حضرت ابوالقاسم جرجانی قدس سرہ الرحمانی، ایسے ہی حضرات کو سید جلیل، امام فریقین حضرت سہروردی۔ نوراللہ مضجعہ (خدا ان کی آرام گاہ کو منور رکھے) نے مراد لیاہے جیساکہ عوارف المعارف کی شرح میں اس کی صراحت ہے۔ تو یہ محض اٹکل والی بات ہے کہ ان کاکلام سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر محمول کیا جائے باوجودے کہ شیخ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ خود ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اپنی گردنیں جھکائیں تو رب اکرم جل وعلا نے انہیں رفعت وسربلندی بخشی۔ اور اللہ ہی ہرباب میں ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم ومجیر معظم صفحہ ۱۳۷/۱۳۸)

ے

اندریں قول آں چہ تخصیصات بے جا کردہ اند
از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی

قلت: اندریں قول، الخ۔ اقول: ہمچو تخصیص باولیاے عصر یا مشائخ بغداد یا حضار مجلس کہ ہوس کاران زمانہ بمقدار ضرورات خود چنگ بآنہا زدہ اند، بے آں کہ دلیلے بآں رہنمونی کند۔

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ۔

(۱) یا ھذا اجماع دارند آناں کہ باتفاق ایشاں اجماع قاطع انعقاد یابد کہ حمل کلام بر ظاہر ش واجب ست مالم یصرف عنہ صارف

(۲) و تاویل بے دلیل ناسزاے تعویل، ورنہ امان برخیزد از جملہ نصوص و عمومات بالخصوص

(۳) وآں چہ بضرورت ثابت شود ہم برقدر ضرورت اقتصار دارد و تعدیہ وبماعدا التعدی ناروا۔

(۴) وتخصیصات عقلیہ وعرفیہ وکذا ہر تخصیصے کہ مرتکز در اذہان باشد تاآں کہ حاجت بہ ابانت اونیفتد از عداد تخصیص بیرون حتی کہ عام راازدرجہ قطع فرود نیارد عند من قال بقطعیتہ۔

(۵) وغیر خافی ست کہ آں چناں کہ ہنگام ذکر تفاضل امتیان فیما بینہم حضرات عالیہ انبیا علیہم الصلاۃ والثنا بے تخصیص مخصوص اند، ہم چناں وقت بیان تفاوت اولیا در درجات خود ہا حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان بے استثنا مستثنیٰ، لما ارتکز فی عقائد اھل الحق انھم افضل الامۃ جمیعا ولا یقاس بھم احد ممن بعدھم، بلکہ در رنگ ہمیں اکابر اند خیار تابعین۔ قدست اسرارہم۔ لاشتہار حدیث خیر القرون۔

(۶) وقطع می کند شغب راآں چہ افادہ کرد حضرت شیخ شیوخ علماء الہند مولانا المحقق عبد الحق محدث دہلوی افاض اللہ علینا من برکاتہ کہ صحابہ بحسب متفاہم عرف در لفظ اولیا و مشائخ وصوفیہ وامثال ذلک داخل نیند اگرچہ بہترین ایشانند زیراکہ ایشاں بنام صحابیت مخصوص و ممتاز شدہ اند۔ اھ مترجما۔

اقول: وکذا التابعین لاختصاصھم بسمۃ التابعیۃ۔ ونظیر ش/ آں کہ ہیچ کس را باستماع لفظ علما و اولیا و صحابہ ذہن بسوے انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نمی رود، نہ قائل بایں کلمات قصد ایشاں می نماید۔ حالاں کہ ایشاں اول وافضل واکمل واجل علما و عرفا اند، وبعضے از ایشاں شرف صحبت ہم یافتہ، کادریس و الیاس و عیسیٰ و ابی العباس علی القول بحیاتھم فی الدنیا۔ علیھم الصلاۃ والسلام والثنا۔

بالجملہ: بہ ہیچو مواد تعمیم ارشاد واجب الاعتماد را عزم شکستن بخاطر بستن ہوسے خام بیش نیست ۔

(۷) وبعد اللتیا والتی غایتہ مافی الباب آن ست کہ عام مخصوص منہ البعض باشد پس زنہار تخصیص نہ کردہ شود از و مگر افرادے کہ دلیل بر تخصیص آنہا قیام پذیرد، و در ما بقی بر عموم خود جاری ماند۔ کما ھو القاعدۃ المعروفۃ۔

واز غبایت غباوت و نہایت غوایت ست تمسک بعض مدعیان سنیت بلکہ صوفیت بعبارا تے کہ درانہا لفظ وقت یا عصر واقع است علی الخصوص آنہا کہ تعلق بقضیہ قدم ندارد،

کقولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انا دلیل الوقت، وقول سیدنا معروف الکرخی لہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما یا سید اھل زمانہ الیٰ غیر ذلك مما اکثر منھا فدھی و ألھی و ظن انہ جمع فاوعی۔

طرفہ تماشاے ست کہ عدم ثبوت از کلامے را ثبوت عدم ازاں کلام دانند۔

اقول: یارب اگر ایں ہوس پیشگان ،

(۱) حدیث صحیح: خدیجۃ خیر نساء عالمھا و فاطمۃ خیر نساء عالمھا۔

(اخرجہ الحارث بن ابی اسامۃ عن عروۃ بن الزبیر مرسلا باسناد صحیح و الارسال عندنا لا یقدح فی الصحۃ کما عرف فی الاصول مع ھذا بخاری و مسلم و ترمذی از سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ، روایت کنند: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماید:

خیر نسائھا مریم بنت عمران و خیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد، ومعنی ایں ہم بآں نزدیک ست۔ بلکہ برایں کس کہ فتح کلام بر توہین مقالش کردہ ایم استدلال می تواں کرد بحدیث:

خیر نساء العالمین اربع: مریم بنت عمران و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد و آسیۃ امرأۃ فرعون، اخرجہ احمد و الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد صحیح۔

زیراکہ او بتمسک قول حق سبحنہ در بارہ بنی اسرائیل:

وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ،

ادعا کردہ است کہ در ہمچو مقام ہر جا کہ لفظ عالمین واقع شود زنہار محمول نباشد مگر بر اہل زمانہ، سبحان اللہ چہ قیامت جہل و چہ بلا ضلال ست۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) وقول مبشر مرجناب آمنہ را:

انك حملت بسید هذه الامة. او رده ابن اسحاق فی سیرته۔

(۳)وحدیث متواترا: الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة۔

(۴)وعبارت تقریب التهذیب درباره امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهہ:

مات فی رمضان سنة أربعین وهو یومئذ افضل الأحیاء من بنی آدم بالارض باجماع اهل السنة،بشنوند چہ قدر دست وپاچہ شوند۔

آیا خواہند گفت کہ بحکم احادیث و اقوال مذکورہ خدیجہ و زہرا را بر زنان ایں زمان و زنان زمان پیشیں فضیلت نیست، و جناب سبطین کریمین را بر پیران و سالخوردان سیادت نے، و حضرت مرتضوی را بر مردمان زمان سابق و لاحق و بر ہیچ فرشتہ مزیت نے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

و حدیث سیرت را در حق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکدام محمل فرود خواہند آورد؟ آرے انکار سرکار قادریت رآآفت و شامت بیش ازیں ست، اینک بر عقل زدہ است اگر توبہ نکنند شدہ شدہ برایمان می زند۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

صدق سیدنا رضی الله تعالیٰ عنه: تکذیبکم لی سم ساعة لادیانکم و سبب لذهاب دنیاکم و اخراکم۔ سخن ایں جادرازست، ودر فیض قادریت باز، اماچہ توان کرد کہ بناے رسالہ بر غایت وجازت نہادہ ایم۔ وان کان فیهم انصاف، فحرف واحد کاف، والله الموفق۔

(فقدروی عن (۱) عمرالفاروق و(۲) علی مرتضی و(۳) ابی سعید الخذری و(۴) عبدالله بن مسعود و(۵) جابر بن عبد الله و(۶) ابی هریرة و(۷) اسامة بن زید و(۸) عبد الله بن عمرو(۹) البراء بن عازب و(۱۰) قرة بن ایاس و(۱۱) مالک بن الحویرث وغیرهم رضی الله تعالیٰ عنهم باسانید صحاح وحسان۔ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔“

(اکسیراعظم مع شرح مجیرمعظم صفحہ ۶۸ تا ۱۷)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: (شعر) اس قول میں لغزش یا گمرہی کی وجہ سے بعض لوگوں نے جو بے جا تخصیص کی ہیں تم اس بہتان سے پاک ہو۔

قلت: اندریں قول، الخ۔

اقول: جیسے یہ تخصیص کہ "ہر ولی اللہ" سے صرف اس زمانے کے اولیا مراد ہیں، یا مشائخ بغداد، یا حاضرین مجلس مراد ہیں۔ ہوس کاران زمانہ نے اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے اس طرح کی تخصیصات میں ہاتھ پاؤں مارا ہے جب کہ ان سب پر کوئی دلیل نہیں۔ اِن یَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ ھُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُونَ۔

(صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔" (یونس، س۱۰ آیت ۶۶)

اب چند باتیں غور سے سنو:

(۱) جن حضرات کے اتفاق سے اجماع قطعی منعقد ہوتا ہے ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ کلام کو اس کے ظاہر پر محمول کرنا واجب ہے، جب تک کہ اس سے پھیرنے والی کوئی دلیل نہ ہو۔

(۲) بے دلیل تاویل اعتماد کے قابل نہیں ورنہ تمام نصوص سے امان اٹھ جائے خصوصا عمومات سے۔

(۳) جو چیز بربنائے ضرورت ثابت ہوتی ہے وہ قدر ضرورت تک محدود رہتی ہے۔ اسے اس حد سے آگے لے جانا تعدی اور نارواوزیادتی ہے۔

(۴) عقلا اور عرفا جو تخصیصات ہوتی ہیں وہ تخصیص کے شمار میں نہیں آتیں، اسی طرح ہر وہ تخصیص جو خود ہی اذہان میں مرتکز اور قرار پذیر ہو یہاں تک کہ اس کے اظہار کی حاجت نہ ہو۔ (ان سب کو تخصیص اصطلاحی نہیں مانا جاتا۔) جو حضرات عام کو قطعی مانتے ہیں، تخصیص ہوجانے کے بعد عام ان کے نزدیک قطعی نہیں رہ جاتا مگر مذکورہ عقلی و عرفی تخصیصات سے ان کے نزدیک عام درجہ قطعیت سے نیچے نہیں آتا۔

(۵) یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ جب امتیوں کے باہمی تفاضل کا ذکر ہو تو حضرات عالیہ انبیا علیہم الصلاۃ والثنا بے تخصیص مخصوص ہوتے ہیں، اسی طرح جب اولیائے کرام کے باہمی درجات کا تفاوت بیان کیا جائے تو حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان بے استثنا مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ اہل حق کے عقائد میں یہ امر طے شدہ ہے کہ صحابہ کرام ساری

امت سے افضل ہیں اور ان کے بعد والوں کا ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ انہی اکابر کے رنگ میں خیار تابعین قدست اسرارہم بھی ہیں۔ اس لیے کہ حدیث: خیر القرون، مشہور و مقبول ہے۔

(۶) قاطع شور و شغب وہ ہے جو شیخ شیوخ علماے ہند حضرت مولانا المحقق عبد الحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ۔ ۱۰۵۲ھ) نے افادہ فرمایا۔ افاض اللہ علینا من برکاتہ، (اللہ ہم پر ان کی برکتوں کا فیضان جاری رکھے)۔ وہ فرماتے ہیں :

”باہمی مفہوم عرف کے لحاظ سے اولیا، مشائخ، صوفیہ اور اس طرح کے الفاظ میں صحابہ کرام داخل نہیں اگرچہ وہ ان میں سے بہتر حضرات ہیں۔ وجہ یہ کہ وہ حضرات صحابیت کے نام سے مخصوص و ممتاز ہو چکے ہیں۔ اھ مترجما۔“

اقول:۔ اسی طرح تابعین، کیوں کہ وہ وصف تابعیت سے مخصوص ہو چکے ہیں اور اس کی نظیر یہ ہے کہ لفظ علما و اولیا و صحابہ سننے سے کسی کا ذہن انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی طرف نہیں جاتا۔ نہ قائل ان کلمات سے ان حضرات کا قصد کرتا ہے۔ حالاں کہ یہ حضرات علما و عرفا میں اول، افضل، اکمل اور جلیل تر ہیں۔ اور ان میں سے بعض حضرات کو شرف صحبت بھی حاصل ہے۔ جیسے حضرت ادریس، حضرت الیاس، حضرت عیسیٰ، حضرت خضر ابو العباس علیہم الصلاۃ والسلام والثنا، اس قول پر کہ یہ حضرات دنیا میں اپنی حیات دنیا کے ساتھ موجود ہیں۔

مختصر یہ کہ اس طرح کی باتوں سے سرکار غوثیت کے ارشاد واجب الاعتماد کی تعمیم توڑنے کا عزم دل میں رکھنا ایک خام ہوس سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

(۷) چنیں و چناں کے بعد زیادہ سے زیادہ یہ حاصل ہو گا کہ ارشاد مذکور عام مخصوص منہ البعض ہے (ایسا عام ہے جس سے بعض افراد کی تخصیص ہو چکی ہے) تو اس میں مزید تخصیص ہرگز نہ ہو گی مگر انہی افراد کی، جن کی تخصیص پر دلیل قائم ہو اور ما بقی افراد میں کلام اپنے عموم پر جاری رہے گا جیسا کہ قاعدہ معروفہ ہے۔

بڑی غباوت اور انتہائی بے راہ روی یہ ہے کہ بعض مدعیان سنیت بلکہ صوفیت نے ایسی عبارتوں سے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے جن میں لفظ وقت یا لفظ عصر (زمانہ) آیا ہے، خصوصا وہ عبارتیں جن کا ”قدمی ھذہ“ کے معاملے سے کوئی تعلق نہیں۔ جیسے

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد "انا دلیل الوقت" (میں رہ نمائے وقت یا حجت زمان ہوں) اور سیدنا معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سے یوں خطاب "یا سید اھل زمانہ" (اے اپنے زمانے والوں کے سردار) اور دوسری عبارتیں جو بکثرت نقل کر کے لہو کیا اور دوسروں کو لہو میں ڈالا اور گمان کیا کہ خوب جمع کر کے محفوظ کیا۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ کسی کلام سے عدم ثبوت کو اس کلام سے ثبوت عدم جانتے ہیں۔ (مثلا "سید اہل زمانہ" سے اپنے دور کا سردار ہونا معلوم ہوا، بعد کہ ادوار کا سردار ہونا یا نہ ہونا کسی کا ثبوت اور کسی کی تصریح نہیں، مگر وہ سمجھتے ہیں کہ بعد کے ادوار کے سید نہ ہونے کا ثبوت ہو گیا، اور اس سے یہ مطلب لے لیا کہ صرف اپنے زمانے کے سردار ہیں، زمانہ مابعد کی سیادت انہیں حاصل نہیں۔ مترجم)

(اقول:۔ اگر یہ ہوس پیشہ لوگ درج ذیل عبارتیں سن لیں تو کسی قدر مضطرب ہوں گے۔

(۱) حدیث صحیح ہے: "خدیجۃ خیر نساء عالمھا، و فاطمۃ خیر نساء عالمھا۔ (خدیجہ اپنے جہان کی عورتوں میں سب سے بہتر ہے۔ فاطمہ اپنے جہان کی عورتوں میں سب بہتر ہے۔)

اسے حارث ابن ابی اسامہ نے عروہ ابن زبیر سے مرسلا بسند صحیح روایت کیا۔ مرسل ہونا ہمارے نزدیک صحت حدیث میں خلل انداز نہیں ہوتا، جیسا کہ اصول حدیث میں معروف و معلوم ہے۔ اس کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بخاری، مسلم اور ترمذی کی یہ روایت بھی دیکھیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"خیر نسائھا مریم بنت عمران و خیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد"

(دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہے اور دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہے) اس حدیث کے معنی بھی حدیث بالا سے قریب ہیں۔ بلکہ یہ شخص جس کے کلام کا رد ہم نے شروع کیا ہے، اس کے خلاف اس حدیث سے بھی استدلال ہو سکتا ہے کہ سرکار فرماتے ہیں:

خیر نساء العالمین اربع، مریم بنت عمران و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد، و آسیۃ امرأۃ فرعون،

(سارے جہان کی عورتوں میں سب سے بہتر چار ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت

خویلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ زوجہ فرعون)

اسے امام احمد اور طبرانی نے بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ اس لیے کہ اس نے بنی اسرائیل سے متعلق حق سبحانہ کے ارشاد:

"و انی فضلتکم علی العالمین" سے استدلال کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس طرح کے موقع پر جہاں بھی لفظ "عالمین" واقع ہو غیر اہل زمانہ پر ہرگز کبھی محمول نہ ہوگا۔ سبحان اللہ! کیا قیامت کی جہالت ہے اور کس بلا کی ضلالت !!۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) بشارت دینے والے کا حضرت آمنہ سے کہنا "انك حملت بسید هذه الامة" (تمہارے حمل میں اس امت کا سردار ہے) اسے ابن اسحاق نے اپنی کتاب سیرت میں ذکر کیا۔

(۳) حدیث متواتر(۱) "الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنه" (حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔)

(۱) اس لیے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ وحسنہ درج ذیل صحابہ کرام سے مروی ہے:

(۱) حضرت عمر فاروق اعظم (۲) حضرت علی مرتضیٰ (۳) حضرت ابو سعید خدری (۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود (۵) حضرت جابر بن عبد اللہ (۶) حضرت ابو هریرة (۷) حضرت اسامہ بن زید (۸) حضرت عبداللہ بن عمر (۹) حضرت براء بن عازب (۱۰) حضرت قرہ بن ایاس (۱۱) حضرت مالک بن حویرث وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۴) امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے متعلق تقریب التھذیب کی یہ عبارت:

مات فی رمضان سنة أربعین، وهو یومئذ افضل الأحیاء من بنی آدم بالارض باجماع اهل السنة،

(رمضان ۴۰ھ میں وفات پائی، اور اس وقت وہ روے زمین پر بنی آدم کے باحیات افراد میں باجماع اہل سنت سب سے افضل تھے۔)

کیا یہ مدعیان تخصیص یہاں بھی یہ کہیں گے کہ مذکورہ احادیث و اقوال سے ثابت ہے کہ حضرت خدیجہ، و حضرت زہرا کو اس زمانے کی عورتوں پر، اور ان سے سابق زمانے کی عورتوں

پر فضیلت نہیں؟۔۔۔

اور حضرات سبطین کریمین کو بوڑھوں اور سال خوردہ لوگوں پر سیادت حاصل نہیں؟۔۔

اور جناب مرتضیٰ کو زمانہ سابق ولاحق کے مردوں پر اور کسی فرشتہ پر امتیاز و فوقیت نہیں؟ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق سیرت ابن اسحاق کی حدیث کو کس معنی پر اتاریں گے؟ ارے سرکار قادریت کے انکار کی آفت و شامت اس سے زیادہ ہے۔ ابھی تو عقل ماری ہے۔ اگر توبہ نہیں کریں گے تو شدہ شدہ ایمان کو بھی لے ڈوبے گی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سچ فرمایا سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

تکذیبکم لی سم ساعۃ لادیانکم و سبب لذھاب دنیاکم و اخراکم،

تمہارا مجھے جھٹلانا تمہارے دین کے لیے زہر قاتل اور تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ کلام یہاں طویل ہے اور فیضان قادریت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ مگر کیا کریں کہ اس رسالے کی بنا ہم نے نہایت اختصار پر رکھی ہے۔ اگر ان لوگوں میں انصاف ہو تو ایک حرف بھی کافی ہے۔ اور خدا ہی توفیق دینے والا ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۳۸/۱۴۳)

غوث اعظم قدس سرہ کے مرید کا بیت المقدس سے بغداد تک ایک قدم میں پہنچنا:۔

ے

آں کہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت
از تو رہ می پُرسد و منجیش از نقصاں توئی

قلت:۔ آں کہ از بیت المقدس، الخ۔

اقول:۔ عن نفحات الانس وغیرہا روزے سیدنا علیہ الرضوان بالاے منبر بر آمد، ہنوز لب مبارک بسخنے نکشاد، و قاری راہم بخواندن چیزے میان نداد کہ وجدے عظیم در مردمان افتاد، شیخ صدقہ بغدادی قدس سرہ حاضر مجلس بود، ازیں معنی شگفتش آمد، سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمجرد خطرہ اش روے بسوے او کردہ فرمود: یا ھذا یکے از مریدان من از بیت المقدس تا ایں جا بیک

گام آمدہ، وبردست من توبہ کردہ، امروز حاضران در مہمانی او یند، شیخ صدقہ باخود گفت: کسے کہ از بیت المقدس بیک گام بغداد آید، اورا از چہ توبہ می باید کرد، و بحضرت شیخ چہ حاجت دارد، سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روے باو کرد و گفت: یاھذا توبہ می کند ازاں کہ دیگر در ہوا نرود، و حاجتش بمن آں ست کہ اورا بمحبت حق جل وعلا راہ نمایم۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۷۴)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: جس کے لیے بیت المقدس سے تمہارے دروازے تک ایک قدم ہے وہ تم سے رہنمائی کا طالب ہے اور اسے نقصان سے نجات دینے والے تم ہو۔

قلت:۔ آں کہ از بیت المقدس، الخ۔

اقول:۔ نفحات الانس وغیرہا میں ہے: ایک روز سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر تشریف لائے۔ ابھی زبان مبارک سے نہ کچھ فرمایا، نہ قاری کو کچھ پڑھنے کی اجازت دی کہ لوگوں میں ایک وجد برپا ہوگیا اور سب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ شیخ صدقہ بغدادی قدس سرہ حاضر مجلس تھے۔ اس حال سے انہیں سخت تعجب ہوا۔ ان کے دل میں خطرہ گزرنا تھا کہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا:

اے صدقہ! میرے مریدوں میں سے ایک شخص بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا اور میرے ہاتھ پر توبہ کی، حاضرین اس کی ضیافت میں ہیں، شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا: جو شخص ایک قدم میں بیت المقدس سے بغداد آئے اسے کس چیز سے توبہ کرنا ہے اور اسے حضرت شیخ کی کیا حاجت؟ سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا: یاھذا! اسے اس بات سے توبہ کرنی ہے کہ پھر ہوا میں پرواز نہ کرے اور مجھ سے اس کی یہ حاجت وابستہ ہے کہ میں اسے محبت حق جل وعلا کی راہ بتاؤں۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم ومجیر معظم صفحہ ۱۴۶/۱۴۷)

حضور غوث اعظم قدس سرہ معروف کرخی سے دو درجہ آگے:۔

عن التحفة والبهجة عن سيدى قطب العالم على بن الهيتى قدس سره:

روزے سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخاک پاک حضرت معروف کرخی نوراللہ مرقدہ رفت و بزیارت گفت السلام علیک یاشیخ معروف عبرتنا بدرجہ گزشتہ از ما بیک درجہ۔ باز چوں بار دوم بزیارت شد فرمود: السلام علیک یاشیخ معروف عبرناک بدر جتین، ماگزشتیم از تو بدو درجہ۔ سیدی معروف از قبر ندا کرد وعلیک السلام یاسید اھل زمانہ۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۷۸)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: تحفہ قادریہ اور بہجۃ الاسرار میں سیدی قطب عالم علی بن ہیتی قدس سرہ سے روایت ہے کہ

ایک دن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معروف کرخی نور اللہ مرقدہ کی تربت پاک کو گئے اور وقت زیارت یوں کہا: "السلام علیک یاشیخ معروف !عبرتنا بدرجۃ"سلام ہوآپ پراے شیخ معروف! آپ ہم سے ایک درجہ آگے بڑھ گئے۔ پھر جب دوسری بار زیارت کو آئے تو یوں فرمایا: "السلام علیک یاشیخ معروف !"عبرناك بدرجتين"ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے۔ سیدی معروف نے قبر سے ندا کی:"وعلیك السلام یا سید اھل زمانہ"اور تم پر بھی سلام ہو، اے اپنے اہل زمانہ کے سردار۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۵۳)

غوث اعظم بیش قیمت شاہانہ لباس پہنتے تھے :۔

ے

خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشم عدو
شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جاں توئی

قلت:۔ خوش خور وخوش پوش، الخ۔

اقول:۔ حضرت قادریت جاہ، جعلنا اللہ فداہ۔ طعام لذیذ و نفیس خوردے، و جامہ گراں بہا شاہانہ در بر کردے، روزے خادم حضور بر شیخ ابوالفضل احمد بن ہاشم قریشی بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ رفت وجامہ خواست کہ ذراعش بدینارے باشد، ابوالفضل پرسید ایں جامہ بہر کہ می خواہی؟ گفت

برائے شیخ محی الدین عبدالقادر۔ ابوالفضل در دل گزرانید کہ شیخ برائے بادشاہ جامہ نگزاشت۔ ایں خطرہ بخاطر رسیدن ہماں بود و مسمارے از غیب آمدہ در پایش خلیدن ہماں، ہرچند کشیدن خواستند نتوانستند، ابوالفضل گفت مرا بحضرت شیخ رسانید، چوں بردند فرمود: اے ابوالفضل چرا بباطن برما اعتراض می کنی؟ بعزت الٰہی کہ نمی پوشم تانمی گویند بحقی علیک البس قمیصا ذراعہ بدینار۔ ترا سوگند بحقے کہ مرا بر تست قمیصے پوش کہ یک دست ازاں بیک درست باشد۔ باز فرمودہ اے ابو الفضل ایں کفن ست وکفن نیکو باید، او کما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پس ازاں دست حق پرست بر پایش فرود آورد، در حال نہ مسمار بود و نہ درد آں۔ شیخ ابوالفضل گوید واللہ نمی دانم از کجا آمد و کجا شد، چوں برخواستم فرمودند: اعتراضے کہ برما کردہ بود بصورت مسمار برو متشکل شد۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔ عن التحفتہ القادریہ وغیرھا۔“

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ۷۹/۸۰)

ترجمہ وتشریح:۔

ترجمہ: اچھا کھانے، اچھا پہننے، اچھی زندگی والے، دشمن کی آنکھ اندھی ہونے کا سبب! اقلیم بدن کے بادشاہ اور ملک جان کے سلطان تم ہو۔

قلت:۔ خوش خورو خوش پوش، الخ۔

اقول:۔ حضرت قادریت جاہ جعلنا اللہ فداہ (خدا ان پر ہمیں قربان کرے) کھانا لذیذ و نفیس تناول فرماتے اور بیش قیمت شاہانہ لباس پہنتے۔ ایک دن حضور کے خادم، شیخ ابوالفضل احمد بن ہاشم قریشی بزاز رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور ایسا کپڑا طلب کیا جس کی قیمت فی ذراع ایک دینار ہو (ایک اشرفی میں ایک ہاتھ ملے) ابوالفضل نے پوچھا یہ کپڑا کس کے لیے لینا چاہتے ہو؟ خادم نے کہا: شیخ محی الدین عبدالقادر کے لیے۔ ابوالفضل نے اپنے دل میں سوچا کہ شیخ نے بادشاہ کے لیے بھی جامہ نہ چھوڑا، ادھر ان کے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر ایک کیل غیب سے آئی اور ان کے پاؤں میں چبھ گئی، لوگوں نے نکالنے کی بڑی کوشش کی مگر نہ نکال سکے۔ ابوالفضل نے کہا: مجھے شیخ کی خدمت میں پہنچاؤ، لوگ انہیں لے کر آئے، حضرت نے فرمایا: اے ابوالفضل دل میں ہم پر اعتراض کیوں کیا؟ قسم ہے عزت الٰہی کی، میں خود سے نہیں پہنتا جب تک یہ نہیں فرمایا جاتا کہ ”بحقی علیك البس قمیصا ذراعہ بدینار “تمہیں قسم ہے میرے اس حق کی جو تم

پڑا ہے، کرتا وہ پہنو جس کا ایک ہاتھ ایک اشرفی کا ہو پھر فرمایا: ابوالفضل! یہ کفن ہے، اور کفن عمدہ ہونا چاہیے۔ او کما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس کے بعد دست حق پرست ان کے پاؤں پر گزارا۔ اب نہ کیل ہے نہ اس کا درد۔ شیخ ابوالفضل کہتے ہیں: خدا کی قسم مجھے پتا نہیں کیل کہاں سے آئی اور کہاں چلی گئی، جب میں اٹھا تو حضرت نے فرمایا: ہم پر جو اعتراض کیا تھا وہی کیل کی صورت میں اس پر نمودار ہو گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔ (تحفہ قادریہ وغیرہا)"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۵۴/۱۵۵)

جوان کا مرید ہوگا ہرگز بے توبہ نہ مرے گا:۔

ے

نامہ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر
بلکہ زینساں صد دگر ہم چوں مہ رخشاں توئی

قلت:۔ نامہ خود، الخ۔

اقول:۔ بالا گزشت کہ می فرماید: مرید من اگر جید نیست من خود جیدم، و نیز فرمودہ است: اگر عورت مریدم بخاور برہنہ شود و من در باختر ہر آئینہ بپوشم، و فرمود از مریدان من تا قیام قیامت ہر کرا مرکب بلغزد و دستش بگیرم۔ حضرات عالیہ سیدی عبد الرزاق و سیدی عبد الوہاب ابنائے آں جناب، و خدمات مبارکہ ابوالسعود حریمی و ابن قائد اوانی و ابوالقاسم بزاز قدست اسرار ہم فرمودہ اند کہ حضرت سیدنا ضامن شدہ است کہ ہر کہ مریدش شود تا روز قیامت زنہار بے توبہ نمیرد۔ حضرت حماد دباس راشبہا آوازے ہمچو آواز مگس انگبیں می شنیدند، سیدنا در ابتدائے کار بحضرتش بود، اورا ازیں معنی پرسید، گفت: دوازدہ ہزار مریدان دارم، ہر شب ہمہ را نام بنام یاد می کنم، و حاجات ایشاں از خدا می خواہم، و ہر کہ از ایشاں بگناہ مبتلا ست دعا کنم تا دراں ماہ توبہ اش دہد، یا از دنیا برد تا دیرے در گناہ نماند۔ حضرت سراپا رحمت سیدنا فرمود: اگر حضرت حق جل وعلا مرا منزلتے دہد درخواست کنم کہ مریدانم تا قیام قیامت بے توبہ نمیرند۔ و من بدیں کار ضامن ایشاں باشم۔ شیخ حماد گفت حق سبحانہ مرا مشاہدہ نمود کہ زود او را بایں مراد رساند، و سایہ جاہش بر سر مریدان

مبسوط گرداند۔ والحمد للہ رب العالمین۔

ایں ہمہ روایات در کتب معتبرہ چوں بہجہ و تحفہ و غیرہما مذکور ست، ہاں اے گدائے قادری چشمت خنک باد روشن تر بشنو، آقائے تو فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ہر کہ خود را بمن نسبت کند حق جل وعلا قبولش فرماید، و جرم و گناہش عفو نماید۔ وان کان علی سبیل مکروہ۔ اگر چند بر روش نا پسندیدہ باشد۔ اوردہ فی التحفۃ۔

اللہ اللہ ایں چہ رحمت ست و ایں چہ قادریت۔ ہاں وہاں اے درویش دل ریش! ہشیار و بیدار کہ سفرے ست در پیش۔ ع مغرور مشو کہ خاصگان در بیم اند۔ تریاک داری اما خود را در دہن اژدر مفگن۔ مرہم مسلم اما خویش را بردم تیغ مزن۔

تو چہ دانی کہ مریدش کیست؟ و معنی ارادت ایں سرکار سعادت چیست؟ الایمان بین الخوف والرجاء، ترسے باید کہ ایمن نشوی، فَلَا یَأۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ إِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ۔ و رجائے شاید کہ نومید نروی، إِنَّهُ لَا يَاۡیۡئَسُ مِن رَّوۡحِ اللّٰہِ إِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکَافِرُوۡنَ۔ اگر ازیں دو ہر چہ گم ست کافری، و ہر چہ کم ست خاسری، نَبِّئۡ عِبَادِیۡ أَنِّیۡ أَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔۔۔ وَأَنَّ عَذَابِیۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡأَلِیۡمُ۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است۔ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔ اما ہیچ روا باشد کہ بر شفاعتش تکیہ کردہ بے باک شوند، و در راہ گناہ چالاک روند، ارادت بے محبت راست نیاید، و محبت بے طاعت دروغ نماید۔ شعر ؎

لو کان حبك صادقا لاطعته
ان المحب لمن یحب مطیع

آرے سنیان را بشفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجاے ست روز افزوں، و میان ایشان قادریہ صحیح العقیدہ راکہ لا واللہ قادریہ نیستند مگر ایشاں نازہاے گوناگوں۔ قطعہ ؎

دی بخاک رضا شدم گفتم
کہ تو چونی کہ ما چناں شدہ ایم
ہمہ روز از غمت بفکر فضول
ہمہ شب در خیال بیہدہ ایم

خبرے گو بما ز تلخی مرگ
گفت ما جام تلخ کم زدہ ایم
قادریت بکام ما کردند
سنیت را گدائے میکدہ ایم
شیر بودیم و شہد افزودند
ما سراپا حلاوت آمدہ ایم

اما ہوس کارانے کہ نزد ایشاں اتباع ہوائے نفس کمال تصوف، ورد احکام شرع تمغائے تعرف، توہین سرکار قادریت تا مقدار قدرت کمال ہدایت، و تعظیم قدر آں بدر قدرت و صدر صدارت غدر و غوایت، اجلال جمیع صحابہ نصب جلی، وبا جمعے ازیشاں بد بودن عین حب علی، طعن و لعن علما اجمل الاقوال، وبدعات شنیعہ رفضہ افضل الاعمال، مناہی و ملاہی موصل الی اللہ، وتباہی و دواہی ریاضت ایں راہ، بلے روزہا دارند، اما بر گردن، و نمازہا گزارند بر معنی ترک کردن۔ ونہ آں کہ ازینہا باکے آرند۔ یا سرے خارند، بلکہ فارغ زیند و حسابے ندارند، و خود ازینہا چہ حکایت، و از بدعت چہ شکایت کہ متہوران ایشاں ضروریات دین را خلاف کنند، و بدعوی اسلام بر عقائد اسلام خندہ زنند، جناب امیر کرم اللہ وجہہ المنیر رانہ ہمیں بر ابی بکر و عمر مزیت نہند کہ ہم بر انبیا و رسل تفضیل دہند، وصول الی اللہ بے شرط اسلام، وخدائے را در ہند خواجہ غریب نواز نام۔

الیٰ غیر ذلك من الخرافات النجسة و الجزافات الدنسة۔

من وخدائے من کہ ایناں نہ قادری باشند ونہ چشتی بلکہ غادری باشند و زشتی۔ ع سایہ شاں دور باد از ما دور۔ فقیر حکم ایناں و نظرائے ایناں را در بعض فتاوائے خودم کہ بسلک کتاب ما العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ انسلاک دارد ہرچہ تمام تر رنگ تفصیل دادہ ام، واللہ الموفق"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۹۰/۸۷)

ترجمہ و تشریح:۔

ترجمہ: اگر میں نے اپنا دفتر سیاہ کر لیا ہے تو اس سے زیادہ سیاہ کرنے والے کو تھام لو، بلکہ ایسے سیکڑوں اور کو بھی، اس لیے کہ چمکانے والے چاند تم ہی ہو۔

قلت: نامہ خود، الخ۔

اقول: اوپر گزرا کہ حضرت فرماتے ہیں: میرا مرید اگر جید نہیں، میں خود جید ہوں۔ اور فرماتے ہیں:

اگر میرے مرید کا ستر مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو ضرور اس کی ستر پوشی کروں گا۔ اور فرماتے ہیں: قیامت تک ہونے والے میرے مریدوں میں سے اگر کسی کی سواری پھسلے تو میں اس کی دستگیری کروں گا۔

حضرات عالیہ سیدی عبد الرزاق و سیدی عبد الوہاب ابنائے آں جناب اور حضرات مبارکہ ابو السعود حریمی و ابن قائداوانی و ابو القاسم بزاز قدست اسرارہم نے فرمایا کہ ہمارے حضرت نے اس بات کی ضمانت لی ہے کہ تا روز قیامت جو ان کا مرید ہوگا ہرگز بے توبہ نہ مرے گا۔

حضرت حماد دباس سے راتوں میں شہد کی مکھی جیسی آواز سنائی دیتی تھی، حضرت سیدنا ابتدائے امر میں ان کی خدمت میں رہتے تھے، ان سے اس بارے میں دریافت کیا، کہا: میرے بارہ ہزار مرید ہیں، ہر رات ان سب کو نام بنام یاد کرتا ہوں اور ان کی حاجتیں خدا سے طلب کرتا ہوں، اور اگر ان میں سے کوئی مرید کسی گناہ میں مبتلا ہے تو دعا کرتا ہوں کہ اسی ماہ میں اسے توبہ نصیب کرے، یا دنیا سے اٹھالے تاکہ زیادہ دنوں تک گناہ میں نہ رہے۔ ہمارے حضرت سراپا رحمت نے فرمایا:

اگر حضرت حق جل وعلا سے مجھے کوئی مرتبہ ملے گا تو میں درخواست کروں گا کہ قیامت تک ہونے والے میرے مریدین بے توبہ نہ مریں اور میں اس کام پر ان کا ضامن ہو جاؤں۔ شیخ حماد نے کہا: حق سبحانہ نے مجھے مشاہدہ کرایا ہے کہ جلد ہی اسے اس مراد کو پہنچائے گا اور اس کی وجاہت کا سایہ مریدوں کے سروں پر دراز فرمائے گا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ یہ سب روایات کتب معتبرہ جیسے بہجۃ الاسرار و تحفہ قادریہ وغیرہما میں مذکور ہیں۔

ہاں! اے گدائے قادری تیری آنکھ ٹھنڈی ہو اور زیادہ صاف سن لے کہ تیرے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو میری طرف اپنی نسبت کرے حق جل وعلا اسے قبول فرمائے اور اس کے جرم وگناہ بخش دے۔ اگرچہ کسی ناپسندیدہ روش پر ہو۔ (تحفہ قادریہ)

اللہ اللہ کیا رحمت ہے اور کیا قادریت؟ ہاں! ہاں اے زخم دل رکھنے والے درویش! بیدار وہوش یار ہوجا کہ ایک عظیم سفر درپیش ہے۔ ع

مغرور مشو کہ خاصگاں در بیم اند

(مغرور نہ ہو، یہاں خواص بھی خائف ہیں) مانا تیرے پاس تریاق ہے مگر خود کو اژدر (بھاری بھرکم سانپ) کے منہ میں نہ ڈال۔ تیرے پاس مرہم شفا ہونا تسلیم مگر از خود تلوار کی دھار پر ہاتھ نہ مار۔ تجھے کچھ خبر ہے کہ ان کا مرید کون ہے؟ اور اس سرکار سعادت کی ارادت کے معنی کیا ہیں؟ "الایمان بین الخوف والرجاء" (ایمان امید وبیم کے درمیان ہے) ایسا خوف چاہئے کہ نڈر نہ ہوجائے، فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُونَ۔ (تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔ (اعراف س۷، ت۹۹)

اور ایسی امید چاہیے کہ مایوس نہ ہوجائے، إِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُونَ۔ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ (یوسف، س۱۲، ت۸۷)

ان دونوں میں سے اگر کوئی غائب ہے تو تو کافر ہے اور اگر کوئی کم ہے تو تو خاسر ہے، نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ۔ (خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔ اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

(حجر، س۱۵، ت۴۹/۵۰)

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "شفاعتی لاھل الکبائر من امتی" میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔ مگر کیا یہ روا ہوگا کہ ان کی شفاعت پر تکیہ کرکے بیباک ہوجائیں اور گناہ کی راہ میں تیز گام؟ ارادت بغیر محبت کے سچی نہیں ہو سکتی، اور محبت بغیر اطاعت کے جھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ شعر

لو کان حبك صادقا لاطعته
ان المحب لمن یحب مطیع

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کا فرماں بردار ہوتا، یقینا محب اپنے محبوب کا اطاعت گزار ہوتا ہے۔ ہاں! سنیوں کو شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک امید وابستہ ہے روز افزوں، اور ان میں سے قادریوں کے لیے جو صحیح العقیدہ ہیں۔ کہ خدا کی قسم قادری نہیں مگر یہی۔ نازہیں گوناگوں۔ قطعہ :

کل میں رضا کی تربت پہ گیا، پوچھا کیسے ہو؟ ہم تو ایسے ایسے ہو گئے۔ دن بھر تمہارے غم کی وجہ سے بے کار فکر میں پڑے ہیں، رات بھر بیہودہ خیال میں رہتے ہیں۔ ہمیں موت کی تلخی سے متعلق کچھ خبر دو۔ اس نے کہا: ہم نے تو تلخ جام کم ہی پیا ہے۔ ہماری مقصد بر آری کے لیے قادریت ساتھ میں لگادی گئی، ہم میکدہ سنیت کے گدا ٹھہرے، دودھ تھے اس پر شہد کا اضافہ کر دیا گیا، ہم تو سراپا حلاوت ہو گئے۔

لیکن وہ ہوس کار جن کے نزدیک خواہش نفس کی پیروی، کمال تصوف، اور احکام شرع کی تردید تمغاے تعرف، تاحد قدرت سرکار قادریت کی توہین، کمال ہدایت، اور اس بدر قدرت و صدر صدارت کی تعظیم بے وفائی و گمراہی، تمام صحابہ کی تکریم کھلی ناصبیت، اور ان کی ایک جماعت کے ساتھ بُرا ابن کے رہنا عین حب علی، علما پر لعن وطعن اجمل اقوال، اور روافض کی بدعات شنیعہ افضل اعمال، مناہی وملاہی (ممنوعات اور لہو کی چیزیں) موصل الی اللہ، اور تباہی و دواہی (بربادی اور خراب آفات) اس راہ کی ریاضت، ہاں روزے رکھتے ہیں مگر گردن پر، اور نماز گزار ہیں بمعنی ترک کردن۔ اور ایسا نہیں کہ ان سب پر کچھ خوف رکھیں یا نادم و پشیمان ہوں، بلکہ فارغ رہتے ہیں اور کوئی حساب نہیں رکھتے، ان کی کیا حکایت اور ان کی بدعتوں کی کیا شکایت، ان میں جو پورے بیباک ہیں وہ تو ضروریات دین کے بھی خلاف ہیں، اسلام کا دعویٰ رکھتے ہوئے، اسلامی عقائد پر خندہ زن ہیں۔

جناب امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ المنیر کو نہ صرف ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں بلکہ انبیا و رسل سے بھی افضل کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک وصول الی اللہ کے لیے اسلام کی شرط نہیں اور خدا کا ہند میں "خواجہ غریب نواز" نام ہے۔ اور بھی ان کی نجس خرافات اور ناپاک مجازفات ہیں۔ ایسے لوگوں سے متعلق میں کہتا ہوں اور میرا خدا گواہ ہے کہ یہ نہ قادری ہیں، نہ چشتی بلکہ

غادری ہیں اور زشتی۔ ع

سایہ شاں دور باد از مادور

(ہم سے ان کا سایہ دور سے دور تر ہو)

فقیر نے ان کا اور ان جیسے لوگوں کا حکم اپنے بعض فتاویٰ میں جو ہماری کتاب "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" میں شامل ہیں تمام تر تفصیل ہی توفیق دینے والا ہے۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۲۶/۱۲۹)

(ا) مجازفات: اٹکل پچو باتیں۔ غادر: دھوکا باز، بد عہد، بے وفا۔ غادری: غادر کی جانب منسوب، زشت: بُرا، زشتی: اس کی جانب منسوب۔ مترجم:

ایک شخص نے آپ کا چہرہ دیکھ کر اچھا گمان کیا تھا، حق تعالیٰ نے اسی کے سبب اسے بخش دیا

امام اہل سنت سیدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحفہ قادریہ کے حوالے سے یہ روایت نقل فرماتے ہیں:

مردے مرد، از گورش نالہ و فریاد می شنیدند پس از چند روز بسر کار قادریت عرضہ داشتند۔ فرمود: خرقہء ماپوشیدہ است؟ گفتند: ندانیم، فرمود: وقتے بر من حاضر آمدہ است؟ گفتند: ندانیم، فرمود: وقتے طعام ماخوردہ است؟ گفتند: ندانیم، فرمود: مقصر اولی تر ست بر ستگاری، و ساعتے سر بجیب کشید، اثر ہیبت و وقار در بشرہ مبارک پدیدار شد، فرمود: ملائکہ می گویند وقتے روے ترا دیدہ گمان نیک برد، حق تعالیٰ بسبب آں برو بخشود۔ زاں باز بارہا بر سر خاکش رفتند ازاں نالہ و فغان اثرے نیافتند۔ ذکرہ فی التحفۃ ایں ست کہ می گویند۔ ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند۔"

(اکسیر اعظم مع شرح مجیر معظم صفحہ ۹۰)

ترجمہ و تشریح:۔

ترجمہ: ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کی قبر سے لوگ رونے چلانے کی آواز سنا کرتے تھے، چند دنوں کے بعد بارگاہ قادریت میں گزارش کی، فرمایا: اس نے ہمارا خرقہ پہنا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا، ہمیں علم نہیں۔ فرمایا: کسی وقت ہمارے پاس حاضر ہوا تھا؟ عرض کیا: معلوم نہیں، فرمایا: کسی وقت ہمارا کھانا کھایا؟ عرض کیا پتا نہیں، فرمایا: قصوروار عفو اور چھٹکارے کا زیادہ حقدار

ہے۔ تھوڑی دیر سر مبارک گریبان میں ڈالا، ہیبت ووقار کا اثر چہرہ مبارک پر نمودار ہوا۔ فرمایا: ملائکہ کہتے ہیں کہ ایک وقت آپ کا چہرہ دیکھ کر اچھا گمان کیا تھا، حق تعالیٰ نے اسی کے سبب اسے بخش دیا۔ اس کے بعد لوگ اس کی قبر سے بارہا گزرے مگر اس رونے چلانے کا کوئی اثر نہ پایا۔ یہ روایت تحفہ قادریہ میں مذکور ہے۔ یہی مضمون اس مصرع میں ادا کیا گیا ہے۔ ع

مستحق کرامت گناہ گار انند

(عزت عفو کے حقدار خطاکار لوگ ہیں)۔"

(تاب منظم ترجمہ اکسیر اعظم و مجیر معظم صفحہ ۱۷۰)

؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

مناقب در شان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفٰی تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

نبوی مینھ علوی فصل بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

نبوی ظل علوی برج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

بحر و بر شہر و قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جاکہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا

آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست
مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بروا تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و نا کارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا، وہ رضؔا بندہ رسوا تیرا

ہیں رضؔا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

فخر آقا میں رضؔا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اک تُو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجر سرو سہی کس کے اگائے تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جُھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک
باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجا لاتی ہیں مجرا تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں تیرا جلوہ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اُجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب ہیں، ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اُترنے کو ہو نیما تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشفِ ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تاجِ فرقِ عرفا کس کے قدم کو کہیے!
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

سُکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رُتبہ تیرا

آدمی اپنے ہی احوال پر کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سُکر نکالا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حضیض
اور ہر اوج سے اُونچا ہے ستارہ تیرا

دلِ اعدا کو رضؔا تیز نمک کی دُھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا

عکس کا دیکھ کے منھ اور بپھر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

کوہ سر مکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اُونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکر فضل حُضُور آہ یہ لکھا تیرا

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا

ابن زہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکرِ بے باک یہ زہرا تیرا

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خُوب سمجھتا ہوں مُعمَّا تیرا

سگ در قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بند بدن اے رُوبہ دنیا تیرا

عرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطرے پہ ہے قبضہ تیرا

حکم نافذ ہے تیرا خامہ تیرا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دَور ہے شاہا تیرا

جس کو للکار دے آتا ہو تو اُلٹا پھر جائے
جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پر کندہ ہو ترا نام کہ وہ دُزدِ رجیم
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

نزع میں، گورمیں، میزاں پہ، سر پُل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

دُھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

بہجت اس سِر کی ہے جو ”بہجۃ الاسرار“ میں ہے
کہ فلک وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا

اے رضؔا چیست غم ار جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامَنِ خود قبلہ حاجا تیرا

ترا ذرّہ مہ کامل ہے یا غوث

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث ——— ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث ——— وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث
قد بے سایہ ظل کبریا ہے ——— تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب ——— قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث
دل عشق و رُخ حسن آئینہ ہیں ——— اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث
تری شمع دل آرا کی تب و تاب ——— گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث
تیرا مجنوں تیرا صحرا ترا نجد ——— تری لیلیٰ تیرا محمل ہے یا غوث
یہ تیری چمپئی رنگت حسینی ——— حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث
گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے ——— کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث
اُگال اس کا اُدھار ابرار کا ہو ——— جسے تیرا الش حاصل ہے یا غوث
اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک ——— تو اس مہ کا مہ کامل ہے یا غوث
جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک ——— وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث
تو اپنے وقت کا صدیق اکبر ——— غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث
ولی کیا مُرسل آئیں خود حضور آئیں ——— وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے ——— وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث
فیوض عالم اُمّی سے تجھ پر ——— عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث
جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں ——— وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث
ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں ——— جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث
نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی ——— کہ عرشِ حق تیری منزل ہے یا غوث
وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر ——— جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے ——— تری ضو ماہِ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر ——— تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے ——— تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث

جو سر دے کر تیرا سودا خریدے
خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث
طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث

تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے
تصرّف پر ترا عامل ہے یا غوث

تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ
کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث

تو نور اوّل و آخر ہے مولیٰ
تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث

ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

کتاب ہر دل آثار تعرف
تیرے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے
فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا
اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث

ترے کافی مشقت سے بری ہیں
کہ بر تر نصب سے فاعل ہے یا غوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

تری عزت تری رفعت ترا فضل
بفضلہ افضل و فاضل ہے یا غوث

تیرے جلوے کے آگے منطقہ سے
مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی
قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث

طلاے مہر ہے ٹکسال باہر
کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگِ نونِ منت
دو جانب متّصل واصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور امت پہ فائض
اُدھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حد اوسط گر کے دے اور
یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث

الا طوبیٰ' لکم ہے وہ کہ جن کا
شبانہ روز ورد دل ہے یا غوث

عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں
جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرح اسم القادر ترا نام
یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث

جبین جبہ فرسائی کا صندل
تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجا لایا وہ امرِ سارعوا کو — تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث
تری قدرت تو فی مریات سے ہے — کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث
تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے — تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث
رضاؔ کے کام اور رک جائیں حاشا — ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث — تیرے ہی در سے مستکمِل ہے یا غوث
جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث — وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث
أنا السیاف سے جاہل ہے یا غوث — جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث
سخن ہیں اَصفیا تو مغز معنیٰ — بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث
اگر وہ جسمِ عرفاں ہیں تو تو آنکھ — اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث
اُلوہیّت نُبوّت کے سوا تو — تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جزءِ نُبوّت — کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی — نُبوّت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت — بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہے — وہ طبقہ مُجمَلًا فاضل ہے یا غوث
رہا میدان و شہرستانِ عرفان — ترا رمنا تیری محفل ہے یا غوث
یہ چشتی سہروردی نقشبندی — ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث
تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی — تیرا میلہ تری محفل ہے یا غوث
انہیں تو قادری بیعت ہے تجدید — وہاں خاطی جو مُستبدل ہے یا غوث
قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض — سب اہلِ نور پر فاضل ہے یا غوث
غلط کردم تو واہب ہے نہ مُقرض — تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث
کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ — کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یا غوث
مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل — بحکمِ اولیا باطل ہے یا غوث
جہاں دشوار ہو وہمِ مساوات — یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

ترے خدام کے آگے ہے اک بات
جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

اُسے ادبار جو مدبر تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

ستم کوری وہابی رافضی کی
کہ ہندو تک ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضل مرتضیٰ کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

رضاؔ کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہو گا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

طلب کا منھ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دہائی یا محی الدین دہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر
کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

عزوما قاتلا عند القتال
مدد کو آ دم بسمل ہے یا غوث

خدا را نا خدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
کہ تو محی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیور اپنی غیرت کا تصدق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدا را مرہم خاک قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتہ شرک خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

کیے ترسا و گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

غذاے دق یہی خوں اُستخواں گوشت | یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
دیا مجھ کو انھیں محروم چھوڑا | مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث
خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی | نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث
عطائیں مُقتَدِر غفار کی ہیں | عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث
ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے | یہ منھ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
بھرن والے ترا جھالا تو جھالا | ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث
ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا | غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث
رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہو گا | تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث